﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ ﴿...اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿...عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾(بنی اسرائیل:80)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیراعلیٰ: نصیراحمدقمر

جلد25 | جمعۃالمبارک 30/مارچ 2018ء | 12رجب 1439ہجری قمری ❁ 30/امان 1397ہجری شمسی | شمارہ13

مومن کون ہے

حضرت عبداللہ بن عمرؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’کیاتم جانتے ہو کہ مومن کون ہوتا ہے؟ صحابہؓ نے کہا: اللہ اور اس کا رسولؐ ہی بہتر جانتے ہیں ۔حضورؐ نے فرمایا: مومن وہ ہے جس سے دوسرے مومن اپنی جانوں اوراموال کے لحاظ سے امن میں رہیں‘‘۔

(مسنداحمد۔حدیث نمبر6721)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

جن کا یہ گمان ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر گئے ان کے ہاتھ میں کوئی دلیل نہیں بلکہ وہ جھوٹ بولتے ہیں۔ وہ خود یہ بات تراشتے ہیں۔اس بارہ میں کوئی آیت اور حدیث پائی نہیں جاتی اور نہ اس بات کو عقل سلیم قبول کرتی ہے۔

کہتے ہیں کہ مسیح دوسرے آسمان پر اٹھالیا گیااوراس کی جگہ ایک دوسرا شخص سُولی دیا گیا۔اس جھوٹ کو دیکھو جوانہوں نے تراشا ہے۔ کیاوہ اس واقعہ کے وقوع کے وقت حاضر تھے؟ یااس کو قرآن اور حدیث میں دیکھا ہے؟ ہرگز ایسا نہیں۔ بلکہ خدااوراس کے رسول پر افترا کرتے ہیں اور نہیں ڈرتے اوراپنے دل میں نہیں سوچتے۔عقل اس قصّہ کے مخالف ہے اور عقلمند ہرگز اس کی تصدیق نہیں کرتے۔

’’اے دشمنوں کے گروہ! کیا کچھ آرزو تمہارے دل میں باقی ہے جو چاہتے ہو کہ پھر دوسری دفعہ میرے جیسے دوسرے شخص کی تکفیر اور تفسیق کرو اور اس کو ستاؤ حالانکہ تمہاری زبانوں اور تمہاری قلموں اور تمہارے فریبوں نے اس بات پر گواہی دے دی کہ تم نے میرے حق میں وہ سب کچھ پورا کرلیا ہے جس کا سورۃ فاتحہ میں اشارہ ہے۔ پس اے انتظار کرنے والو دوسرے مسیح پر رحم کرو اور اس عزت اور احترام سے اس کو معاف رکھو۔ کیا اتنے سے تمہارا پیٹ نہیں بھرا؟ کیا چاہتے ہو کہ مسیح ابن مریم آسمان سے نازل ہو اور اس سے وہی کرو جو اس سے پہلے یہودیوں نے اس کے ساتھ کیا اور اس طرح اس پر دو مصیبتیں اور دو تکفیریں اور دو ذلتیں جمع ہوجائیں اور دو لعنت بلکہ تین لعنت کا مزہ چکھے [ترجمہ - ارشادالٰہی غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ کے مفہوم سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مسیح موعود کے لئے یہ مقدر تھا کہ ان پر وہ لوگ لعنت کریں گے جو لاعلمی سے یہ کہتے ہیں کہ ہم وہ مسلمان ہیں جن پر اللہ غضبناک ہوا جس طرح یہود پر ہوا تھا۔پس اگر ہم یہ فرض کریں کہ مسیح موعود وہی مسیح ہے جس پر انجیل اتاری گئی تو اس صورت میں اس پر تین لعنتیں جمع ہوجائیں گی۔ یہود کی طرف سے لعنت اور نصاریٰ کی طرف سے لعنت اوران مسلمانوں کی طرف سے لعنت جو اس کے نزول کے وقت اس کی تکفیر اور تکذیب کریں گے۔ گویا کہ نزول عیسیٰ کا راز لعنت کے معاملہ کی تکمیل اور مسلمانوں کو ان لوگوں میں شامل کرنا ہے جو لعنت کرتے ہیں۔] اور خدا اس پر ہرگز یہ تین لعنتیں جمع نہیں کرے گا جیسا کہ تم گمان کرتے ہو۔ اور ایک مسیح تو تمہیں میں سے تمہارے پاس آچکا اور تم نے اس پر وہ پیشگوئی پوری کردی جو سورۃ فاتحہ میں تھی۔ پس وہی مسیح موعود ہے جس پر وہ پیشگوئی پوری ہوگئی۔ کہیں گے کہ ہم پوری خاکساری اور عاجزی سے اس کے پاس حاضر ہوں گے پھر کیونکر ہوسکتا ہے کہ ہم اسے کافر کہیں اور ستائیں حالانکہ ہم اس پر ایمان لائیں۔ کہہ دے کہ یہ خدا کی تقدیر ہے جو تمہارے میں سے ایک گروہ کی نسبت سورۃ فاتحہ میں لکھی گئی ہے۔ اور خدا کی تقدیر کبھی نہیں بدلتی۔ اے حدیث کی پیروی کرنے والو! کیا اب فاتحہ کو نہیں پڑھتے اور تم تو اس پر بہت اصرار کیا کرتے تھے۔ آج فاتحہ تم سے دشمنی کرتی ہے اور تم اس سے کرتے ہو اور اس کا التزام تمہاری جان پر سخت عذاب ہوگیا ہے۔ گویا کہ وہ ایک ناگوار گھونٹ ہے جسے نگلنا چاہتے ہو لیکن نگل نہیں سکتے۔ اور امید ہے کہ اب اس کے بعد تم اس سورۃ کو بغیر دَرد واَلَم کے نہ پڑھو گے اور جب غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ کا لفظ پڑھو گے تو تم کو اپنے اوپر سخت غصہ آئے گا اور پچھتاؤ گے اور جس وقت اسے پڑھو گے تمہاری جان اس سے سخت عذاب محسوس کرے گی۔ اس وقت تمہارے دل حسرت کی آگ سے کباب ہوں گے اور اکثر چاہو گے کہ کاش کہ ہم سورۃ فاتحہ کا پڑھنا چھوڑ دیتے۔

اَلۡبَابُ الرَّابِعُ

جن کا یہ گمان ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر گئے ان کے ہاتھ میں کوئی دلیل نہیں بلکہ وہ جھوٹ بولتے ہیں۔ کیا یہ بات خدا نے قرآن میں لکھ دی ہے اس لئے اس کی پیروی کرتے ہیں یا یہ بات رسول نے کہی ہے۔ پس وہ بھی کہتے ہیں۔ ہرگز ایسا نہیں۔ بلکہ وہ خود یہ بات تراشتے ہیں۔ اس بارہ میں کوئی آیت اور حدیث پائی نہیں جاتی اور نہ اس بات کو عقل سلیم قبول کرتی ہے۔ اور کہتے ہیں کہ مسیح دوسرے آسمان پر اٹھالیا گیا اور اس کی جگہ ایک دوسرا شخص سُولی دیا گیا۔ اس جھوٹ کو دیکھو جو انہوں نے تراشا ہے۔ کیا وہ اس واقعہ کے وقوع کے وقت حاضر تھے؟ یا اس کو قرآن اور حدیث میں دیکھا ہے؟ چاہیے کہ وہ مقام ہم کو بھی دکھلائیں اگر سچ کہتے ہیں۔ ہرگز ایسا نہیں۔ بلکہ خدا اور اس کے رسول پر افترا کرتے ہیں اور نہیں ڈرتے اور اپنے دل میں نہیں سوچتے۔ عقل اس قصّہ کے مخالف ہے اور عقلمند ہرگز اس کی تصدیق نہیں کرتے۔ کیونکہ وہ مصلوب شخص جو عیسیٰ کی بجائے سولی دیا گیا اگر وہ مومن تھا تو خدا نے کس طرح اسے چھوڑ دیا کہ وہ سُولی دیا جائے۔ حالانکہ تورات میں خدا نے فرمایا ہے کہ جو سولی دے کر مار دیا جائے وہ ملعون ہے۔ کیا خدا نے ایک ایسے بندہ کو ملعون کیا جس کی نسبت جانتا تھا کہ وہ مومن ہے۔ اس کی ذات ان باتوں سے پاک ہے جو وہ اس سے منسوب کرتے ہیں۔ اور خدا تورات میں ہر ایک مصلوب کو ملعون قرار دیتا ہے۔ اگر تم نہیں جانتے تو تورات والوں سے پوچھو۔ اور اگر وہ مصلوب شخص عیسیٰ کے دشمنوں میں سے تھا اور کافر تھا تو صلیب کے وقت کیوں چپ رہا اور اپنے آپ کو کیوں بَری نہ ثابت کیا اور اس کی بات کیوں پوشیدہ رہی۔ مصلوب صلیب پر تین دن تک بلکہ تین دن سے زیادہ تک زندہ رہ سکتا تھا۔ پس اِس قدر مہلت اس تحقیق کے لئے کافی تھی۔‘‘

....(خطبہ الہامیہ مع اردو ترجمہ صفحہ 137 تا 141۔شائع کردہ نظارت اشاعت صدرانجمن احمدیہ پاکستان۔ربوہ)

خطبہ نکاح

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 23 اپریل 2016ء بروز ہفتہ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا:۔

خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

اس وقت مَیں چند نکاحوں کے اعلان کروں گا۔ان میں سے اکثر واقفینِ نَو اور واقفاتِ نَو کے ہیں اور دو نکاح بلکہ تین نکاح جو ہیں وہ جامعہ میں پڑھنے والے طالب علموں کے ہیں جو انشاءاللہ تعالیٰ آئندہ مربی بننے والے ہیں۔

نکاحوں کی جو ذمہ داریاں ہیں، شادیوں کی جو ذمہ داریاں ہیں ان کو نئے قائم ہونے والے رشتوں کو سمجھنا چاہئے اور خاص طور پر جو واقفین زندگی ہیں اور وہ جنہوں نے آئندہ جماعت کی تربیت میں بھی کردار ادا کرنا ہے ان کو خاص طور پر اپنے گھروں سے اس کا آغاز کرنا چاہئے اور گھروں میں پیار اور محبت پھیلانی چاہئے تاکہ آئندہ نسلیں بھی انسانیت پر قائم ہونے والی ہوں اور اسلام کی صحیح تعلیم پر عمل کرنے والی ہوں ۔ اسی طرح واقفین نَو یا مربیان سے جو شادی کرنے والی لڑکیاں ہیں ان کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ وہ بھی اُسی طرح وقف ہیں جس طرح ان کے خاوند، اس لئے اپنی خواہشات کو ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے تابع رکھیں اور اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے تمام کام کریں۔اللہ تعالیٰ ان سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

پہلا نکاح عزیزہ فروہ مبشر بنت مکرم مبشر محمود رانا صاحب ناروے کا ہے جو عزیزم زرتشت احمد لطیف متعلم جامعہ احمدیہ کے ساتھ تین ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:۔

اگلا نکاح عزیزہ شائستہ سنبل ملک بنت مکرم چوہدری فصیح الملک صاحب کا ہے جو عزیزم محمد مصور احمد گوندل متعلم جامعہ احمدیہ جرمنی کے ساتھ ساڑھے تین ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:۔

اگلا نکاح عزیزہ سیدہ باسمہ شاہ واقفۂ نو کا ہے جو ندیم احمد شاہ صاحب کی بیٹی ہیں ۔یہ عزیزم عاصم فیروز متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ کے ساتھ ایک لاکھ پاکستانی روپے حق مہر پر طے پایا ہے۔مکرم شاہد احمد جنجوعہ صاحب لڑکے کے وکیل ہیں۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:۔

اگلا نکاح سلمٰی سنوبر مرزا واقفۂ نو کا ہے جو مکرم مرزا عبدالرشید صاحب سیکرٹری ضیافت یوکے کی بیٹی ہیں۔ یہ عزیزم طلحہ محمد واقف نو ابن نعیم احمد صاحب کے ساتھ گیارہ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:۔

اگلا نکاح عزیزہ حانا احمد بنت مکرم مشتاق احمد صاحب کا ہے جو عزیزم احمد نبیل طلحہ بھٹی واقف نو کے ساتھ سات ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:۔

اگلا نکاح عزیزہ صبا جلیل بنت مکرم محمد جلیل احمد صاحب برمی کا ہے جو عزیزم زبیر احمد بھٹی ابن مکرم رفیع احمد بھٹی صاحب کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:۔

ان رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرلیں۔

(مرتبہ:۔ظہیر احمد خان مربی سلسلہ۔انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)

☆...☆...☆

نماز جنازہ حاضر وغائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ بتاریخ 17/فروری 2018ء بروز ہفتہ ساڑھے 10 بجے صبح حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر مکرم عبدالسمیع خالد صاحب ابن مکرم ماسٹر محمد فضل داد چوہدری صاحب (ربوہ۔حال لندن) اور مکرم خرم سلیم میر صاحب ابن مکرم سلیم میر صاحب (ویمبلڈن پارک۔یُوکے) کی نماز جنازہ حاضر اور کچھ مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر:

1۔ مکرم عبدالسمیع خالد صاحب ابن مکرم ماسٹر محمد فضل داد چوہدری صاحب (ربوہ۔حال لندن)

15 فروری 2018ء کو 74 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ حضرت ماسٹر اللہ داد صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے تھے۔آپ کی نانی کولوائے احمدیت کا سوت کاتنے کی سعادت حاصل ہوئی۔آپ قادیان میں پیدا ہوئے اور 1960ء کی دہائی میں یُوکے آئے۔صوم وصلوٰۃ کے پابند، بہت نیک اور مخلص انسان تھے۔خلافت کے ساتھ والہانہ اطاعت کا تعلق تھا۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

2۔ مکرم خرم سلیم میر صاحب ابن مکرم سلیم میر صاحب (ویمبلڈن پارک۔یُوکے)

13 فروری 2018ء کو 38 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ کے پڑدادا محترم میر اکبر علی خان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں کاروبار کی غرض سے کینیا میں مقیم تھے۔وہاں ان کو تبلیغ پہنچی تو وہ احمدی ہوگئے۔ بعد میں ہندوستان واپس آئے اور اپنے والد حضرت میاں میراں بخش صاحب (موضع شیخ پور گجرات) کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں قادیان حاضر ہوکر دونوں باپ بیٹے نے دستی بیعت کا شرف حاصل کیا۔یوں ان کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ ہوا۔مرحوم بہت نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔

نماز جنازہ غائب:

1۔ مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب ابن مکرم چوہدری غلام حسین صاحب (راولپنڈی)

20 دسمبر 2017ء کو 86 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ کا تعلق گوہد پور ضلع سیالکوٹ سے تھا۔آپ کی والدہ کو حضرت مسیح موعودؑ کے سفر سیالکوٹ کے موقع پر بیعت کی توفیق ملی۔ 1955ء سے بطور گزٹیڈ آفیسر جی ایچ کیو راولپنڈی ملازمت کی اور یہیں سے 60 سال کی عمر میں ریٹائر ہوئے۔ آپ کو راولپنڈی میں نائب امیر کے علاوہ مختلف جماعتی وتنظیمی عُہدوں پر خدمت کی توفیق ملی۔نماز باجماعت کے پابند، تہجد گزار، مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے، چندہ جات کی ادائیگی میں باقاعدہ، بہت مخلص اور باوفا انسان تھے۔ ساری زندگی دین کی خدمت ایک واقف زندگی کی طرح کرتے رہے۔خلافت سے ہمیشہ بے انتہا عشق ووفا اور احترام کا تعلق رہا۔

2۔ مکرمہ خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم خواجہ عبدالعزیز صاحب مرحوم (سابق صدر جماعت گرمولہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ)

11 جنوری 2018ء کو 90 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔پنجوقتہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، بہت دعا گو، خلافت سے انتہائی محبت کرنے والی، بہت سادہ اور خاموش طبع خاتون تھیں۔چندہ باقاعدگی سے ادا کرتیں اور غرباء کی مدد کیا کرتی تھیں۔رشتہ داروں کا بھی بہت خیال رکھتی تھیں۔مرحومہ موصیہ تھیں ۔آپ مکرم محمد اشرف ضیاء صاحب مربی سلسلہ آخن (جرمنی) کی والدہ تھیں۔

3۔ مکرم شفیق احمد بھٹی صاحب ابن مکرم رفیق احمد صاحب بھٹی (آسٹریلیا)

4 جنوری 2018ء کو 73 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، چندہ جات میں باقاعدہ، بہت نیک، مخلص اور غیرتمند انسان تھے۔خلافت کے ساتھ ہمیشہ والہانہ محبت کا تعلق رکھا۔اہلیہ کی وفات کے بعد بچوں کی اچھی تربیت کی اور ہمیشہ انہیں جماعتی پروگراموں میں اپنے ساتھ لے کر شامل ہوتے رہے۔ ان کی بچیوں نے محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب مرحوم کے گھر میں خدمت کی توفیق پائی۔

4۔ مکرم عنایت خان صاحب (لاس اینجلس) ابن مکرم ڈاکٹر عبداللہ خان صاحب مرحوم (سابق امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ)

13 جنوری 2018ء کو 89 سال کی عمر میں کیلیفورنیا میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ کی والدہ محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحابیہ تھیں۔جنہیں چھوٹی عمر میں کئی سال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھر میں گزارنے کی توفیق ملی۔ آپ 1978ء سے لاس اینجلس میں رہائش پذیر تھے۔مقامی جماعت میں جنرل سیکرٹری اور سیکرٹری تربیت کے علاوہ انصاراللہ کے زعیم کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، بہت نیک اور مخلص انسان تھے۔خلافت کے ساتھ والہانہ محبت اور پیار کا تعلق تھا۔قادیان میں حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں حاضر ہوکر انہیں مختلف خدمات بجالانے کا موقعہ ملتا رہا جس کے واقعات اکثر سنایا کرتے تھے۔آپ مکرم ڈاکٹر جنرل نسیم احمد صاحب مرحوم آئی سپیشلسٹ کے بڑے بھائی تھے۔

5۔ مکرم طاہر گراؤن صاحب (جرمنی)

25 دسمبر 2017ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ نے 1999ء میں بیعت کرکے اسلام واحمدیت میں شمولیت اختیار کی اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے آپ کا اسلامی نام ’’طاہر‘‘ رکھا۔بہت سادہ، محنتی، صاف گو اور مخلص احمدی تھے۔نظام جماعت کے اطاعت گزار اور چندہ جات بروقت ادا کیا کرتے تھے۔جماعتی پروگراموں میں باقاعدگی سے شامل ہوتے۔یکم جنوری کو ہر سال جرمنی بھر میں وقارعمل کے ذریعہ شہروں کی صفائی کا جو پروگرام ہوتا ہے اس میں بڑی باقاعدگی سے شرکت کیا کرتے تھے۔ڈیڑھ سال قبل انہیں اپنی مہلک بیماری کا علم ہوا تو اس عرصہ کو بڑے صبر، ہمت اور حوصلہ سے گزارا اور کبھی کوئی شکوہ زبان پر نہ لائے۔

6۔ مکرم مرتضیٰ چراغ علی صاحب ابن مکرم واجد علی صاحب (سرینام)

14 جنوری 2018ء کو ساڑھے بیاسی سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کا تعلق وانیکا سرینام سے تھا۔ مارچ 1981ء میں محترم مولانا محمد صدیق ننگلی صاحب کے ذریعہ احمدیت قبول کی۔ستمبر 1989ء میں نظام وصیت میں شمولیت کی توفیق پائی اور سرینام کے پہلے موصی ہونے کی سعادت پائی ۔انتہائی حلیم، شریف طبع، مخلص اور فدائی احمدی تھے۔آپ مبلغین کا بے حد احترام کرنے والے اور نظام جماعت سے بھرپور تعاون کرنے والے افراد میں شامل تھے۔اپنا اور اہلیہ کا چندہ بہت باقاعدگی سے ادا کرتے اور اگر کبھی دیر ہوجاتی تو بہت فکرمند رہتے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ پانچ بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

7۔ مکرمہ امۃ الرشید ملک صاحبہ اہلیہ مکرم ملک عنایت اللہ صاحب مرحوم (Pennsylvania۔امریکہ)

2 جنوری 2018ء کو 90 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ حضرت شیخ غلام قادر صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سب سے چھوٹی بیٹی تھیں۔آپ کے ایک بھائی محترم مولانا غلام حسین ایاز صاحب مرحوم سنگاپور اور ملایا کے مبلغ تھے اور دوسرے بھائی محترم مولانا غلام احمد فرخ صاحب مرحوم سندھ اور فجی میں مبلغ رہے۔مرحومہ ایام جوانی سے ہی عبادت گزار اور صوم وصلوٰۃ کی پابند تھیں۔ ہر ایک سے مسکرا کر ملنا آپ کی پہچان تھی۔ خلافت احمدیہ سے آپ کو بے حد عشق اور احترام کا تعلق تھا۔ آپ گزشتہ 21 سال سے امریکہ میں اپنے بیٹے مکرم لطف اللہ سلیم صاحب کے پاس مقیم تھیں۔امریکہ آنے سے قبل آپ کو پاکستان میں ضلع جہلم کی صدر لجنہ کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔مرحومہ چندہ وصیت اور صدقات بڑی باقاعدگی سے ادا کرتی تھیں اور آپ کو خلیفہ وقت کی تحریکات پر متعدد مرتبہ اپنا زیور پیش کرنے کی توفیق ملی۔ ہمیشہ اپنی اولاد کو خلافت احمدیہ سے وابستہ رہنے کی تلقین کیا کرتی تھیں۔مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں ۔پسماندگان میں چار بیٹیاں اور دو بیٹے شامل ہیں۔

8۔ مکرم منیرالدین بھٹی صاحب ابن مکرم احمد دین صاحب (کراچی)

28 جولائی 2017ء کو 57 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کا تعلق راجوری، جموں وکشمیر سے تھا۔ بعد میں ناصر آباد (ضلع عمرکوٹ سندھ) میں آکر آباد ہوگئے۔مرحوم حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے باورچی بھی رہے۔

باقی صفحہ نمبر8پر ملاحظہ فرمائیں

آزاد کشمیر اسمبلی کی جماعت احمدیہ کے خلاف حالیہ قرارداد پر تبصرہ

(اصغر علی بھٹی۔ نائیجر)

یہ اوائل 1930ء کی بات ہے۔ لاہور کی سرزمین پر بریلویوں اور دیوبندیوں کا ایک یادگار مناظرہ ہونا طے پایا جس کے لئے حَکَم کے طور پر علامہ ڈاکٹر اقبال، پروفیسر اصغر علی روحی اور شیخ صادق حسن امرتسری بیرسٹرایٹ لاء جیسی قدآور شخصیات کے نام تجویز ہوئے جسے انہوں نے قبول کرلیا۔ دیوبندیوں کی طرف سے مولوی محمد منظور نعمانی اور بریلویوں کی طرف سے مولوی حامد رضا خاں (خلف اکبر مولوی احمد رضا خان) مناظر مقرر ہوئے۔

پورے لاہور میں زور وشور سے اس مناظرے کے لئے تیاریاں جاری تھیں۔ اِرد گرد کے دیہات سے بھی علماء شہر میں پہنچ چکے تھے۔ ہر مسجد میں مولوی حضرات اپنے اپنے فرقے کے لوگوں کے خون کو خوب گرما رہے تھے اور پیش وقت فتح کی نویدیں سنا رہے تھے۔ کتابوں کے چھکڑوں کے چھکڑے جمع ہو رہے تھے۔ گویا کہ ایک دنگل تھا جس کی تیاری پوری حرارت کے ساتھ جاری تھی کہ اچانک بریلویوں کی طرف سے بلوہ کے خطرے کو بنیاد بنا کر معذرت کا اعلان کر دیا گیا۔

تصویر کا رخ بدل گیا۔ دیوبندی حضرات اِسے فتح مبین کے نام سے معنوَن کر کے فتح کے ڈھونگرے برسانے شروع ہو گئے۔ تو بریلوی حضرات اِسے گستاخانِ رسول کی حکومت سے ملی بھگت اور فسادی ہونے کی نوید سنانے لگ گئے۔ اِس تمام ہنگامے میں مولوی منظور احمد نعمانی دیوبندی نے اپنا وہ بیان جو انہوں نے اِس مناظرے میں پڑھنا تھا تحریری شکل میں ''فیصلہ کن مناظرہ'' کے نام سے شائع کر دیا۔ اور آغاز کے طور پر عقل اور عقل فہمی کے حوالے سے ایک دلچسپ تجزیہ پیش کیا۔

'بے چاری عقل کی بے عقلی اور اہل اللہ کی مخالفت'

مولوی منظور نعمانی صاحب فرماتے ہیں:

''اس دنیا میں بعض واقعات اِس قدر عجیب وغریب اور بعید از قیاس ہوتے ہیں کہ عقل ہزار سر مارے مگر ان کی کوئی معقول توجیہہ کرنے سے عاجز ہی رہتی ہے۔... حضرات انبیاء علیہم السلام اور ان کی دینی دعوت کے ساتھ اُن کی قوموں نے عام طور پر جو سلوک کیا وہ بھی دنیا کے ایسے ہی عجیب وغریب اور بعید از قیاس واقعات میں سے ہے۔ خود اس دنیا کے پیدا کرنے والے اور چلانے والے خالق و پروردگار نے کتنے عجیب انداز میں اس پر حسرت کا اظہار کیا ہے۔ یٰحَسۡرَۃً عَلَی الۡعِبَادِ مَا یَاۡتِیۡہِمۡ مِّنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا کَانُوۡا بِہٖ یَسۡتَہۡزِءُوۡنَ۔ (یٰس :31) مثال کے طور پر صرف خاتم النبیین سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہی کی سرگزشت کو اِس نظر سے حدیث وسیر کی کتابوں میں دیکھ لیا جائے۔ آپ مکہ معظّمہ میں پیدا ہوئے وہیں پلے بڑھے... بچپن ہی سے صورت میں دلکشی و محبوبیت اور عادات میں معصومیت تھی اِس لئے ہر ایک محبت و احترام کرتا تھا گویا آپ پوری قوم کو پیارے اور اُس کی آنکھ کے تارے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ملا کہ اپنی قوم کو توحید اور اسلام کی دعوت دے۔ عقل کا فیصلہ اور قیاس کا تقاضا بھی تھا کہ پوری قوم جو پہلے سے آپ کی گرویدہ تھی اور آپ کو صادق و امین سمجھتی اور کہتی تھی وہ آپ کی اس دینی دعوت پر یک زبان ہو کر لبیک کہتی اور پروانہ وار آپ پر ٹوٹ پڑتی اور کم از کم مکّہ میں تو ایک بھی مکذّب اور مخالف نہ ہوتا۔ لیکن ہوا یہ کہ گنتی کے چند سعادتمندوں کے سوا ساری قوم آپ کی تکذیب اور مخالفت پر متفق ہو گئی جو ہمیشہ سے صادق و امین کہتے رہے تھے وہی شاعر اور مجنون اور ساحر و کذّاب کہنے لگ گئے۔ اور آپ کے خلاف نفرت کی آگ بھڑکانا اُن کا محبوب مشغلہ بن گیا۔ بے چاری عقل حیران ہے ایسا کیوں ہوا؟ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ اِن دنوں مکّہ میں دماغوں کو خراب کر کے آدمیوں کو پاگل بنا دینے والی کوئی خاص ہوا چلی تھی جس کے اثر سے ساری قوم کی قوم پاگل ہو گئی تھی اور آپ کے ساتھ یہ جو کچھ اُس نے کیا وہ پاگل پن کی وجہ سے کیا۔

اِس کی دوسری مثال اُمّت میں لیجئے حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمان غنیؓ اور حضرت علیؓ مرتضیٰ رضوان اللہ علیہم۔ یہ چاروں بزرگ رسول اللہ ﷺ کے جلیل القدر صحابی ہیں اور اسلام اور پیغمبر اسلام کی تاریخ سے کچھ بھی واقفیت رکھنے والا ہر شخص جانتا ہے کہ اللہ و رسول کے ساتھ اُن کی وفاداری، ان کا اخلاص ہر قسم کے شک وشبہ سے بالاتر ہے۔ لیکن غور کیجئے اس اُمّت کی تاریخ کا یہ کیسا عجیب وغریب اور ناقابل فہم واقعہ ہے کہ اسلام کے ابتدائی دور ہی میں خود مسلمانوں میں ایسے مستقل فرقے پیدا ہوئے جن کی خصوصیت اور جن کا امتیاز صرف یہی ہے کہ ان کو رسول اللہ ﷺ کے ان جلیل القدر صحابہ کے ایمان ہی سے انکار تھا اور وہ معاذ اللہ ان کو کافر و منافق اور گردن زدنی کہنے پر مُصِرّ تھے۔ اور اب تک بھی یہ فرقے دنیا میں موجود ہیں۔ کون نہیں جانتا کہ مسلمانوں کا قدیم ترین فرقہ شیعہ کی خصوصیت اور اُس کا امتیاز ہی یہ ہے کہ حضرت ابوبکر، عمر، عثمان، کی عداوت و بدگوئی... اور ان پاک ہستیوں پر تبرّا بازی ان کا محبوب مشغلہ اور ان کے نزدیک کارِ ثواب ہے۔ خلاف عقل مجادلانہ کج بحثیوں کو تو چھوڑ دیجئے اور پھر ٹھنڈے دل سے غور کیجئے کہ کیا کسی کی عقل بھی ان لوگوں کے اس طرز عمل کی کوئی معقول توجیہ کرسکتی ہے۔ کوئی کہہ سکتا ہے کہ اس فرقے والے سب پاگل اور عقل عام سے محروم ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ ان میں بڑے بڑے تعلیم یافتہ بڑے بڑے دانشور اور ایک سے ایک ذہین وفطین ہر دور میں رہے ہیں اور آج بھی ہیں۔

یہی حال ان کے اصل حریف اور مدّمقابل فرقہ یعنی خوارج و نواصب کا ہے۔ ان بدبختوں کے نزدیک سیدنا علیؓ ایسے بددین، اس درجہ کے دشمن اسلام اور ایسے مجرم اور گردن زدنی تھے کہ ان کو ختم کر دینا نہ صرف کارِ ثواب بلکہ ان کے قاتل کے جنت میں پہنچنے کا یقینی ذریعہ تھا... شقی ابن ملجم سیدنا حضرت علیؓ پر قاتلانہ حملہ کر کے گرفتار ہونے کے باوجود نعرے لگاتا تھا فزت ورب الکعبہ... بتلائیے کہ عقل بیچاری اس گمراہی اور عقل باختگی کی کیا توجیہہ کرے؟... یہ فرقہ خوارج بھی پاگلوں اور ان پڑھ جاہلوں کا فرقہ نہ تھا بلکہ اُن میں بہت سے اچھے خاصے علم وفہم والے بھی تھے۔''

(فیصلہ کن مناظرہ، ص 9 تا 14، زیر عنوان بریلی کا تکفیر فتنہ ماضی اور حال، ناشر دارالانفاس کریم پارک 3 راوی روڈ لاہور)

پھر آپ نتیجہ کے طور پر اپنا فیصلہ سناتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آخر ایسا ہوتا کیوں ہے؟ آپ فرماتے ہیں:

''جب کوئی شخص حب مال یا حُبّ جاہ یا ایسے ہی کسی اور غلط جذبہ کے تحت کسی معاملہ میں اللہ کی ہدایت کی بجائے اپنے نفس کی خواہشات اور اپنے ذاتی جذبات و خیالات کی پیروی کا فیصلہ کرلیتا ہے تو کم از کم اس خاص معاملہ میں خداترسی، حق بینی کی صلاحیت اور فہم سلیم کی دولت اُس سے چھین لی جاتی ہے اور پھر بظاہر عقل و ہوش رکھنے کے باوجود اس سے ایسی ایسی حرکتیں سرزد ہوتی ہیں کہ عقل سلیم ان کی کوئی توجیہہ بھی نہیں کرسکتی ایسے ہی لوگوں کے متعلق قرآن کا بیان ہے ''لَہُمۡ قُلُوۡبٌ لَّا یَفۡقَہُوۡنَ بِہَا وَلَہُمۡ اَعۡیُنٌ لَّا یُبۡصِرُوۡنَ بِہَا وَلَہُمۡ اٰذَانٌ لَّا یَسۡمَعُوۡنَ بِہَا۔ اُولٰٓئِکَ کَالۡاَنۡعَامِ بَلۡ ہُمۡ اَضَلُّ''

(فیصلہ کن مناظرہ، صفحہ 14-15)

... ...

چند ہفتے قبل آخر کار وطن عزیز پاکستان میں مسلم لیگ نواز کی حکومت نے پاکستان میں سیالوی صاحب کے دربار پر اور آزاد کشمیر میں مُلّاں کے آستانے پر شریعت نافذ کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کے حوالے سے مخالفت میں اُبال دے دیا۔ اس عظیم نفاذ شریعت کو دیکھتے ہوئے مشہور مذہبی سکالر اور کالم نگار جناب خورشید ندیم صاحب بھی کہہ اُٹھے ہیں کہ جناب شہباز شریف صاحب نے سیالوی صاحب کے گھٹنوں کو ہاتھ لگائے تو تب جا کر ہم جیسوں پر یہ عظیم عقدہ وا ہوا ہے کہ سات دنوں میں شریعت کیسے نافذ ہوتی ہے؟

... ...

خاکسار نے وطن سے آنے والی اس خبر کو سنا تو مجھے دیوبندی دنیا کے سرتاج جناب مولوی منظور نعمانی صاحب کا ''بے چاری عقل کی بے عقلی اور اہل اللہ کی مخالفت'' کے حوالے سے دیا ہوا 1930ء کا مندرجہ بالا بیان یاد آ گیا۔

آج مجھے یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ خداترسی اور فہم سلیم کی دولت کس کے نصیبے سے منہا ہو چکی ہے؟ حُبّ مال، حُبّ جاہ اور نفسانی خواہشات کے دیوتا کہاں اور کس کے آنگن میں ننگا ناچنے میں مصروف ہیں؟ اور نہ ہی یہ لکھنے کی ضرورت ہے کہ اللہ کی سرزمین پر کس کس کو اختیار ہے کہ وہ کسی کے کافر ہونے کا اعلان کرے اور کس کو اختیار ہی نہیں؟ اور مجھے یہ بھی نہیں یاد کرنا کہ کشمیر اور سرزمین کشمیر کے لئے جماعت احمدیہ کی کیا کیا خدمات ہیں اور آج اہالیان کشمیر نے کس ناسپاسی کا ارتکاب کرتے ہوئے اپنا نام محسن کشوں کی لسٹ میں کتنے نمبر پر لکھوالیا ہے؟ نہ ہی مجھے لکھنا ہے اور نہ ہی مجھے یاد کرنا ہے کیونکہ ایسی دنیا میں ایسا ہی ہونا چاہئے تھا اور ایسا ہی ہوا۔ یہ ایک اَٹوٹ قانون قدرت ہے۔

... ...

جس ملک کا وزیر اعظم قومی اسمبلی کی کھڑکیاں بند کر کے چھپ کر لاکھوں لوگوں کے ایمان کا فیصلہ کر دیتا ہے مگر صرف چند دن بعد جب اس کے شراب پینے کے اعلان پر عدالت اس کی مسلمانی پر سوال اٹھاتی ہے تو چیخ اُٹھتا ہے کہ:

''ایک اسلامی ملک میں ایک کلمہ گو کے عجز کے لئے یہ ایک غیر معمولی واقعہ ہوگا کہ وہ یہ ثابت کرے کہ وہ مسلمان ہے... یہ ایک ہراساں کر دینے والا مسئلہ ہی نہیں بلکہ ایک کربناک معاملہ بھی ہے۔ یور لارڈ شپس یہ مسئلہ کیسے کھڑا ہوا؟ آخر کس طرح؟؟... **خواہ کتنے ہی اعلیٰ عہدے پر کیوں نہ ہو لیکن دراصل اس معاملے میں دخل دینے کا کوئی استحقاق نہیں ہے... کسی فرد کسی ادارے اور کسی عدالتی بنچ کا یہ حق نہیں بنتا کہ وہ ایک ایسے معاملے پر اپنی رائے دے جس پر رائے دینے کا اس کو کوئی حق حاصل نہیں۔ چونکہ انسان اور خدا کے درمیان کوئی بیچ کا واسطہ نہیں۔ اللہ اور انسان کا معاملہ ہے اور اس کا فیصلہ خود وہ خدا روز حشر کرے گا۔** مائی لارڈ! جیسا کہ مَیں اس سے پہلے کہہ چکا ہوں کہ ایک مسلمان کے لئے کافی ہے کہ وہ کلمے میں ایمان رکھتا ہو۔ اس حد تک بات کی جاسکتی ہے کہ جب ابوسفیان مسلمان ہوا اور انہوں نے کلمہ پڑھا تو رسول اکرم ﷺ کے بعض صحابہ نے سوچا کہ اس کی اسلام دشمنی اتنی شدید تھی کہ شاید ابوسفیان نے اسلام کو محض اوپری اور زبان کی سطح پر قبول کیا ہو۔ لیکن رسول اکرم ﷺ نے اس سے اختلاف کیا اور فرمایا کہ جونہی اس نے ایک بار کلمہ پڑھ لیا تو وہ مسلمان ہو گیا''۔

... ...

احسن اقبال صاحب ہوں یا رانا ثناء اللہ صاحب، حامد زاہد صاحب ہوں یا ذوالفقار علی بھٹو صاحب سبھی ایک وقت یہ کہہ رہے ہوتے ہیں کہ جو اپنے منہ سے کلمہ پڑھ لے وہ مسلمان ہے اسے کسی سے سرٹیفیکیٹ لینے کی ضرورت نہیں ''**خواہ کتنے ہی اعلیٰ عہدے پر کیوں نہ ہو لیکن دراصل اس معاملے میں دخل دینے کا کوئی استحقاق نہیں ہے... کسی فرد کسی ادارے اور کسی عدالتی بنچ کا یہ حق نہیں بنتا کہ وہ ایک ایسے معاملے پر اپنی رائے دے جس پر رائے دینے کا اس کو کوئی حق حاصل نہیں۔ چونکہ انسان اور خدا کے درمیان کوئی بیچ کا واسطہ نہیں۔ اللہ اور انسان کا معاملہ ہے اور اس کا فیصلہ خود وہ خدا روز حشر کرے گا''۔**

اور دوسرے لمحہ اسی منہ سے کہہ رہے ہوتے ہیں کہ نہیں ہمیں اختیار ہے۔ ہم اللہ اور انسان کے درمیان کے ٹھیکیدار ہیں۔ احمدیوں کے لئے ہم روز حشر کا انتظار نہیں کر سکتے۔ ان کو اپنا کافر ہونا فوراً تسلیم کر لینا چاہئے کیونکہ ان کو ملک کی مقدس قومی اسمبلی نے دائرۂ اسلام سے خارج قرار دیا ہے۔

ایک طرف تو یہ کہہ رہے ہوتے ہیں کہ اس اسمبلی پر لعنت ہزار لعنت۔ یہ چوروں اور ڈاکوؤں کا مسکن ہے۔ دوسری طرف کہہ رہے ہوتے ہیں کہ احمدیوں کو اپنا کافر ہونا تسلیم کر لینا چاہئے کیونکہ ان کو ملک کی، مقدس، قومی اسمبلی نے دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا ہے۔

ایک طرف کہہ رہے ہوتے ہیں کہ یہ مولوی ختم نبوت کا نام بیچ رہے ہیں۔ ان مولویوں کی گھناؤنی اور مکروہ اخلاق باختہ اور غیر اسلامی حرکتوں اور جہاد افغان کے نام پر امریکہ سے ڈالرز لینے کا ذکر کرتے ہیں اور کسی کو حاجیوں کو لُوٹنے والا بتا کر جیل میں ڈال رہے ہیں۔ کہیں اسے مساجد میں بچوں سے بدفعلی کرنے والا بتا رہے ہیں تو کہیں پانچ پانچ چھ چھ سال کی بچیوں کا ریپسٹ (Rapist) اور قاتل دکھا رہے ہیں۔ مگر دوسرے لمحے کہہ رہے ہوتے ہیں کہ احمدیوں کو اپنا کافر ہونا تسلیم کر لینا چاہئے کیونکہ انہیں کو ملک کے علمائے کرام نے متفقہ طور پر دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا ہے۔

سچ ہی کہا تھا مولوی منظور نعمانی صاحب نے کہ ''جب کوئی شخص حُبّ مال یا حُبّ جاہ یا ایسے ہی کسی اور غلط جذبہ کے تحت کسی معاملہ میں اللہ کی ہدایت کی بجائے اپنے نفس کی خواہشات اور اپنے ذاتی جذبات و خیالات کی پیروی کا فیصلہ کر لیتا ہے تو کم از کم اس خاص معاملہ میں خداترسی، حق بینی کی صلاحیت اور فہم سلیم کی دولت

اُس سے چھین لی جاتی ہے۔ اور پھر بظاہر عقل و ہوش رکھنے کے باوجود اس سے ایسی ایسی حرکتیں سرزد ہوتی ہیں کہ عقل سلیم ان کی کوئی توجیہ بھی نہیں کرسکتی۔ ایسے ہی لوگوں کے متعلق قرآن کا بیان ہے ”لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ۔ اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ“

(فیصلہ کن مناظرہ، صفحہ 14-15)

ایسے مفقود العقل اور مخبوط الحواس لوگوں سے بحث تو عبث اور بے فائدہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں یہی کہا جاسکتا ہے کہ اَللّٰهُمَّ اهْدِ قَوْمِيْ فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ۔

... ...

مشہور کالم نگار جناب ہارون الرشید صاحب اپنے 8/فروری 2018ء کے کالم ”دین مُلّا فی سبیل اللہ فساد“ میں اپنے ایک مذہبی تنظیم کے اجتماع میں شمولیت کی داستان لکھتے ہوئے فرماتے ہیں کہ مقرر نے حضرت عکرمہ بن ابوجہل کا قصہ بیان کیا کہ فتح مکہ کے بعد سمندر کا اُنہوں نے رخ کیا کہ دور دراز کی کسی زمین میں جابسیں۔ کشتی کو طوفان نے آلیا تو مسافروں نے پروردگار کو پکارا یا اللہ یا اللہ۔ عکرمہ نے کہا کہ اپنے بتوں سے مدد کیوں نہیں مانگتے۔ انہوں نے کہا کہ ایسے میں زمین وآسمان کے خالق کو ہی پکارا جاتا ہے۔ آپ نے یہ سنا تو واپس لوٹ آئے۔ اپنے مرکزی خیال کو واضح کرنے کے بعد مقرر نے کہا کہ پاکستانی مسلمان مشرکین مکہ سے بھی بدتر ہیں۔ مصیبت اور موت میں بھی قبروں کو پکارتے ہیں۔ مجھے یاد ہے کہ مشہور اہل حدیث مولوی جناب احسان الٰہی ظہیر صاحب نے بھی اپنی آنکھیں بند کرنے سے پہلے پاکستان کے سواد اعظم کی تصویر کشی کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ:

”ان کے عقائد کا اسلام سے دور نزدیک کا کوئی تعلق نہیں بلکہ یہ بعینہٖ وہی عقائد ہیں جو جزیرہ عرب کے مشرک اور بت پرست رسول اللہ ﷺ کی بعثت سے پہلے رکھتے تھے۔ بلکہ دور جاہلیت کے لوگ بھی شرک میں اس قدر غرق نہ تھے جس قدر یہ ہیں“۔ (البریلویہ صفحہ 9)

بریلویوں کے امتیازی عقائد وہ ہیں جو دین کے نام پر بت پرستوں، عیسائیوں، یہودیوں اور مشرکوں سے مسلمانوں کی طرف منتقل ہوئے ہیں“۔ (البریلویہ صفحہ 55)

”کفار مکہ۔ جزیرہ عرب کے مشرکین اور دَورِ جاہلیت کے بت پرست بھی ان سے زیادہ فاسد اور ردّی عقائد نہ رکھتے ہوں گے“۔ (البریلویہ صفحہ 65)

پاکستان کے انہیں درگاہوں کے متولّی حضرات کا سات دن میں شریعت کے نفاذ کا دھمکی نما مطالبہ اور کشمیر اسمبلی میں جماعت احمدیہ کو کافر قرار دینے والے ان ”عظیم مسلمانوں“ کو تاریخ کس لقب سے یاد کرے گی؟ وہ ایک مستقبل کا ملگجا ہے۔ مگر جناب مودودی صاحب جو ساری عمر انقلاب اسلامی کے لئے ’صالحین‘ کی فوجیں تیار کرنے میں ماہی بے آب کی طرح تڑپتے رہے۔ مگر اپنی عمر رفتہ کے ساتھ ایک ڈھلتی شام اپنی ناکامیوں اور اپنی قوم کا نوحہ کہتے ہوئے دل کے کرب کو چھپا نہ سکے اور چیختے ہوئے گویا ہوئے:

”لوگ اسلام سے انحراف کرنے ہی پر اکتفا نہیں کرتے بلکہ ان کا نظریہ اب یہ ہوگیا ہے کہ مسلمان جو کچھ بھی کرے وہ اسلامی ہے۔ حتیٰ کہ وہ اگر اسلام سے بغاوت بھی کرے تو وہ اسلامی بغاوت ہے۔ یہ سودی بینک کھولیں تو اس کا نام اسلامی بینک ہوگا۔ یہ انشورنس کمپنیاں قائم کریں گے تو وہ اسلامی انشورنس کمپنی ہوگی۔ یہ جاہلیت کی تعلیم کا ادارہ کھولیں تو وہ مسلم یونیورسٹی، اسلامیہ کالج یا اسلامیہ سکول ہوگا۔ ان کی کافرانہ ریاست کو اسلامی ریاست کے نام سے موسوم کیا جائے گا۔ ان کے فرعون اور نمرود اسلامی بادشاہ کے نام سے یاد کئے جائیں گے۔ ان کی جاہلانہ زندگی اسلامی تہذیب و تمدن قرار دی جائے گی۔ ان کی موسیقی و مصوری اور بت تراشی کو اسلامی آرٹ کے معزز لقب سے ملقب کیا جائے گا۔ حتیٰ کہ یہ سب سوشلسٹ بھی ہو جائیں تو مسلم سوشلسٹ کے نام سے پکارے جائیں گے۔ ان سب ناموں سے آپ آشنا ہوچکے ہیں اب صرف اتنی کسر باقی ہے کہ اسلامی شراب خانے، اسلامی قحبہ خانے، اور اسلامی قمار خانے جیسی اصطلاحوں سے آپ کا تعارف ہوجائے“

(مسلمان اور سیاسی کشمکش حصہ سوئم طبع اول صفحہ 26)

... ...

مودودی صاحب تو ڈھلتی عمر کے ساتھ اپنا بوجھ میاں طفیل صاحب کے کندھوں پر ڈال کر عازم امریکہ اور پھر وہیں سے راہی عدم ہوگئے۔ مگر میاں طفیل صاحب نے جو سرمایہ پیچھے چھوڑا اسے واقعی یہ حق حاصل تھا کہ وہ دوسروں کے ایمان تو کیا زندگیوں کے فیصلوں کے بھی مجاز مطلق ہوں۔ قوم کی مخبوط الحواسی کا ٹمپریچر بتاتے ہوئے میاں طفیل صاحب نے اپنے عاقبت نامہ کو یوں پڑھا تھا:

”قوم میں کس پر اسلام لایا جائے؟ کس پر اسلام نافذ کیا جائے؟ قوم کا اس وقت کیا حال ہے؟ کیا آپ نہیں جانتے... امر واقعہ یہ ہے کہ یہ قوم تو بالکل سڑ گئی ہے۔ پیسے بغیر کوئی ووٹ دینے کے لیے تیار نہیں۔ کوئی ناچ رہا ہو، کوئی زانی زنا کر رہا ہو، کسی کو پرواہ نہیں۔ پیسہ ہو تو وہ لیڈر بن جائے گا۔ کسی کو امانت اور دیانت کی کوئی پرواہ نہیں نہ ضرورت۔ جتنا بڑا کوئی رشوت خور ہو، جتنا بڑا کوئی بددیانت ہو، جتنا بڑا کوئی سمگلر ہو، زانی ہو، بدمعاش ہو، اس کو ووٹ دیں گے۔ اب آپ ہی بتائیں کس پر اسلام نافذ کیا جائے؟۔ آپ کے علماء کا کیا حال ہے؟ ایک حلوے کی پلیٹ کسی مولوی صاحب کو کھلا دیں جو چاہے فتویٰ لے لیں۔ ہر مولوی دوسرے کو کافر بنا رہا ہے۔ جماعت اسلامی 50 سالوں سے کام کررہی ہے۔ مولانا مودودی جیسا شخص اس قوم کے واسطے سر کھپاتا رہا۔ گیارہ کروڑ کی آبادی میں سے اس وقت بھی 5 ہزار جماعت اسلامی کے ارکان ہیں وہ بھی چھوٹی برادریوں اور ذاتوں کے تعلق رکھنے والے یا دفتروں کے چپڑاسی۔ کوئی قابل ذکر آدمی جماعت اسلامی کے ساتھ نہیں“۔

(بیدار ڈائجسٹ اگست 1990ء صفحہ 9۔ ضیاء الحق شہید نمبر)

... ...

بقول مولانا عبدالماجد دریا آبادی ایڈیٹر صدق جدید وخلیفہ مجاز اشرف علی تھانوی:

”مبارک ہے وہ دین کا خادم جو تبلیغ و اشاعتِ قرآن کے جرم میں قادیانی یا احمدی قرار پائے“۔

(صدق جدید 22 دسمبر 1961ء)

اور بقول مشہور عالم دین اور جماعت اسلامی کے سابقہ عہدیدار جناب مولوی عبد الرحیم اشرف مدیر المنبر لائل پور:

”ہر وہ چیز جو انسانیت کے لیے نفع رساں ہو اسے زمین پر قیام و بقا ہوتا ہے۔ قادیانیت میں نفع رسانی کے جو جوہر موجود ہیں ان میں اوّلین اہمیت اُس جدوجہد کو حاصل ہے کہ جو اسلام کے نام پر وہ غیر ممالک میں جاری رکھے ہوئے ہیں۔ یہ لوگ قرآن کو غیر ملکی زبانوں میں پیش کرتے ہیں۔ تثلیث کو باطل کرتے ہیں۔ سید المرسلین کی سیرت طیبہ کو پیش کرتے ہیں۔ ان ممالک میں مساجد بنواتے ہیں اور جہاں کہیں ممکن ہو اسلام کو امن وسلامتی کے مذہب کی حیثیت سے پیش کرتے ہیں۔ غیر مسلم ممالک میں قرآنی تراجم اور اسلام کی تبلیغ کا کام صرف اصول ”نفع رسانی“ کی وجہ سے قادیانیت کے بقا اور وجود کا باعث ہی نہیں ہے ظاہری حیثیت سے بھی اس کی وجہ سے قادیانیوں کی ساکھ ہے۔ ایک عبرت انگیز واقعہ خود ہمارے سامنے وقوع پذیر ہوا۔ 1954ء میں جب جسٹس منیر انکوائری کورٹ میں علماء اسلامی مسائل سے دل بہلا رہے تھے اور تمام مسلم جماعتیں قادیانیوں کو غیر مسلم ثابت کرنے کی جدوجہد میں مصروف تھیں۔ قادیانی عین انہیں دنوں ڈچ اور بعض دوسری غیر ملکی زبانوں میں ترجمہ قرآن مکمل کرچکے تھے اور انہوں نے انڈونیشیا کے صدر حکومت کے علاوہ گورنر جنرل پاکستان مسٹر غلام محمد اور جسٹس منیر کی خدمت میں یہ تراجم پیش کئے۔ گویا وہ بزبان حال وقال کہہ رہے تھے کہ ہم ہیں وہ غیر مسلم اور خارج از ملّت اسلامیہ جو اس وقت جبکہ آپ لوگ ہمیں کافر قرار دینے کے لیے پر تول رہے ہو غیر مسلمانوں کے سامنے قرآن اُن کی مادری زبان میں پیش کررہے ہیں۔“

(المنبر لائل پور 2 مارچ 1956ء صفحہ 10)

... ...

بقول مولانا ارشد القادری ایڈیٹر جام نور جمشید پور بھارت:

”جماعت اسلامی جن لوگوں کو اسلام سے قریب تر کرتی ہے وہ ہزار بگڑنے کے باوجود کسی نہ کسی نہج سے اسلام کے ساتھ بہرحال کوئی تعلق رکھتے تھے لیکن قادیانی جماعت کا لٹریچر مغرب کے عیسائیوں کو جو اندر سے لے کر باہر تک اسلام کے غالی دشمن اور حریف ہیں۔ انہیں اسلام سے قریب ہی نہیں کرتا اپنے طور پر اسلام کا کلمہ پڑھواتا ہے۔ . . یورپ، ایشیا، امریکہ اور افریقہ کے جن ملکوں میں قادیانی جماعت نے اپنے تبلیغی مشن قائم کئے ہیں۔ جن کے ذریعہ وہ منظم طریقے پر بنام اسلام اپنے مذہب کا پیغام اجنبی دنیا تک پہنچا رہے ہیں کام کی وسعت کا اندازہ لگانے کے لیے صرف ان کے نام پڑھیے: انگلینڈ۔ امریکہ۔ ماریشس۔ مشرقی افریقہ۔ مغربی نائیجیریا۔ انڈونیشیا۔ ملایا۔ اسپین۔ سوئٹزرلینڈ۔ ایران۔ فلسطین۔ ہالینڈ۔ جرمنی۔ جزائر غرب الہند۔ سیلون۔ بورنیو۔ برما۔ شام۔ لبنان۔ مسقط۔ پولینڈ۔ ہنگری۔ البانیہ۔ اٹلی۔

قادیانی جماعت کے تبلیغی سرگرمیوں اور دائرہ عمل کی وسعتوں کا اندازہ لگانے کے لیے صرف اتنا معلوم کرنا کافی ہوگا کہ دنیا کی چودہ اجنبی زبانوں میں انہوں نے قرآن کریم کے تراجم شائع کئے ہیں ان کی فہرست ملاحظہ فرمائیے:

انگریزی۔ ڈچ۔ جرمنی۔ سواحیلی۔ ہندی۔ گورکھی۔ ملائی۔ فیجئی۔ انڈونیشین۔ روسی۔ فرانسیسی۔ پرتگیزی۔ اطالوی۔ ہسپانوی“۔ (جماعت اسلامی صفحہ 104 و 106–107 نوریہ رضویہ پبلشنگ کمپنی کچا رشید روڈ بلال گنج لاہور)

(نوٹ: یہ 1977ء کی بات ہے۔ اب تک 75 زبانوں میں مکمل تراجم قرآن کریم جماعت احمدیہ شائع کرچکی ہے اور مزید زبانوں میں تراجم کا کام جاری وساری ہے۔)

... ...

غالب مرزا حاتم علی بیگ مہر کو ایک خط میں لکھتے ہیں:

”سنو صاحب! شعراء میں فردوسی، فقراء میں حسن بصری اور عشاق میں مجنوں یہ تین آدمی تین فن میں سر دفتر و پیشوا ہیں۔ شاعر کا کمال یہ ہے کہ فردوسی ہوجائے۔ فقیر کی انتہا یہ ہے کہ حسن بصری سے ٹکر کھائے اور عاشق کی نمو یہ ہے کہ مجنوں کی ہم طرحی نصیب ہو“

مولانا نیاز فتحپوری یہ عظیم فقرہ درج کر کے لکھتے ہیں

”اس میں اگر اضافہ کردیا جائے کہ ایک صداقت پرست، ایک حق شناس، اور ایک بے لاگ تنقید کرنے والے کی انتہا یہ ہے کہ وہ کافر ومرتد بنادیا جائے۔ ملحد و بے دین کے نام سے پکارا جائے تو میرے لئے اس سے زیادہ فخر کا موقعہ اور کیا ہوسکتا ہے کہ آج میں بھی اسی منزل میں ہوں اور ناشکری ہوگی اگر اس سے زیادہ کوئی اور سعادت طلب کروں۔ آج سے کئی صدی قبل جب قرآن کا مفہوم ایک مولوی کے مواعظ وارشادات سے بلند تھا تب کفر اور الحاد کا مفہوم بھی کچھ اور تھا مگر آج غزالی اور رازی بھی زندہ ہوتے تو ان کا دامن بھی مولوی کے ہاتھ میں ہوتا۔ لاؤ ساری دنیا کی بے دینی مجھے دے دو، تمام عالم کا ارتداد میرے حوالے کردو اور کائنات کے ہر گوشے کا الحاد میرے قلب میں بھر دو کہ اس دولت کے ساتھ تو مجھے جہنم بھی اس فردوس سے زیادہ عزیز ہے جہاں ایک مولوی مسلمان کو کافر بنائے بغیر نہیں جاسکتا۔“

سابق وائس چانسلر جامعۃ اسلامیہ مدینہ منورہ جناب الشیخ عبد المحسن العباد صاحب نے ایک موقعہ پر فرمایا تھا کہ:

”اگر دشنام طرازی اور سوقیانہ پن ہی روحانی عظمتوں کی دلیل ہو تو پھر ایسی روحانی عظمتوں کی حامل شخصیتیں عام بازار میں ایک ڈھونڈیں تو لاکھ ملتی ہیں“۔

... ...

احمدی جرائم

آج کشمیر کی قانون ساز اسمبلی میں ایک منہ زور وزیر اعظم جماعت احمدیہ پر تبرّا بازی کرتے ہوئے انہیں ملحد و کافر بنانے میں مصروف تھا تو مجھے نیاز فتح پوری صاحب کا یہ نعرہ مستانہ جناب ثاقب زیروی صاحب کی آواز میں کشمیر کی وادیوں میں کچھ یوں گونجتا ہوا محسوس ہوا

میں فدائے دین ہُدیٰ بھی ہوں۔ درِ مصطفےٰؐ کا گدا بھی ہوں
میری فرد جرم میں درج ہو میرے سر پر ہیں یہ گناہ بھی

سو آزاد کشمیر کے قانون سازوں کو ہمارا یہی جواب ہے کہ ہم مجرم ہیں، واقعی ہم مجرم ہیں اور ہمیں اپنے اسی جرم پر ناز ہے۔ جیسا کہ بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا۔

بعد از خدا بعشق محمدؐ مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

... ...

مشہور اہل حدیث عالم دین جناب عبدالغفور اثری صاحب مصنف حنفیت اور مرزائیت حضرت پیر غلام فرید صاحب آف چاچڑاں شریف کے الفاظ میں احمدی جرائم کو یوں درج فرماتے ہیں:

”مرزا صاحب تمام اوقات خدا کی عبادت، نماز یا تلاوت قرآن شریف میں گزارتے ہیں۔ اس نے دین کی حمایت میں کمر باندھی ہوئی ہے یہاں تک کہ اس دنیا کی ملکہ جو لندن میں رہتی ہے کو بھی دین محمدی ﷺ کی دعوت دی ہے اور روس فرانس وغیرہ کے بادشاہوں کو بھی اسلام کی دعوت دی ہے اور اس کی تمام محنت و کوشش یہی ہے کہ تثلیث اور صلیب کا عقیدہ مٹائے جو سراسر کفر ہے اور اللہ تعالیٰ کی توحید کو قائم کرے۔ علماء وقت کو دیکھو کہ مذاہب باطلہ کو چھوڑ کر ایسے شخص کے درپے ہوگئے ہیں جو بڑا نیک مرد اور اہل سنت وجماعت سے ہے اور صراط مستقیم پر ہے اور ہدایت کی تلقین کرتا ہے اس پر کفر کا فتوی لگا رہے۔ اس کا عربی کلام دیکھو جس کا مقابلہ کرنا انسان کی طاقت سے باہر ہے اور اس کی تمام کلام حقائق ومعرفت وہدایت سے بھری ہوئی ہے اور وہ اہل سنت وجماعت کے عقائد اور ضروریات دین کا ہرگز منکر نہیں

باقی صفحہ نمبر 17 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی قربانیوں اور ان کے مقام و مرتبہ اور اللہ تعالیٰ کے ان پر انعامات کا ذکر

یہ صحابہ اپنی تمام نفسانی خواہشات سے پاک تھے۔ صاف دل ہو کر اور اللہ تعالیٰ کے لئے خالص ہو کر صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی رضا چاہنے کے لئے اپنی زندگیاں گزارنے والے تھے اور جب یہ حالت ہو تو پھر خدا تعالیٰ بھی نوازتا ہے اور بے انتہا نوازتا ہے اور ہم صحابہ کی زندگی میں یہ باتیں دیکھتے ہیں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے تعلق باللہ اور محبت الٰہی میں اس کی رضا کی خاطر عظیم الشان قربانیوں کی روح پرور مثالوں کا تذکرہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی نے ان صحابہ میں ایک ایسی روح پھونک دی تھی کہ وہ مرتے ہوئے بھی کہتے تھے کہ کعبہ کے رب کی قسم ہم کامیاب ہو گئے۔ ہم نے خدا کو پالیا۔ یہ لوگ ظلم کے خلاف جنگ کرنے والے تھے۔ ظلم پھیلانے والے نہیں تھے۔

کسی بھی صحابی کے واقعہ کو لے لیں اخلاص اور وفا اور خدا تعالیٰ کی خاطر جان کے نذرانے پیش کرنے کے لئے ہمہ وقت تیار رہتے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے صحابہ سے محبت کا جو انداز تھا اور پھر جس طرح آپ کی قوت قدسی سے اللہ تعالیٰ سے ان صحابہ کا تعلق پیدا ہوا اور پھر خدا تعالیٰ بھی بعض دفعہ ان صحابہ کو براہ راست نوازتا تھا یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے توسط سے ان کو نوازتا تھا۔ اس کا ذکر بھی صحابہ کے مقام و مرتبہ کا پتہ دیتا ہے۔

ان کے اندر سے دنیا کی طلب ہی مسلوب ہو گئی اور وہ خدا کو دیکھنے لگ گئے۔ وہ نہایت سرگرمی سے خدا تعالیٰ کی راہ میں ایسے فدا تھے کہ گویا ہر ایک ان میں سے ابراہیم تھا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح رنگ میں صحابہ کے مقام کو بھی پہچاننے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کے نمونوں پر چلتے ہوئے اپنے اخلاص و وفا کو بھی بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 09؍ مارچ 2018ء بمطابق 09؍ امان 1397 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن، یوکے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی قربانیوں اور ان کے مقام و مرتبہ اور اللہ تعالیٰ کے ان پر انعامات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

''حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا سارا مال و متاع خدا تعالیٰ کی راہ میں دے دیا اور آپ کمبل پہن لیا تھا مگر اللہ تعالیٰ نے اس پر انہیں کیا دیا۔ تمام عرب کا انہیں بادشاہ بنا دیا اور اسی کے ہاتھ سے اسلام کو نئے سرے سے زندہ کیا اور مرتد عرب کو پھر فتح کر کے دکھا دیا اور وہ کچھ دیا جو کسی کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا''۔ فرماتے ہیں ''غرض ان لوگوں کا صدق و وفا اور اخلاص و مروّت ہر مسلمان کے لئے قابل اُسوہ ہے۔ صحابہؓ کی زندگی ایک ایسی زندگی تھی کہ تمام نبیوں میں سے کسی نبی کی زندگی میں یہ مثال نہیں پائی جاتی...۔'' فرماتے ہیں کہ ''اصل بات یہ ہے کہ جب تک انسان اپنی خواہشوں اور اغراض سے الگ ہو کر خدا تعالیٰ کے حضور نہیں آتا وہ کچھ حاصل نہیں کرتا بلکہ اپنا نقصان کرتا ہے۔ لیکن جب وہ تمام نفسانی خواہشات اور اغراض سے الگ ہو جاوے اور خالی ہاتھ اور صافی قلب لے کر خدا تعالیٰ کے حضور جاوے تو خدا اس کو دیتا ہے اور خدا تعالیٰ اس کی دستگیری کرتا ہے۔ مگر شرط یہی ہے کہ انسان مرنے کو تیار ہو جاوے اور اس کی راہ میں ذلّت اور موت کو خیرباد کہنے والا بن جاوے''۔ فرمایا ''دیکھو دنیا ایک فانی چیز ہے۔ (کوئی اس میں مستقل نہیں رہتا) ''مگر اس کی لذت بھی اسی کو ملتی ہے جو اس کو خدا کے واسطے چھوڑتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ کا مقرّب ہوتا ہے خدا تعالیٰ دنیا میں اس کے لئے قبولیت پھیلا دیتا ہے۔ یہ وہی قبولیت ہے جس کے لئے دنیا دار ہزاروں کوششیں کرتے ہیں کہ کسی طرح کوئی خطاب مل جاوے یا کسی عزت کی جگہ یا دربار میں کرسی ملے اور کرسی نشینوں میں نام لکھا جاوے۔ غرض تمام دنیوی عزتیں اسی کو دی جاتی ہیں اور ہر دل میں اسی کی عظمت اور قبولیت ڈال دی جاتی ہے جو خدا تعالیٰ کے لئے سب کچھ چھوڑنے اور کھونے پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ نہ صرف آمادہ بلکہ چھوڑ دیتے ہیں۔ غرض یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے واسطے کھونے والوں کو سب کچھ دیا جاتا ہے''۔

آپ مجلس میں بیٹھے یہ باتیں فرما رہے تھے۔ دوسری جگہ ایک اور روایت میں اس کے یہ الفاظ بھی ملتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ ''زمینی گورنمنٹوں کے لئے جو ذرا سا کچھ گنواتا ہے ان کو اجر ملتا ہے''۔ (عام دنیا داری میں دیکھو تم کچھ دیتے ہو، ان کی خاطر کچھ کرتے ہو تو اجر ملتا ہے)۔ فرمایا ''تو جو خدا کے لئے گنوائے تو کیا اسے اجر نہ ملے گا؟''۔ پھر آپ فرماتے ہیں ''اور وہ نہیں مرتے ہیں جب تک وہ اس سے کئی چند نہ پالیں جو انہوں نے خدا تعالیٰ کی راہ میں دیا ہے۔ خدا تعالیٰ کسی کا قرض اپنے ذمہ نہیں رکھتا۔ مگر افسوس یہ ہے کہ ان باتوں کو ماننے والے اور ان کی حقیقت پر اطلاع پانے والے بہت ہی کم لوگ ہیں''۔ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 399-398 مع حاشیہ۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

یہ صدق و وفا اور اخلاص و مروّت دکھانے والوں کے نمونے ہمیں اس شان سے نظر آتے ہیں کہ انسان حیران رہ جاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی نے نہ صرف ان کی محبتوں کے رخ بدل دیئے۔ پہلے محبتوں کے رخ کسی اور طرف تھے پھر اور طرف کر دیئے۔ دنیا سے خدا کی طرف کر دیئے۔ بلکہ ان محبتوں کے پیمانوں کو وہ عروج عطا کر دیا، وہ بلندیاں دے دیں جس کی مثال پہلے دنیا میں نہیں ملتی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کس خوبصورتی سے اس عروج اور بلندی کی مثال دی ہے کہ فرمایا کہ ان کے اس معیار محبت اور قربانی کی سابقہ انبیاء کی زندگی میں بھی مثال نہیں پائی جاتی۔ اور جہاں تک نبیوں کے ماننے والوں کا سوال ہے تو ان کی شان کیا، ان کی حالت تو صحابہ کے مقابلہ میں بہت ہی گری ہوئی تھی۔ یہ صحابہ اپنی تمام نفسانی خواہشات سے پاک تھے۔ صاف دل ہو کر اور اللہ تعالیٰ کے لئے خالص ہو کر صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی رضا چاہنے کے لئے اپنی زندگیاں گزارنے والے تھے اور جب یہ حالت ہو تو پھر خدا تعالیٰ بھی نوازتا ہے اور بے انتہا نوازتا ہے اور ہم صحابہ کی زندگی میں یہ باتیں دیکھتے ہیں۔

بعض صحابہ کے واقعات پیش کرتا ہوں کہ کس طرح انہوں نے اپنے نفسوں کو خدا تعالیٰ کے ماتحت کر لیا تھا۔ کیا نمونے انہوں نے دکھائے۔

حضرت عَبّاد بن بشر ایک انصاری صحابی تھے۔ عین جوانی میں تقریباً پینتالیس سال کی عمر میں ان کو شہادت نصیب ہوئی تھی۔ (اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ جلد 3 صفحہ 46 عباد بن بشرؓ دار الفکر بیروت 2003ء)، (الاصابہ فی تمیز الصحابہ جلد 3 صفحہ 496 عباد بن بشرؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2005ء) ان کی عبادت اور قرآن کریم کی تلاوت کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تہجد کے وقت جاگے تو مسجد سے قرآن کریم کی تلاوت کی آواز آ رہی تھی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تہجد کے لئے بہت جلدی جاگا کرتے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا یہ آواز عَبّاد کی ہے؟ حضرت عائشہ کہتی ہیں مَیں نے عرض کی کہ انہی کی آواز لگتی ہے۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دعا دی کہ اے اللہ عَبّاد پر رحم کر۔

(صحیح البخاری کتاب الشہادات باب شہادۃ الأعمی... الخ حدیث 2655)

کتنے خوش نصیب تھے وہ لوگ جو قرآن کریم کی تلاوت میں اپنی راتیں گزار کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کے براہ راست حاصل کرنے والے بنے۔ اور راتوں کو اٹھ کر وہ اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے اور اس کی رحمتوں کو حاصل کرنے کے لئے پکارتے تھے۔

حضرت عبّاد کو اپنی ایک خواب کی وجہ سے یہ یقین تھا کہ انہیں شہادت کا رتبہ حاصل ہوگا۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عبّاد نے ایک دفعہ مجھے کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ آسمان پھٹا ہے اور مَیں اس میں داخل ہو گیا ہوں تو پھر وہ جڑ گیا ہے۔ واپس اپنی اصلی حالت میں آ گیا ہے۔ اس خواب سے وہ کہتے تھے کہ مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے شہادت کا رتبہ دے گا۔ ان کی یہ خواب جنگ یمامہ میں پوری ہوئی اور بڑی بہادری سے لڑتے ہوئے انہوں نے شہادت پائی۔ لیکن جس دشمن سے لڑ رہے تھے اس پر آپ کے دستے نے جس میں تمام انصار شامل تھے فتح پائی۔ آپ تو شہید ہو گئے لیکن دشمن پر فتح پائی۔ حضرت ابوسعید کہتے ہیں کہ جنگ کے بعد ان کا چہرہ تلوار کے زخموں کی وجہ سے پہچانا نہیں جاتا تھا۔ ان کی نعش کو ان کے جسم کے ایک نشان کی وجہ سے پہچانا گیا۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد مترجم جلد 4 صفحہ 31 مطبوعہ نفیس اکیڈمی کراچی)

پھر تاریخ ہمیں ایک اور صحابی کے متعلق بتاتی ہے جن کا نام حرام بن ملحان تھا۔ یہ نوجوان نوجوانوں اور دوسروں کو قرآن سکھانے اور غریبوں اور اصحاب صفہ کی خدمت میں پیش پیش رہتے تھے۔ جب بنی عامر کے ایک وفد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ ہمیں تبلیغ کے لئے کچھ لوگ بھیجیں تا کہ ہمیں بھی اسلام کا پتہ چلے اور ہمارے لوگ اسلام میں داخل ہوں۔ نیت ان کی اس وقت بھی خراب تھی لیکن بہرحال انہوں نے یہ درخواست کی۔ یہ لوگ قابل اعتبار نہیں تھے اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے تم لوگوں سے خطرہ ہے کہ جس کو میں بھیجوں گا اسے شاید تمہارے لوگ نقصان پہنچائیں تو ان کے سردار نے کہا۔ وہ ابھی مسلمان نہیں ہوا۔ لیکن کہنے لگا کہ میں ذمہ داری لیتا ہوں۔ میں ذمہ دار ہوں گا اور سارے میری امان میں ہوں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر ایک وفد بنی عامر کی طرف بھیجا۔ حرام بن ملحان کو امیر مقرر کیا۔ جب یہ وفد وہاں پہنچا تو حضرت حرام بن ملحان کو شک ہوا کہ ضرور کوئی گڑبڑ ہے۔ ان کے طور کوئی صحیح نظر نہیں آ رہے تھے۔ دُور سے پتا لگ رہا تھا کہ ان لوگوں کی نیت ٹھیک نہیں ہے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ احتیاطی تدبیر کرنی چاہئے اور سب کو وہاں اکٹھے نہیں جانا چاہئے کیونکہ اگر انہوں نے گھیر لیا تو سب کو ایک ہی وقت میں نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ اس لئے تم سب یہیں رہو اور مَیں اور ایک اور ساتھی جاتے ہیں۔ اگر تو انہوں نے ہم سے صحیح سلوک کیا تو تم لوگ بھی آ جانا اور اگر ہمیں نقصان پہنچایا تو پھر تم لوگ حالات کے مطابق فیصلہ کرنا کہ کیا کرنا ہے۔ واپس جانا ہے یا ان سے لڑنا ہے یا وہیں رہنا ہے۔ جب یہ حرام بن ملحان اور ان کے ساتھی ان لوگوں کے قریب گئے تو بنی عامر کے سردار نے ایک آدمی کو اشارہ کیا اور اس نے پیچھے سے حرام بن ملحان پر نیزے سے حملہ کیا۔ ان کی گردن سے خون کا فوارہ نکلا۔ انہوں نے اس خون کو اپنے ہاتھوں پر لیا اور کہا کہ رب کعبہ کی قسم! مَیں کامیاب ہو گیا۔ کعبہ کے رب کی قسم مَیں کامیاب ہو گیا۔ اور بعد میں پھر ان کے دوسرے ساتھی کو بھی شہید کر دیا گیا اور پھر باقاعدہ حملہ کر کے باقی جو ستّر لوگ تھے، ان سب کو شہید کر دیا سوائے ایک یا دو کے جو بچے۔ جب ان لوگوں کو ظالمانہ طور پر دھوکے سے شہید کیا جا رہا تھا تو انہوں نے یہ دعا کی کہ اے اللہ ایک تو ہماری یہ قربانیاں قبول فرما لے اور ہماری اس حالت کی اطلاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کر دے کیونکہ یہاں تو اطلاع پہنچانے کا کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت جبرائیل نے ان صحابہ کا سلام پہنچایا اور وہاں کے حالات اور شہادت کی اطلاع دی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو اطلاع دی کہ وہ سب شہید کر دیئے گئے ہیں۔ ستر صحابہ تھے جیسا کہ میں نے کہا، اور ان سب کی شہادت کا آپ کو بڑا انتہائی صدمہ تھا۔ آپ نے تیس دن تک ان قبائل کے خلاف دعا کی کہ اے اللہ ان میں سے جنہوں نے یہ ظلم کیا ہے خود ان کی پکڑ کر۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان شہادتوں کو بڑی عظیم شہادتیں قرار دیا ہے۔ (صحیح البخاری کتاب المغازی باب غزوۃ الرجیع... الخ حدیث 4091) (صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب ثبوت الجنۃ للشہید حدیث 4917) (تاریخ الخمیس جلد اوّل صفحہ 452 سریہ المنذر بن عمرو الی بئر المعونۃ مطبوعہ موسسۃ شعبان بیروت) (مسند احمد بن حنبل جلد 4 صفحہ 355 حدیث 12429 مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998ء)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس عشق و محبت اور دین کی خاطر عظیم الشان قربانی کا ذکر کرتے ہوئے ایک موقع پر فرماتے ہیں کہ ''محبت ایک ایسی شئے ہے کہ وہ سب کچھ کرا دیتی ہے۔ ایک شخص کسی پر عاشق ہوتا ہے تو معشوق کے لئے کیا کچھ نہیں کر گزرتا''۔ پھر دنیا والوں کی ایک مثال دی آپ نے کہ ''ایک عورت کسی پر عاشق تھی۔ اس کو کھینچ کھینچ کر لاتے تھے اور طرح طرح کی تکلیفیں دیتے تھے۔ ماریں کھاتی تھی مگر وہ کہتی تھی کہ مجھے لذّت ملتی ہے۔ جبکہ جھوٹی محبتوں، فسق و فجور کے رنگ میں جلوہ گر ہونے والے عشق میں مصائب اور مشکلات کے برداشت کرنے میں ایک لذت ملتی ہے۔'' آپ فرماتے ہیں (دنیا داروں کا یہ حال ہے) ''تو خیال کرو کہ وہ جو خدا تعالیٰ کا عاشق زار ہو، اس کے آستانہ اُلوہیت پر نثار ہونے کا خواہشمند ہو وہ مصائب اور مشکلات میں کس قدر لذت پا سکتا ہے''۔ آپ فرماتے ہیں کہ ''صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی حالت دیکھو۔ مکّہ میں ان کو کیا کیا تکلیفیں پہنچیں۔ بعض ان میں سے پکڑے گئے۔ قسم قسم کی تکلیفوں اور عقوبتوں میں گرفتار ہوئے۔ مرد تو مرد بعض مسلمان عورتوں پر اس قدر سختیاں کی گئیں کہ ان کے تصوّر سے بدن کانپ اٹھتا ہے۔ اگر وہ مکّہ والوں سے مل جاتے تو اس وقت بظاہر وہ ان کی بڑی عزت کرتے کیونکہ وہ ان کی برادری ہی تو تھے۔ مگر وہ کیا چیز تھی جس نے ان کو مصائب اور مشکلات کے طوفان میں بھی حق پر قائم رکھا۔ وہ وہی لذت اور سرور کا چشمہ تھا جو حق کے پیار کی وجہ سے ان کے سینوں سے پھوٹ نکلتا تھا''۔

پھر آپ اس واقعہ کی مثال دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔ ''ایک صحابی کی بابت لکھا ہے کہ جب اس کے ہاتھ کاٹے گئے تو اس نے کہا کہ میں وضو کرتا ہوں۔ آخر لکھا ہے کہ سر کاٹو تو'' (پھر کہا کہ) ''سجدہ کرتا ہے۔ کہتا ہوا مر گیا۔ اس وقت اس نے دعا کی کہ یا اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچا دے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت مدینہ (میں) تھے۔ جبرائیل علیہ السلام نے جا کر السلام علیکم کہا۔ آپ نے علیکم السلام کہا اور اس واقعہ پر اطلاع ملی۔ غرض اس لذت کے بعد جو خدا تعالیٰ میں ملتی ہے ایک کیڑے کی طرح کچل کر مر جانا منظور ہوتا ہے'' (جس طرح ان صحابی نے کہا تھا میں نے ربِّ کعبہ کو پا لیا۔ جو انتہا تھی عشق کی وہاں میں پہنچ گیا۔) فرماتے ہیں کہ ''اور مومن کو سخت سے سخت تکالیف بھی آسان ہی ہوتی ہیں۔ سچ پوچھو تو مومن کی نشانی ہی یہی ہوتی ہے کہ وہ مقتول ہونے کے لئے تیار رہتا ہے۔ اسی طرح اگر کسی شخص کو کہہ دیا جاوے کہ یا نصرانی ہو جا یا قتل کر دیا جائے گا۔ اس وقت دیکھنا چاہئے کہ اس کے نفس سے کیا آواز آتی ہے؟ آیا وہ مرنے کے لئے سر رکھ دیتا ہے یا نصرانی ہونے کو ترجیح دیتا ہے۔ اگر (وہ) مرنے کو ترجیح دیتا ہے تو وہ مومن حقیقی ہے ورنہ کافر ہے۔ غرض ان مصائب میں جو مومنوں پر آتے ہیں اندر ہی اندر ایک لذت ہوتی ہے۔ بھلا سوچو تو سہی کہ اگر یہ مصائب لذت نہ ہوتے تو انبیاء علیہم السلام ان مصائب کا ایک دراز سلسلہ کیونکر گزارتے''۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 2 صفحہ 309-308۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

یہاں تو صحابہ کی جو مثالیں ہیں ان میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی نے ایک ایسی روح پھونک دی تھی کہ جاتے ہوئے بھی یہ کہتے تھے، مرتے ہوئے یہ کہتے تھے جیسا کہ ہم نے سنا کہ کعبہ کے رب کی قسم ہم کامیاب ہو گئے۔ ہم نے خدا کو پا لیا۔ لیکن یہ وہ لوگ تھے جو نیکیاں کرنے والے تھے۔ جن پر جب ظلم کئے جاتے تھے تو اس ظلم کی خاطر قربانیاں دیتے تھے نہ کہ خود ظالم بن کر ظلم کرتے جس طرح کہ آج کل کے بعض گروہوں نے کام شروع کیا ہے اور پھر کہتے ہیں کہ ہم شہید ہو گئے یا شہید ہو جائیں گے تو جنت میں چلے جائیں گے۔ یہ وہ لوگ نہیں تھے۔ یہ لوگ ظلم کے خلاف جنگ کرنے والے تھے۔ ظلم پھیلانے والے نہیں تھے۔

پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن عمرو ایک انصاری صحابی تھے جن کے بارے میں یوں بیان ہوا ہے کہ اُحد کی جنگ میں جاتے ہوئے انہوں نے اپنے بیٹے کو کہا کہ سب سے پہلے مجھے شہادت حاصل ہوگی۔ شاید انہوں نے خواب دیکھی تھی یا اللہ تعالیٰ نے بتایا تھا۔ کہنے لگے کہ میری موت کے بعد تم اپنی بہنوں کا خیال رکھنا۔ ان کی بیٹیاں تھیں۔ اور ایک یہودی سے مَیں نے قرض لیا ہوا ہے۔ وہ قرض میرے کھجور کے باغات میں سے ادا کر دینا جب اس کی آمد آئے گی۔ (صحیح البخاری کتاب الجنائز باب **ھل یخرج المیت من القبر واللحد لعلۃ** حدیث 1351، کتاب المناقب باب علامات النبوۃ حدیث 3580) (عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری جلد 8 صفحہ 244 حدیث 1351 کتاب الجنائز باب **ھل یخرج المیت من القبر واللحد لعلۃ** مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت 2003ء)

یہ تھا اللہ تعالیٰ سے محبت اور تقویٰ، پاکیزگی اور حقوق کی ادائیگی کا معیار۔ جنگ میں جا رہے ہیں۔ جان کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ کوئی فکر نہیں۔ بلکہ اس بات کی خوشی ہے کہ میں شہید ہونے والوں میں سے پہلے شہید کی سعادت پانے والا ہوں یا پاؤں گا۔ یہ خوف نہیں کہ میری جوان بیٹیاں ہیں ان کے حقوق بھی ادا کرنے ہیں۔ ان حقوق کی ادائیگی کے لئے ایک تو توکّل علی اللہ ہے۔ اللہ پر توکل کیا۔ پھر بیٹے کو نصیحت کی کہ اب تم نے گھر کا بڑا بن کر ان فرائض کو پورا کرنا ہے اور بہنوں کا خیال رکھنا ہے۔ اور پھر قرض کی ادائیگی کی بھی فکر ہے کہ یہودی سے قرض لیا ہوا ہے اس کا سامان بھی مَیں تمہیں نہیں کہتا کہ تم اپنی ذات سے کرو بلکہ انشاء اللہ تعالیٰ باغات کی آمد سے ادا ہو جائے گا۔ تمہارے پہ بوجھ نہیں ڈال رہا۔ ہاں ایک فرض سے تمہیں آگاہ کر رہا ہوں۔ ایک اسلامی حکم سے تمہیں آگاہ کر رہا ہوں کہ قرض کی ادائیگی کرنی ضروری ہے

اور قرض اتار کر پھر ہی تم میری جائیداد کے وارث بن سکتے ہو۔ پہلی بات اور پہلا حکم یہی ہے کہ قرض اتارو۔

حضرت عبداللہ کی شہادت اور قربانی کو بھی کس طرح اللہ تعالیٰ نے نوازا۔ اس کا ذکر یوں ملتا ہے کہ حضرت عبداللہ کے بیٹے کو افسردہ دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تعزیت فرمانے کے بعد فرمایا کہ مَیں تمہیں ایک خوش کرنے والی بات بتاتا ہوں۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے باپ کو شہادت کے بعد اپنے سامنے بٹھایا اور فرمایا کہ مجھ سے جو چاہو خواہش کرو مَیں تمہیں عطا کروں گا۔ حضرت عبداللہ نے اپنے رب سے عرض کیا کہ اے میرے خدا! میں نے حقِ بندگی تو ادا نہیں کیا۔ تیرے سامنے خواہش کس منہ سے کروں۔ حالانکہ آپ کے عبادتوں کے معیار تھے، قربانیوں کے معیار تھے۔ لیکن پھر بھی یہ کہہ رہے ہیں کہ مَیں نے تیرا حقِ بندگی تو ادا نہیں کیا۔ اور پھر کس منہ سے تیرے سامنے اپنی خواہش کا اظہار کروں۔ تیرا رحم اور فضل ہے جو عطا کر دے۔ پھر عرض کیا کہ خواہش میری اگر پوچھتا ہے اے اللہ! تو یہی خواہش ہے کہ مجھے تُو پھر دنیا میں لوٹا دے تا کہ مَیں پھر تیرے نبی کے ساتھ ہو کر دشمن کا مقابلہ کروں اور پھر شہید ہو کر آؤں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مَیں یہ فیصلہ کر چکا ہوں جس کو ایک دفعہ موت دے دوں وہ دوبارہ دنیا میں لوٹایا نہیں جاتا۔ (مجمع الزوائد جلد 9 صفحہ 389 حدیث 15756 کتاب المناقب باب فی عبداللہ بن عمروؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت 2001ء) اس لئے یہ خواہش تو پوری نہیں ہو سکتی۔ باقی انشاء اللہ، اللہ چاہتا ہے کہ شہید کا جو مقام ہے وہ تو ملنا ہی ہے۔

اسی طرح ایک اور صحابی حضرت عمروؓ بن جموح کے بارے میں ان کے جذبہ قربانی اور شہادت کا ذکر ملتا ہے کہ وہ اپنے پاؤں کی تکلیف کی وجہ سے لنگڑا کر چلتے تھے۔ کافی تکلیف تھی۔ اس وجہ سے بدر کی جنگ میں ان کے بیٹوں نے ان کے معذور ہونے کی وجہ سے انہیں شامل نہیں ہونے دیا۔ جب اُحد کا موقع آیا اور دشمن نے حملہ کیا۔ کافر لوگ مسلمانوں پر حملہ کرنے کے لئے اکٹھے ہوئے۔ تو انہوں نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ اب تم جو چاہو کر لو مَیں نے اب تمہاری بات نہیں ماننی اور اس میں ضرور شامل ہونا ہے۔ چنانچہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میرے بیٹے میرے پاؤں کی تکلیف کی وجہ سے جنگ میں مجھے شامل ہونے سے روک رہے ہیں۔ لیکن میں آپ کے ساتھ اس جہاد میں شامل ہونا چاہتا ہوں۔ اور عرض کیا کہ خدا کی قسم میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری دلی خواہش پوری کرے گا اور مجھے شہادت عطا فرمائے گا اور میں اپنے لنگڑے پاؤں کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤں گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معذوری کی وجہ سے تم پر جہاد تو فرض نہیں بنتا۔ لیکن اگر تمہاری یہی خواہش ہے، تم یہی خواہش رکھتے ہو تو پھر شامل ہو جاؤ۔ اور بیٹوں کو بھی فرمایا کہ انہیں شامل ہونے دو۔ چنانچہ حضرت عمرو جنگ میں شامل ہوئے اور یہ دعا کرتے تھے کہ اے اللہ! مجھے شہادت عطا کر اور مجھے ناکام و نامراد اپنے گھر کی طرف نہ لوٹانا اور پھر واقعۃً ان کی یہ خواہش پوری بھی ہوئی اور وہ میدان اُحد میں شہید ہوئے۔

(اسد الغابہ جلد 7 صفحہ 689-688 مترجم۔ عمرو بن الجموح مطبوعہ المیزان ناشران و تاجران کتب لاہور)

پس یہ لوگ ایمان میں بڑھے ہوئے تھے۔ یقین میں بڑھے ہوئے تھے۔ کسی بھی صحابی کے واقعہ کو لے لیں۔ وہ اخلاص اور وفا اور خدا تعالیٰ کی خاطر جان کے نذرانے پیش کرنے کے لئے ہمہ وقت تیار رہتے تھے۔

حضرت ابوطلحہ ایک انصاری صحابی تھے جو تیر اندازی میں مشہور تھے۔ احد کی جنگ میں تیر اندازی کرتے ہوئے انہوں نے بڑے جوہر دکھائے۔ (صحیح البخاری کتاب المناقب باب مناقب ابی طلحہ انصاریؓ حدیث 3811)، (صحیح البخاری کتاب المغازی باب اذ ھمت طائِتفان ۔۔۔ الخ حدیث 4064) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ابوطلحہ کے آگے تیر ڈال دو۔ کیونکہ وہ بڑی تیزی سے تیر استعمال کرتے تھے اور ان کے یہ تیر بڑے نشانوں پر لگتے تھے۔ ان کو بھی اُحد کی جنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے ڈھال بن کر کھڑے ہونے کی توفیق ملی۔ یہ انصاری تھے۔ حضرت طلحہ نے تو اپنا ہاتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کے سامنے کیا ہوا تھا۔ اور ابوطلحہ کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے ہو کر شجاعت اور بہادری کے جوہر دکھانے کا موقع ملا۔ (صحیح البخاری کتاب المناقب باب مناقب ابی طلحہ انصاریؓ حدیث 3811) بے خوف اور بے دھڑک خطرناک ترین جگہوں پر کھڑے ہونے کو جنگ کے دوران ترجیح دیتے تھے۔ اس لئے کہ دشمن جو اسلام کو ختم کرنا چاہتا ہے اس کے ساتھ لڑیں۔ اس لئے کہ دنیا میں امن اور سلامتی قائم کر سکوں جیسا کہ میں نے کہا ان لوگوں نے ظلم کرنے کے لئے جنگیں نہیں کیں۔ بلکہ دشمن نے جب حملہ کیا تو پھر بزدلی نہیں دکھائی۔ بلکہ بہادری اور جرأت کے جوہر دکھائے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتیں استعمال کیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ''خدا (تعالیٰ) کی طرف سے جو معلوم ہوتا ہے وہ ہو کر ہی رہتا ہے۔ اَسباب کیا شئے ہے؟ کچھ بھی نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری راہ میں جاؤ گے تو مُرَاغَمًا کَثِیْرًا (النساء: 101) پاؤ گے۔ صحت نیت سے جو قدم اٹھاتا ہے۔ خدا اس کے ساتھ ہوتا ہے بلکہ انسان اگر بیمار ہو تو اس کی بیماری دور ہو جاتی ہے''۔ فرمایا کہ ''صحابہ کی نظیر دیکھ لو۔ دراصل صحابہ کرام کے نمونے ایسے ہیں کہ کُل انبیاء کی نظیر ہیں۔ خدا کو تو عمل ہی پسند ہیں۔ انہوں نے بکریوں کی طرح اپنی جانیں دیں اور ان کی مثال ایسی ہے جیسے نبوت کی ایک ہیکل آدم علیہ السلام سے چلی آتی تھی۔'' (نبوت کی ایک شکل ہے، ایک عظمت ہے جس کو ظاہر صورت میں بتایا جاتا ہے۔ ہمارے مذہب کی تاریخ میں ہمیں حضرت آدم علیہ السلام سے چلی آتی نظر آتی ہے۔) فرماتے ہیں کہ ''مگر صحابہ کرام نے چمکا کر دکھلا دی''۔ (صرف اس کی علمی حیثیت نہیں بتائی بلکہ عمل سے اس کو چمکا کر دکھلا دیا) ''اور بتلا دیا کہ صدق اور وفا اسے کہتے ہیں''۔ آپ فرماتے ہیں ''حضرت عیسیٰ کا تو حال ہی نہ پوچھو۔ موسیٰ (علیہ السلام) کو کسی نے فروخت نہ کیا۔ مگر عیسیٰ کو ان کے حواریوں نے تیس روپے لے کر فروخت کر دیا۔ قرآن شریف سے ثابت ہوتا ہے کہ حواریوں کو عیسیٰ علیہ السلام کی صداقت پر شک تھا جبھی تو مائدہ مانگا اور کہا وَنَعْلَمَ اَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا تا کہ تیرا سچا اور جھوٹا ہونا ثابت ہو جائے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نزولِ مائدہ سے پیشتر ان کی حالت نَعْلَمُ کی نہ تھی۔ پھر جیسی بے آرامی کی زندگی انہوں نے (یعنی صحابہ کرام نے) بسر کی اس کی نظیر کہیں نہیں پائی جاتی''۔ فرماتے ہیں کہ ''صحابہ کرام کا گروہ عجیب گروہ قابلِ قدر اور قابلِ پیروی گروہ تھا۔ ان کے دل یقین سے بھر گئے ہوئے تھے۔ جب یقین ہوتا ہے تو آہستہ آہستہ اوّل مال وغیرہ دینے کو جی چاہتا ہے۔ پھر جب بڑھ جاتا ہے تو صاحبِ یقین خدا کی خاطر جان دینے کو تیار ہو جاتا ہے''۔ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 42۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

یہ یقین بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی کی وجہ سے ہر وقت بڑھتا ہی چلا جا رہا تھا۔ ان صحابہ کے عام روز کے معاملات بھی عشق رسول کے عجیب نظارے دکھاتے ہیں۔ ان کی کوشش ہوتی تھی کہ کس طرح کوئی موقع ملے اور ہم اپنی محبت کا اظہار کریں۔

حضرت عبداللہ بن عَمرو کے بارے میں آتا ہے کہ وہ ہر وقت اس فکر میں رہتے تھے کہ کس طرح عام حالات میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت و وفا کا اظہار کریں۔ روایت میں آتا ہے کہ ایک دفعہ اپنے بیٹے حضرت جابر کے ہاتھ گھر میں پکی ہوئی کوئی میٹھی چیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھجوائی۔ جب وہ واپس آئے تو بیٹے سے پوچھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ ارشاد فرمایا تھا؟ انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جابر گوشت لائے ہو۔ اس پر حضرت عبداللہ بن عمرو نے کہا کہ میرے آقا کو گوشت کی خواہش ہے۔ اسی وقت گھر کی ایک بکری ذبح کی اور پھر گوشت بھون کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھجوایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے خاندان کو بھی دعا سے نوازا۔

(الجامع لشعب الایمان جلد 8 صفحہ 63-62 حدیث 5503 مطبوعہ مکتبۃ الرشد ناشرون ریاض 2003ء)

صحابہ کو شروع میں اپنے قریبی رشتہ داروں کو بھی تبلیغ کرنے میں بڑی دقّتیں پیش آتی تھیں۔ کہیں بیٹا مسلمان ہوا اور باپ نہیں تو مشکلات ہیں۔ کہیں کوئی اَور کمزور رشتہ دار مرد یا عورت مسلمان ہوا تو دوسرے بڑے رشتہ دار تنگ کر رہے ہیں یا وہ ناپسندیدگی کا اظہار کرتے تھے۔ حضرت عمرو بن جموح سے پہلے ان کے بیٹے نے بیعت کر لی تھی۔ باپ مشرک تھا۔ باپ کو تبلیغ کرنے کے لئے جب اور کوئی رستہ نہیں دیکھا، وہ مانتے نہیں تھے تو بیٹے نے یہ راستہ نکالا کہ اپنے باپ کا وہ بُت جو گھر میں بڑا سجا کر رکھا گیا تھا اسے رات کو اٹھا کر کوڑے کے گڑھے میں پھینک دیا۔ عمرو بن جموح دوبارہ تلاش کر کے اپنے گھر میں اس کو لے آئے اور بڑے غصہ سے کہا کہ اگر مجھے پتا چل جائے کہ کس نے میرے بت کے ساتھ یہ سلوک کیا ہے تو میں اسے بڑی عبرتناک سزا دوں۔ اگلے دن پھر بیٹا اپنے باپ کے بت کے ساتھ وہی سلوک کرتا اور کسی گڑھے میں پڑا ہوا وہ بت ملتا۔ آخر ایک دن انہوں نے یعنی عمرو نے اس بت کو خوب صاف کیا اور سجایا اور ساتھ اپنی تلوار رکھ دی اور اس بت کو کہا کہ مجھے نہیں پتا لگتا کہ کون تمہارے ساتھ یہ حرکتیں کر رہا ہے۔ لیکن اب میں تلوار بھی تمہارے ساتھ رکھ رہا ہوں اب اپنی حفاظت تم خود کر لینا۔ اگلے دن جب دیکھا تو بت پھر غائب تھا۔ تلاش کرنے پر ایک گند کے ڈھیر پر ایک مردہ کتے کے گلے میں بندھا ہوا ملا۔ عمرو یہ دیکھ کر سوچ میں پڑ گئے کہ وہ بت جسے میں نے خدا بنا رکھا ہے اس میں تو اتنی ہمت بھی نہیں ہے کہ تلوار پاس ہونے کے باوجود اپنا دفاع کر سکے تو اس نے میری حفاظت کیا کرنی ہے۔ چنانچہ انہوں

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

نے بت کو مخاطب کر کے کہا کہ اگر تم سچے خدا ہوتے تو یوں کتے کے گلے میں نہ پڑے ہوئے ہوتے۔ پس میں بلند و برتر اللہ کی تعریف کرتا ہوں جو رزق عطا کرنے والا اور انصاف کرنے والا ہے۔ کہتے ہیں کہ یہ انصار میں سب سے آخر میں اسلام قبول کرنے والے عمرو بن جموح ہی تھے۔

(اسد الغابہ جلد 7 صفحہ 688 مترجم مطبوعہ المیز ان ناشرون وتاجران کتب لاہور)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے صحابہ سے محبت کا جو انداز تھا اور پھر جس طرح آپ کی قوت قدسی سے اللہ تعالیٰ سے ان صحابہ کا تعلق پیدا ہوا اور پھر خدا تعالیٰ بھی بعض دفعہ ان صحابہ کو براہ راست نوازتا تھا یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے توسّط سے ان کو نوازتا تھا۔ اس کا ذکر بھی صحابہ کے مقام و مرتبہ کا پتا دیتا ہے۔

حضرت اُبیؓ بن کعب کا تعلق باللہ کا بھی ایک خاص مقام تھا۔ بخاری میں بھی یہ روایت آتی ہے کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں تجھے قرآن پڑھ کر سناؤں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے اپنے صحابی کو کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے یہ کہا ہے کہ میں تمہیں قرآن پڑھ کر سناؤں۔ حضرت اُبیؓ بن کعب حیرانی سے پوچھنے لگے کہ کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام لے کر فرمایا ہے۔ اس خدا نے جو سارے جہان کا مالک ہے میرا نام لے کر کہا ہے کہ مجھے قرآن سنایا جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں تمہارا نام لے کر کہا ہے۔ اس پر اُبیؓ بن کعب شدت جذبات سے رونے لگے۔ بہرحال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں لَمۡ یَکُنِ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا کی سورۃ پڑھ کر سنائی۔ یعنی سورۃ اَلۡبَیِّنَۃ۔ (صحیح البخاری کتاب تفسیر القرآن باب کَلَّا لئن لم ینتہ ... الخ حدیث 4961-4960) جب کسی نے ایک دفعہ بعد میں اُبیؓ بن کعب سے پوچھا کہ آپ تو یہ بات سن کر بہت خوش ہوئے ہوں گے۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ جب اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کو دیکھ کر اور یاد کر کے خوش ہوا کرو تو میں خوش کیوں نہ ہوتا۔ (اسد الغابہ مترجم جلد 1 صفحہ 111 ابی بن کعبؓ مطبوعہ المیز ان ناشران وتاجران کتب لاہور) حضرت اُبیؓ بن کعب فہمِ قرآن بھی بہت رکھتے تھے۔ ایک موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا۔ (یہ دو تین ہفتے پہلے بھی مَیں ایک خطبہ کے دوران بیان کر چکا ہوں) کہ قرآن کریم کی کون سی آیت ایسی ہے جسے سب سے عظیم کہا جائے؟ تو انہوں نے پہلے تو یہی کہا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصرار پر عرض کی کہ آیۃ الکرسی ایسی ہے جسے عظیم کہنا چاہئے۔ آیۃ الکرسی کے ضمن میں مَیں نے یہ روایت بھی بیان کی تھی۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر بڑی خوشنودی کا اظہار فرمایا اور فرمایا کہ اے اُبیؓ! اللہ تعالیٰ تیرا علم مبارک کرے۔ واقعی آیت الکرسی ہی قرآن کریم کی عظیم آیت ہے۔ (سنن ابوداؤد کتاب الوتر باب ما جاء فی آیۃ الکرسی حدیث 1460) ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات کے سال ان کے ساتھ سارے قرآن کا دَور کیا۔ (کنز العمال جلد 13 صفحہ 266 حدیث 36779 مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت 1985ء) حضرت عمر کی اجازت سے آپ لوگوں کو قرآن کریم کا علم سکھایا کرتے تھے۔ تفسیر بتایا کرتے تھے۔

(صحیح البخاری کتاب صلاۃ التراویح باب فضل من قام رمضان حدیث 2010)

تو یہ تھے وہ صحابہ جو ترقی کرتے کرتے اپنے انتہائی مقام کو پہنچے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ”چونکہ ترقی تدریجاً ہوتی ہے اس لئے صحابہ کی ترقیاں بھی تدریجی طور پر ہوئی تھیں“۔ فرماتے ہیں کہ ”آپ صحابہ کو دیکھ کر (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کو دیکھ کر) چاہتے تھے کہ پوری ترقیات پر پہنچیں۔ لیکن یہ عروج ایک وقت پر مقدر تھا“۔ (یعنی تدریجی ہوتا ہے) ”آخر صحابہ نے وہ پایا جو دنیا نے کبھی نہ پایا تھا اور وہ دیکھا جو کسی نے نہ دیکھا تھا“۔

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 52۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک موقع پر صحابہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ”صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانہ کو اگر دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ بڑے سیدھے سادے تھے جیسے کہ ایک برتن قلعی کروا کر صاف اور ستھرا ہو جاتا ہے۔ ایسے ہی ان لوگوں کے دل تھے جو کلام الٰہی کے انوار سے روشن اور کدورت نفسانی کے زنگ سے بالکل صاف تھے۔ گویا قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ زَکّٰھَا کے سچے مصداق تھے“۔ (ملفوظات جلد 6 صفحہ 15۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ ”صحابہ نے اس قدر صدق دکھایا اور انہوں نے نہ صرف بُت پرستی اور مخلوق پرستی سے ہی منہ موڑا“ (نہ صرف بت پرستی سے اور مخلوق پرستی سے یعنی لوگوں کو پوجنے سے اور لوگوں کی خوش آمدیں کرنا یا ان کی منّتیں کرنا یہ بھی پوجنا ہی ہوتا ہے۔) ”بلکہ درحقیقت ان کے اندر سے دنیا کی طلب ہی مسلوب ہو گئی اور وہ خدا کو دیکھنے لگ گئے۔ وہ نہایت سرگرمی سے خدا تعالیٰ کی راہ میں ایسے فدا تھے کہ گویا ہر ایک ان میں سے ابراہیم تھا“۔

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 137۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر فرمایا کہ ”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک جسم کی طرح ہیں اور (آپ کے) صحابہ کرامؓ آپ کے اعضاء ہیں“۔ (ملفوظات جلد 6 صفحہ 279۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح رنگ میں صحابہ کے مقام کو بھی پہچاننے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کے نمونوں پر چلتے ہوئے اپنے اخلاص و وفا کو بھی بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

☆...☆...☆

”پھر چلے آتے ہیں یارو زلزلہ آنے کے دن“

سنہ 2018ء زلزلوں کا سال ہے

ڈاکٹر طارق احمد مرزا۔ آسٹریلیا

مشہور زمانہ ٹائم میگزین نے گزشتہ برس نومبر (2017) میں یہ خبر دی تھی کہ سائنسدانوں کے مطابق سنہ 2018ء میں پوری دنیا میں کثیر تعداد میں زلزلے آنے کی توقع ہے یہاں تک کہ یہ سال زلزلوں کا ہی سال کہلائے جانے کا مستحق ہوگا۔ سائنسدانوں کے نزدیک اس کا بڑا سبب یہ ہے کہ زمین کی اپنی محور پہ ہونے والی دَوری حرکت میں معمولی سی سستی واقع ہوئی ہے جس کے اثرات نئے سال میں جا کر نمایاں ہوں گے۔ میگزین کے مطابق سائنسدان عموماً مستقبل میں آنے والے زلزلوں کے محل وقوع کا بھی اندازہ کر کے بتا دیا کرتے ہیں لیکن اس مرتبہ انہوں نے اس حوالے سے معذوری کا اظہار کیا ہے۔ تاہم گمان یہی کیا جا رہا ہے کہ زیادہ تر یہ زلزلے زمین کے ایکویٹر (Equator) پہ واقع ممالک میں آئیں گے۔ سائنسدانوں نے اعتراف کیا ہے کہ وہ گزشتہ 117 برسوں میں زلزلوں کی معیّن پیشگوئی کرنے کی صلاحیت میں انتہائی معمولی سی (Tiny) ہی کامیابی حاصل کر سکے ہیں۔

(بحوالہ http://time.com/5031607/ earthquake-predictions-2018)

ماہرین ارضیات کے ریکارڈ شدہ اعداد و شمار کے مطابق تادم تحریر (فروری 2018ء کے پہلے ہفتہ تک) کرۂ ارض میں 800 سے زائد زلزلے آ بھی چکے ہیں۔ ان میں سے تازہ ترین بڑا زلزلہ 31 جنوری 2018ء کو پاکستان اور افغانستان میں آیا جس کے جھٹکے ایک طرف چین اور روس تو دوسری طرف مشرق وسطیٰ تک محسوس کئے گئے۔ زلزلہ کی شدت 6.1 ڈگری کی تھی۔ اس سے قبل 23 جنوری کو امریکہ میں زلزلہ آیا تھا جس کی شدت 7.9 درجہ کی اور 10 جنوری کو ہنڈوراس میں آنے والے زلزلے کی شدت 7.5 جبکہ 14 جنوری کو پیِرو میں آنے والے زلزلے کی شدت ریکٹر سکیل پر 7.1 درجہ کی تھی۔

ان زورآور زلزلوں کے علاوہ امسال دنیا میں چھ تا سات ڈگری شدت کے 11 زلزلے، پانچ تا چھ ڈگری شدت کے 120 زلزلے اور چار تا پانچ ڈگری شدّت کے 704 زلزلے آ چکے ہیں۔

صرف امریکہ میں دو اور تین فروری 2018ء کو یعنی دو دنوں میں سات زلزلے آئے جن کی شدت اڑھائی تا چار ڈگری کی تھی۔

(https://earthquake.usgs.gov/ earthquakes/map/)

اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر امامِ آخرالزمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے زلزلوں کی آمد کو اپنی بعثت سے جُڑے ایک انذاری اور جلالی نشان کے طور پر پیش فرمایا تو ساتھ ہی اللہ تعالیٰ سے ہی الہام پا کر زلزلوں کے بداثرات سے محفوظ رہنے کی مندرجہ ذیل دعا بھی سکھلائی:

رَبِّ لَا تُرِنِیۡ زَلۡزَلَۃَ السَّاعَۃِ۔ رَبِّ لَا تُرِنِیۡ مَوۡتَ اَحَدٍ مِّنۡھُمۡ

یعنی اے رب مجھے زلزلہ کی گھڑی نہ دکھا۔ اے رب مجھے ان میں سے کسی کی موت نہ دکھا۔ (تذکرہ)۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو زلزلوں اور ان سے وابستہ مضرّات سے محفوظ و مامون رکھے اور لوگوں کو وقت کے امام کی شناخت اور اطاعت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

☆...☆...☆

بقیہ: نماز جنازہ حاضر و غائب... از صفحہ نمبر 2

صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، نرم مزاج، ہمدرد، نہایت شفیق اور خدمت کا جذبہ رکھنے والے انسان تھے۔ کراچی میں اپنے حلقہ میں سیکرٹری تحریک جدید اور سیکرٹری تعلیم القرآن کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مجلس انصار اللہ کے مختلف عہدوں پر بھی خدمت بجا لاتے رہے۔ چندہ جات میں باقاعدہ تھے۔

9۔ مکرمہ امۃ النصیر مرزا صاحبہ اہلیہ مکرم نثار احمد قریشی صاحب (دارالصدر شرقی الف ربوہ)

20 اکتوبر 2017ء کو 71 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ نے لمبا عرصہ اپنے حلقہ اور لجنہ اماء اللہ مرکزیہ و مقامی میں مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ 2009ء سے تاحال بطور سیکرٹری اصلاح وارشاد و نائب صدر دوم لجنہ مقامی ربوہ خدمت بجا لا رہی تھیں۔ 20 سال سے زائد عرصہ تک بہت سے بچوں کو قاعدہ یسرنا القرآن اور قرآن کریم ناظرہ و باترجمہ پڑھانے کی توفیق پائی۔ آپ اُن چار خوش نصیب خاندانوں کا ایک فرد تھیں جن کو حضرت مصلح موعودؓ نے ارشاد فرمایا تھا کہ وہ ربوہ میں قیام کریں اور ربوہ کی آبادکاریوں کی بنیاد ڈالیں۔ خدمت سلسلہ کا جذبہ رکھنے والی بہت نیک خاتون تھیں۔ آپ مکرم مرزا عبدالرشید صاحب سیکرٹری ضیافت یُوکے کی ہمشیرہ اور مکرم مرزا ناصر محمود صاحب ابن مکرم مرزا اظہر احمد صاحب کی ساس تھیں۔

10۔ مکرم مبشر احمد صاحب ابن مکرم بشارت احمد بھٹی صاحب (چھنی جاناں ضلع حافظ آباد)

24 نومبر 2017ء کو بوجہ ایکسیڈنٹ موقعہ پر ہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ پر اور آپ کے والد پر جماعت کی خاطر بہت تشدد ہوتا رہا ہے اور ایک مقدمہ میں آپ کو گرفتار بھی کر لیا گیا تھا۔ ان تمام حالات میں آپ ثابت قدم رہے۔ آپ کی شادی 2012ء میں مکرم نسیم احمد بٹ صاحب شہید سمن آباد فیصل آباد کی بیٹی کے ساتھ ہوئی تھی۔ آپ ضعیف العمر والد صاحب کا واحد سہارا تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے لندن کی مقامی مجالس عاملہ کی تیسری ملاقات

(رپورٹ: نسیم احمد باجوہ۔ مبلغ سلسلہ لندن)

لندن کی مقامی مجالس عاملہ کے اراکین اللہ تعالیٰ کے شکر کے ساتھ ساتھ اپنے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے انتہائی ممنون ہیں کہ آپ اپنی بے شمار مصروفیات کے باوجود ہماری عاجزانہ درخواست کو قبول فرماتے ہوئے ان دنوں ملاقاتوں کا شرف بخش رہے ہیں۔ جزاہ اللہ تعالیٰ۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضور انور کو ہر لحہ صحت و عافیت سے رکھے اور آپ کے جملہ مقاصد عالیہ کو کامیاب و بابرکت فرمائے۔ آمین

مؤرخہ 28 جنوری 2018ء بروز اتوار حضور انور نے محمود ہال ملحق مسجد فضل لندن میں اپسم (Epsom)، مالڈن مینر (Malden Manor) اور ووسٹر پارک (Worcester Park) کی جماعتوں کی مجالس عاملہ کے 61 اراکین کو شرف ملاقات بخشا۔ ان جماعتوں کے صدران بالترتیب مکرم مبارک احمد صدیقی صاحب، مکرم میجر (ریٹائرڈ) خلیل احمد ناصر صاحب اور مکرم ظفر منصور ملک صاحب ہیں۔ حضور انور کی اجازت سے مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت یُوکے، مکرم نصیر دین صاحب ریجنل امیر لندن بی اور خاکسار نسیم احمد باجوہ ریجنل مشنری لندن B کو بھی شمولیت کی توفیق ملی۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔ یہ ملاقات پونے چار بجے سے ساڑھے چار بجے تک جاری رہی۔

کرسئ صدارت پر تشریف فرما ہونے کے بعد حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آج کون کونسی جماعتوں کی مجالس عاملہ موجود ہیں۔ خاکسار نے عرض کیا: اپسم، مالڈن مینر اور ووسٹر پارک کی جماعتوں کی مجالس عاملہ ہیں۔

دائیں طرف سے آغاز کرتے ہوئے حضور انور نے مالڈن مینر کے اراکین سے دریافت فرمایا کہ سیکرٹری صاحب تربیت کون ہیں؟ پھر حضور انور نے دریافت فرمایا کہ نماز باجماعت کے آپ کے پاس کتنے سنٹر ہیں؟ عرض کیا گیا: مقامی طور پر ایک گھر میں ایک سنٹر ہے۔ اس کے علاوہ بعض لوگ مسجد فضل اور بعض بیت الفتوح جا کر نماز پڑھتے ہیں۔

پھر فرمایا: عاملہ کے اراکین میں سے فجر اور عشاء کتنے باجماعت پڑھتے ہیں؟ عرض کیا گیا کہ 21 اراکین میں سے 10 باقاعدہ ہیں۔

فرمایا: باقی 11 کو کیا ہے؟ عرض کیا گیا کہ اُن کو بھی باقاعدہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ فرمایا: اگر عاملہ کو باقاعدہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں تو باقی لوگوں کا کیا حال ہوگا۔

امانتوں کے حق ایسے ادا کریں کہ مسجد میں نمازیں پڑھیں

مالڈن مینر کے ایک رُکن عاملہ سے حضور نے دریافت فرمایا کہ آپ کے پاس کیا کام ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ میرے پاس امین کا عہدہ ہے۔ فرمایا: عہدہ نہیں، خدمت۔ پھر فرمایا: امانتوں کا حق ایسے ادا کریں کہ مسجد میں پانچوں نمازیں پڑھیں۔ انہوں نے عرض کیا: میرا گھر ہی صلوٰۃ سینٹر ہے۔ فرمایا: کام کیا کرتے ہیں؟ عرض کیا: الیکٹریکل انجینئر ہوں۔ فرمایا: ایکسرسائز (ورزش) بھی کیا کریں۔

پھر حضور نے خدام کے قائد سے دریافت فرمایا: فجر اور عشاء میں آپ کی عاملہ کے کتنے افراد آتے ہیں؟ اسی طرح انصاراللہ کے زعیم صاحب سے بھی یہی دریافت فرمایا۔ انہوں نے جو تعداد بیان کی اس پر فرمایا: پچاس فیصد سے کم ہیں۔

عاملہ کی نماز باجماعت کا جائزہ عاملہ کی میٹنگ میں لے لیا کریں

اپسم جماعت کے صدر صاحب نے عرض کیا کہ خدا کے فضل سے حضور انور کے ساتھ ملاقاتوں کے بعد نماز باجماعت پڑھنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔ فرمایا: سیکرٹری تربیت کون ہیں؟ پھر سیکرٹری تربیت سے دریافت فرمایا کہ آپ کے پاس صلوٰۃ سینٹر کتنے ہیں؟ عرض کیا: چار صلوٰۃ سینٹر ہیں۔ فرمایا: مجھے عاملہ کی فکر ہے باقی خود ٹھیک ہوجائیں گے۔ پھر فرمایا: عاملہ کے کتنے افراد فجر باجماعت میں باقاعدہ ہیں؟

اسی طرح حضور انور نے قائد صاحب خدام الاحمدیہ اور زعیم صاحب انصاراللہ سے عاملہ کے اراکین کی کُل تعداد اور نماز باجماعت میں آنے والوں کی تعداد دریافت فرمائی اور پھر فرمایا: جماعت اور ذیلی تنظیموں کے عاملہ کے اجلاسات میں عاملہ کی نماز باجماعت کا جائزہ لے لیا کریں۔

اراکین عاملہ کو داڑھی رکھنی چاہئے

ایک جماعت کی عاملہ کے اراکین کو دیکھ کر فرمایا: بہت سے اراکین عاملہ بغیر داڑھی کے ہیں۔ اب عمر بھی بڑی ہوگئی، اب کیا فکر ہے؟

اس کے بعد ووسٹر پارک جماعت کے سیکرٹری تربیت سے دریافت فرمایا کہ آپ کے کتنے صلوٰۃ سینٹر ہیں؟ عرض کیا: ایک ہے۔ اس کے علاوہ بعض افراد مسجد فضل اور بیت الفتوح میں نماز کے لئے جاتے ہیں۔

فرمایا: عاملہ کا کیا حال ہے؟ عرض کیا: سات آٹھ اراکین باقاعدہ ہیں۔ بعض کو صبح کام پر جلدی جانا ہوتا ہے۔ فرمایا: فجر پڑھ کر جاسکتے ہیں۔

پھر قائد صاحب اور زعیم صاحب سے بھی عاملہ کی نماز باجماعت کی حاضری کے متعلق دریافت فرمایا اور فرمایا: 47 فیصد سے کم ہے۔ نیز فرمایا: اگر عاملہ باقاعدہ ہوجائے تو باقی بھی ہوجائیں گے۔ فرمایا: مسجد فضل میں باہر سے بہت مہمان آتے رہتے ہیں اس لئے پردہ پوشی ہوجاتی ہے۔

ہر دو ماہ بعد عشرۂ صلوٰۃ منایا کریں جو عبادت کی طرف آجائے گا وہ اِنفاق فی سبیل اللہ بھی کرے گا

ووسٹر پارک کے صدر صاحب نے عرض کیا کہ نیشنل سیکرٹری صاحب تربیت اور مربی صاحب نے مل کر عشرہ تربیت ووسٹر پارک میں منایا ہے اور احباب جماعت کے گھروں میں بھی جا کر نماز باجماعت کی تاکید کرتے رہے ہیں اور نماز کی حاضری بھی بہتر ہوئی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ مَیں نے پچھلی میٹنگ میں کہا تھا کہ ہر دو ماہ بعد عشرۂ صلوٰۃ منایا کریں تو اس سے حاضری بڑھے گی۔ نیز فرمایا: جو عبادت کی طرف آجائے گا وہ انفاق سبیل اللہ بھی کرے گا۔ اپسم کے صدر صاحب نے عرض کیا کہ گزشتہ دنوں ہمارے ہاں تبلیغ ٹریننگ کلاسیں ہوئیں اس کے نتیجہ میں 50 تک حاضری ہوگئی جبکہ اس سے پہلے بہت کم حاضری تھی۔

حضور انور نے فرمایا: خلیفہ رابعؒ فرمایا کرتے تھے کہ بیعت کرنے والے پر بیعت کروانے والے کی چھاپ ہوتی ہے اس لئے اگر تبلیغ کرنے والے نمازی ہوں گے تو ان کے ذریعے بیعت کرنے والے بھی نمازی ہوں گے۔

نیز ایک سوال پر فرمایا: ٹیکسی ڈرائیورز کام کے دوران اپنے سٹیشن پر مل کر باجماعت نماز پڑھ لیا کریں۔ اسے بھی نماز باجماعت ہی شمار کریں۔

پھر فرمایا: بعض لوگ سردیوں میں کہتے ہیں فجر کی نماز دیر سے ہوتی ہے اور کام پر جانا ہوتا ہے اس لئے نماز باجماعت پر نہیں آسکتے۔ اور گرمیوں میں کہتے ہیں نماز بہت صبح ہوتی ہے، نیند کا پورا موقع نہیں ملتا اس لئے نماز باجماعت کے لئے نہیں آسکتے۔ اس طرح کے بہانے درست نہیں۔

تبلیغ کے لئے عاملہ کو فعّال کریں

مالڈن مینر کے سیکرٹری تبلیغ سے حضور انور نے کام دریافت فرمایا: انہوں نے عرض کیا: چار بیعتوں کا ٹارگٹ تھا۔ ایک بیعت ہوئی ہے۔ پھر عرض کیا: گزشتہ سال حضور انور نے فرمایا تھا کہ ہر احمدی اپنے 10 ہمسایوں سے رابطہ قائم کرے۔ اس پر عمل کیا ہے خاص طور پر کرسمس اور نئے سال پر ہمسایوں کو تحفے دیئے گئے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: عاملہ کو تبلیغ کے کام کے لئے فعّال کریں۔ اپسم کے سیکرٹری تبلیغ نے عرض کیا کہ ایک ریلوے سٹیشن کے ساتھ ایک KIOSK کرائے پر مل رہا ہے، انشاء اللہ عنقریب مل جائے گا اور وہاں ہمارا مستقل تبلیغی سٹال لگا کرے گا۔

اسی طرح یہ بھی عرض کیا کہ کل امپیریل کالج میں ہمارے ایک احمدی ڈاکٹر لیکچر دے رہے ہیں، دعا کی درخواست ہے۔ فرمایا: ڈاکٹر عرفان دے رہے ہیں؟ موصوف نے عرض کیا: جی حضور۔ فرمایا: کچھ احمدیوں کو بھی لے جائیں تا کہ وہ بھی فائدہ اٹھاسکیں۔ نیز حضور نے دریافت فرمایا: میڈیکل کالج میں کتنے احمدی زیر تعلیم ہیں؟ عرض کیا: چھ ہیں۔

قریب کے علاقے میں بھی تبلیغ کریں

اپسم کے سیکرٹری صاحب تبلیغ نے عرض کیا کہ ہمارے داعیین الی اللہ زیادہ تر انفرادی طور پر تبلیغ کرتے ہیں۔ ہمارا چار بیعتوں کا ٹارگٹ تھا جو پورا ہوگیا ہے۔ یہ بھی بتایا کہ یہ بیعتیں دُور کے علاقے میں انٹرنیٹ کے ذریعہ ہوئی ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ اپنے قریبی علاقے میں بھی تبلیغ کریں کیونکہ قریبی علاقے کی بیعتوں کو سنبھالنا آسان ہوتا ہے۔ عرض کیا گیا کہ دو بیعتیں قریب کے علاقے سے ہیں۔ ایک پاکستانی تعلیم یافتہ نوجوان کی بیعت کے متعلق عرض کیا گیا کہ وہ جلسہ سالانہ میں شامل ہوئے اور اس سے متأثر ہو کر انہوں نے بیعت کرلی۔ اب وہ اپنی بیوی کو بھی تبلیغ کر رہے ہیں ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

تبلیغی رابطوں اور نومبایعین کو اپنے مربیان سے بھی ملائیں

ووسٹر پارک کے سیکرٹری تبلیغ نے عرض کیا کہ ہم Weybridge کے علاقے میں چھ لائبریریوں میں تبلیغی نمائش کر چکے ہیں اور حضرت مسیح موعودؑ کی بڑی تصویر بھی لگائی جو لوگوں کی دلچسپی کا خاص مرکز رہی۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "Jesus in India" اور "A gift to Queen" بھی لوگ بہت دلچسپی سے لیتے رہے۔

حضور نے دریافت فرمایا: کیا مربی صاحب کو بھی ساتھ لے کر گئے ہیں؟ عرض کیا گیا: دو دفعہ لے کر گئے ہیں اور لائبریرین سے ملاقات کرائی اور لائبریری کو قرآن کریم اور دیگر لٹریچر بطور تحفہ دیا گیا۔

صدر صاحب ووسٹر پارک نے عرض کیا کہ لجنہ کے ذریعہ ایک انگریز خاتون نے بھی بیعت کی ہے اور اس کے دو بچے بھی ہیں۔ حضور نے دریافت فرمایا: مربی صاحب سے ملایا ہے؟ عرض کیا گیا: جی حضور۔

موصیوں کو نماز باجماعت کا پابند ہونا چاہئے

مالڈن مینر جماعت کے سیکرٹری وصایا سے حضور انور نے دریافت فرمایا: کتنے موصی ہیں؟ عرض کیا گیا 62۔ پھر حضور نے اپسم جماعت سے دریافت فرمایا: آپ کے کتنے موصی ہیں؟ عرض کیا گیا 83۔ پھر ووسٹر پارک کے صدر صاحب سے دریافت فرمایا: آپ کے موصی کتنے ہیں؟ عرض کیا 71۔

فرمایا: تینوں جماعتوں کے موصیان کی تعداد 216 بنتی ہے۔ ان سب کو نماز باجماعت کا پابند ہونا چاہئے کیونکہ صرف چندہ دینا کسی کو موصی نہیں بناتا بلکہ نماز بھی ضروری ہے۔ فرمایا: اس سلسلہ میں لجنہ اور خدام سے بھی مدد لیں اور اس غرض کے لئے ان کی ٹیم بنائیں۔

یہاں دورانِ گفتگو حضور انور نے ڈپٹی نذیر احمد صاحب کی کتاب 'توبۃ النصوح' کا بھی ذکر فرمایا کہ ایسے لگتا ہے جیسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کو پڑھ کر انہوں نے اسے لکھا ہے۔ صدر صاحب اپسم نے کتاب کا خلاصہ بتانے کی درخواست کی۔ پہلے تو فرمایا کہ خود پڑھیں اور پھر خلاصہ میں بتایا کہ قصّہ کے رنگ میں بتایا ہے کہ ایک گھر کا سربراہ ہیضہ کی وجہ سے قریب المرگ تھا۔ پھر بچ گیا تو اس نے اپنے سب بیوی بچوں کو بلایا اور انہیں نصائح کیں اور ان نصائح کا ایک حصہ یہ ہے کہ بڑوں کو سمجھانا مشکل ہوتا ہے اس لئے تربیت بچپن میں ہونی چاہئے۔ اور جب بچے بڑے ہوجائیں تو خاص طور پر مردوں کو تربیت کے کام میں حصہ لینا چاہئے۔

ایک جرمن احمدی لڑکی کا واقعہ قبولیت دعا

صدر صاحب اپسم جماعت نے عرض کیا کہ پچھلے دنوں ایک خاتون وکیل احمدی ہوئیں۔ ان سے پوچھا گیا کہ آپ کیسے احمدی ہوئیں؟ انہوں نے کہا کہ ایک دفعہ مَیں پوسٹ آفس گئی۔ لائن میں کھڑی تھی وہیں ایک احمدی خاتون سے تعارف ہوا۔ انہوں نے MTA کا چینل نمبر 787 دیا اور اسے سننے کا کہا۔ اس کے بعد پیِس کانفرنس میں شامل ہوئی۔ چنانچہ حضور کے خطبات MTA پر سُن کر اور پیِس کانفرنس پر حضور کا خطاب سننے کے بعد جماعت میں شامل ہونے کا فیصلہ کرلیا۔

اس پر حضور انور نے ایک جرمن احمدی لڑکی کا قبولیت دعا کا واقعہ سنایا۔ فرمایا: پانچ چھ سال پہلے وہ احمدی ہوئی۔ اس کے بعد ایک دفعہ اپنے والد کے ساتھ کار میں سفر پر جا رہی تھی۔ تیز بارش شروع ہوگئی اور اچانک گاڑی بھی خراب ہوگئی۔ اس کا باپ دہریہ تھا۔ کار کی خرابی کی وجہ

سے Recovery والوں کو فون کیا۔ انہوں نے کہا: تین گھنٹے کے بعد آئیں گے، اس سے پہلے نہیں آسکتے۔ احمدی لڑکی نے باپ کو کہا نماز کا وقت ہو گیا ہے، کیا مَیں نماز پڑھ سکتی ہوں؟ باپ نے کہا: دعا کرو بارش رُک جائے۔ جرمن احمدی لڑکی کہتی ہیں کہ مَیں نے دعا کی کہ اے اللہ! میرا باپ دہریہ ہے، اسے معجزہ دکھا۔ چنانچہ اسی وقت بارش رُک گئی اور دوسری طرف Recovery Van تین گھنٹے کی بجائے تیس منٹ میں ہی آ گئی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے انہیں قبولیتِ دعا کا معجزہ دکھا دیا۔

فرمایا: اس واقعہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ **نمازوں کی عادت ڈالیں گے تو اللہ تعالیٰ قبولیتِ دعا کے معجزے بھی دکھائے گا۔**

یورپین لوگوں کے قبولیت دعا کے واقعات بھجوائیں

حضورانور نے فرمایا: بعض لوگ کہتے ہیں کہ صرف افریقہ کے ہی قبولیتِ دعا کے واقعات سنائے جاتے ہیں۔ فرمایا: یورپین لوگ واقعات بتاتے نہیں۔ اب مَیں نے سیکرٹری نومبایعین جوناتھن کو کہا ہے کہ واقعات اکٹھے کریں۔

نیز فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا ہے کہ خدا کو ماننے والے زیادہ تر غرباء میں ہی ہوتے ہیں۔ سب کچھ میسر ہو تو اکثر لوگوں کو خدا یاد نہیں رہتا۔ حضور نے فرمایا کہ کسی کو بھی یورپین احمدیوں کے قبولیتِ احمدیت کے واقعات معلوم ہوں تو وہ مجھے بھجوادیں۔ اسی طرح ان کے قبولیتِ دعا کے واقعات بھی بھجوادیں۔

صدر صاحب اپسم جماعت نے عرض کیا کہ اب سوشل میڈیا نے دکھا دیا ہے کہ اگر پُرامن اسلام دیکھنا چاہتے ہو تو جماعت احمدیہ کو دیکھو۔ اس پر حضورانور نے فرمایا کہ اس وجہ سے مخالفین نے ختم نبوت کے نام پر جھوٹا پراپیگنڈا جماعت کے خلاف شروع کیا ہے لیکن تعلیم یافتہ طبقے کو حقیقت معلوم ہے اس لئے انہوں نے اس طرف کوئی خاص توجہ نہیں کی۔

احمدیوں کا قرآن وہی ہے جو غیراحمدیوں کا ہے

صدر صاحب مالڈن میئر (ریٹائرڈ) میجر خلیل صاحب سے حضور نے دریافت فرمایا: کیا آپ نے کسی جنگ میں حصہ لیا؟ انہوں نے عرض کیا 1971ء کی جنگ میں حصہ لیا اور بنگلہ دیش میں اڑھائی سال قید بھی کاٹی۔ نیز انہوں نے بتایا کہ قید کے دوران میرے والد صاحب نے بذریعہ ڈاک مجھے قرآن کریم بھجوایا۔ مَیں نے وہ قرآن کریم اپنے ایک غیراحمدی مسلمان افسر کو دیا۔ وہ اس کو پڑھ کر بڑا حیران ہوا کہ یہ تو وہی قرآن ہے جو باقی مسلمانوں کا ہے اور کہا کہ ہمیں تو مولوی یہی بتاتے ہیں کہ احمدیوں کا قرآن مختلف ہے۔ اس طرح اللہ کے فضل سے اس کی غلط فہمی دُور ہوگئی۔

نماز باجماعت کا جائزہ لینے کا طریق

حضورانور نے آخر میں نماز باجماعت کا جائزہ لینے کا طریق سکھایا۔ چنانچہ حضور نے فرمایا کہ وہ اراکین عاملہ جنہوں نے آج فجر کی نماز مسجد فضل میں پڑھی وہ اپنا ہاتھ کھڑا کریں۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔

اس کے بعد فرمایا: جن لوگوں نے آج فجر کی نماز بیت الفتوح میں پڑھی وہ ہاتھ کھڑا کریں۔ اس کے بعد فرمایا جن لوگوں نے آج فجر کی نماز اپنے مقامی صلوٰۃ سینٹر میں پڑھی وہ ہاتھ کھڑا کریں۔

اس طرح جائزہ لینے کا طریق حضورانور نے سب کو سکھا دیا۔ ایک دوست نے فجر کی نماز مسجد فضل میں ادا کرنے کے لئے ہاتھ کھڑا کیا تو حضور نے فرمایا کہ ہاں آپ بھی آئے تھے اور آپ کے ساتھ آپ کے بھانجے بھی تھے جو دوسری صف میں بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے عرض کیا: جی حضور۔

ملاقات کے آخر میں حضورانور نے ازراہ شفقت تمام اراکین عاملہ کو ان کی جماعت کے لحاظ سے باری باری گروپ فوٹو بنوانے کی اجازت عطا فرمائی۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو خلافت احمدیہ سے زیادہ سے زیادہ فیض حاصل کرنے کی توفیق دے اور ہمیں اور ہماری اولادوں کو ہمیشہ خلافت کے جاں نثار اور وفادار عشّاق میں شامل فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

☆...☆...☆

کہا حضور نے ہمیں کہ زندگی نماز ہے

ہمارے تین حلقوں کی مجلس عاملہ نے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ مورخہ 28 جنوری 2018ء کو ملاقات کا شرف پایا۔ حضورانور نے نماز باجماعت کی ازحد تاکید فرمائی۔ اسی روز یہ نظم لکھی گئی۔

ہو جس کی تم تلاش میں وہ دِلکشی نماز ہے
کہا حضور نے ہمیں کہ زندگی نماز ہے

.........❁❁❁.........

ہزار کام ہوں تمہیں، یہ اوّلین کام ہو
نماز کا ، نماز کا ، نماز کا قیام ہو
اگرچہ پانچ وقت کا ضرور التزام ہو
نماز فجر اور عشاء کا خاص اہتمام ہو
یہ زندگی ہے بندی تو بندگی نماز ہے
کہا حضور نے ہمیں کہ زندگی نماز ہے

.........❁❁❁.........

نماز، مسجدوں میں جا کے سب ادا کیا کرو
یہ بندگی قبول ہو، خدا سے یہ دعا کرو
جو غفلتوں میں ہیں پڑے، انہیں بھی یہ کہا کرو
جو اوّلین فرض ہے وہ فرض تو ادا کرو
یہ جسم و جاں کی تازگی یہ دلکشی نماز ہے
کہا حضور نے ہمیں کہ زندگی نماز ہے

.........❁❁❁.........

جو عاملہ کے لوگ ہیں وہ خود بھی اک مثال ہوں
خدا کرے کہ اس طرح یہ لوگ باکمال ہوں
گزر رہے ہیں جو یہ ماہ و سال لازوال ہوں
رہے خیال، بعد میں نہ باعث ملال ہوں
کہ روح سوز و ساز کی یہ نغمگی نماز ہے
کہا حضور نے ہمیں یہ زندگی نماز ہے

.........❁❁❁.........

سوال یہ تھا خدمتوں کو کس طرح ادا کریں؟
یہ مانتے ہیں آپ نے کہا ہے کہ دعا کریں
کوئی سنے ہی نہ اگر تو پھر وہاں یہ کیا کریں؟
سوال یہ تھا کس طرح سے اپنے حق ادا کریں؟
جواب یہ تھا الجھنوں کا حل یہی نماز ہے
حضور نے کہا ہمیں کہ زندگی نماز ہے

.........❁❁❁.........

وصال یار کا وہ دن عجب تھا خواب خواب سا
کہ رُوبرو وہ شخص تھا حسین ماہتاب سا
حلیم سا وہ باسُخن شفیق سا گلاب سا
زمانے بھر کی ظلمتوں میں نور آفتاب سا
وہ کہہ رہا تھا چاند سا کہ روشنی نماز ہے
کہا حضور نے ہمیں کہ زندگی نماز ہے

.........❁❁❁.........

وہ بزمِ وصلِ یار تھی، میں نُور میں نہا گیا
وہ آفتاب شخص تھا چراغ سَو جلا گیا
وہ کر کے درگزر ہمیں، سبق یہی سکھا گیا
وہ راستہ بہشت کا بتا گیا ، دکھا گیا
کہ اصل میں قرار جاں، خوشی خوشی نماز ہے
کہا حضور نے ہمیں کہ زندگی نماز ہے

☆...☆...☆

(مبارک صدیقی)

مختصر عالمی جماعتی خبریں

مرتبہ: فرخ راحیل۔ مربیٔ سلسلہ

﴿ساؤتھ افریقہ﴾

کیپ ٹاؤن کی نواحی بستی کاعلیچہ میں امن سمپوزیم کا کامیاب انعقاد

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس انصاراللہ ساؤتھ افریقہ کو 9/دسمبر 2017ء کو کیپ ٹاؤن کی نواحی بستی کاعلیچہ میں ’’امن یکجہتی اور بھائی چارہ‘‘ کے عنوان پر ایک امن سمپوزیم منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ سال 2017ء میں اس نوعیت کا یہ چوتھا اور آخری پروگرام تھا۔

مکرم منصور احمد زاہد صاحب صدر جماعت و مبلغ سلسلہ ساؤتھ افریقہ کی مرسلہ رپورٹ کے مطابق کاعلیچہ کی آبادی تین ملین کے قریب ہے جہاں پر نہ صرف ساؤتھ افریقن لوگ آباد ہیں بلکہ دوسرے افریقن ممالک سے بھی لوگ آ کر رہ رہے ہیں۔

پروگرام کا انعقاد جماعت کے سینٹر میں ہی کیا گیا تا کہ لوگوں کو جماعت کا وسیع پیمانے پر تعارف بھی ہو اور جماعت کے سینٹر کا بھی علم ہو جائے۔ صدارت کے فرائض مکرم زید ابراہیم صاحب صدر مجلس انصاراللہ ساؤتھ افریقہ نے سرانجام دیئے۔ تلاوت قرآن کریم اور اس کے ترجمہ کے بعد مختلف مذاہب کے نمائندگان نے اس پروگرام کے مرکزی عنوان پر تقاریر کیں۔

میتھوڈسٹ چرچ کے نمائندہ پاسٹر وُوسی فُنڈا صاحب نے جماعت کے موٹو ’’محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں‘‘ کے بینر کی طرف سامعین کی توجہ مبذول کرواتے ہوئے کہا کہ اگر اس ماٹو پر ہی عمل کرلیا جائے تو سارے مسائل حل ہوجاتے ہیں۔

صوبائی ممبر آف پارلیمنٹ نے اپنی تقریر میں جماعت احمدیہ کی اس کوشش کو سراہتے ہوئے کہا کہ ان کے نزدیک اس نوعیت کا یہ پہلا پروگرام ہو رہا ہے جس میں وہ شامل ہوئے ہیں۔ اس پروگرام کی خاصیت یہ ہے کہ مختلف مذاہب کے نمائندگان کے ساتھ ساتھ سرکاری نمائندگان اور مقامی روایتی چیف بھی شامل ہیں۔

پولیس کے نمائندہ نے پروگرام کے انعقاد پر خوشنودی کا اظہار کیا اور ساؤتھ افریقہ کے مسائل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اس خواہش کا اظہار کیا کہ ایسے پروگرام گاہے بگاہے ہوتے رہیں۔

پروگرام کے آخر پر ریفریشمنٹ کا انتظام تھا۔

مقررین کو ’اسلامی اصول کی فلاسفی‘ اور حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کتاب World Crisis and the Pathway to Peace بطور تحفہ دی گئیں۔

قارئین الفضل سے جماعت احمدیہ ساؤتھ افریقہ کی ترقی اور ملک میں امن کے فروغ کے لئے دعاؤں کی درخواست ہے۔

☆...☆...☆

جماعت احمدیہ نیوزی لینڈ کے اُنتیسویں جلسہ سالانہ کا بابرکت و کامیاب انعقاد

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خصوصی پیغام۔ مرکزی نمائندہ مکرم بلال ایٹکنسن صاحب کی شمولیت۔ ایتھنک کمیونیٹیز منسٹر جینی سلیسا، ریس ریلیشن کمشنر ڈیم سوزن ڈیووئے اور ممبران پارلیمنٹ کی شمولیت اور جماعت احمدیہ کی رفاہی کاموں پر خراج تحسین۔ مختلف موضوعات پر علمائے سلسلہ کی تقاریر

رپورٹ: مبارک احمد خان۔ نیوزی لینڈ

جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسے بہت بڑی اہمیت کے حامل ہیں۔ احمدی احباب دنیا بھر میں ان جلسوں میں خاص اہتمام کے ساتھ نہ صرف خود شامل ہوتے ہیں بلکہ اپنے بچوں، رشتہ داروں اور غیر از جماعت دوستوں کو بھی اپنے ساتھ لاتے ہیں۔ احمدی احباب یقین رکھتے ہیں کہ ان میں شامل ہو کر وہ نہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خاص دعاؤں سے مستفید ہوں گے بلکہ خلافت سے محبت اور اپنے ایمان اور تقویٰ کی سیڑھی پر تیزی سے قدم ماریں گے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے اَن گنت فضلوں میں سے ایک فضل جماعت پر یہ بھی کیا ہے کہ ہمیں جلسہ سالانہ جیسا تحفہ ہر ملک میں عنایت کر دیا ہے۔ اب ایسے احباب جو کسی مالی یا جسمانی کمزوری کے باعث عالمی جلسے میں شرکت نہیں کر سکتے تھے بڑے جوش و خروش کے ساتھ اپنے مقامی جلسے میں شامل ہوتے ہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کی روحانی بارش سے اپنی روحوں کو پاک کر کے نیک اور پاک وجودوں کے ساتھ شامل ہو جاتے ہیں۔

جماعت احمدیہ نیوزی لینڈ بفضلِ خدا پچھلے 29 سالوں سے مقامی طور پر جلسہ سالانہ کا انعقاد کر رہی ہے۔ ہر سال بفضل خدا یہ جماعت تعداد کے لحاظ سے تیزی سے ترقی کر رہی ہے۔ 1990ء میں پہلا جلسہ سالانہ ہوا تھا جس میں سب مرد و زن اور بچے ملا کر حاضری بمشکل 50 کے قریب تھی اور آج جماعت ماشاء اللہ 500 کے قریب جلسہ میں رونق افروز تھی۔

تیاری و معائنہ

جماعت احمدیہ نیوزی لینڈ کا انتیسواں جلسہ سالانہ 26 اور 27 جنوری 2018ء بروز جمعہ اور ہفتہ آکلینڈ مشن ہاؤس کے احاطہ میں منعقد ہوا۔ یہ دو ایکڑ کا رقبہ بڑی بڑی مارکیز سے سجایا گیا تھا۔ ویڈیو کیمرے اور ٹی وی ہر طرف نصب تھے تاکہ ڈیوٹی پر کارکنان بھی جلسہ کی کارروائی سے مستفید ہوتے رہیں۔ جلسہ کی انتظامیہ ایک دو ماہ قبل سے ہی ہر نظامت کے معاونین کے ساتھ جلسہ کی تیاریوں میں دن رات ایک کر دیتی ہے۔

غیر ممالک سے آنے والے اور غیر مسلم مہمانوں کے لئے دعوت نامے، پارکنگ، طعام و قیام، مارکی وغیرہ بہت اہم انتظامی پلاننگ ہوتی ہے جو مہینوں قبل متعلقہ کمپنیوں سے مل کر آرگنائز کی جاتی ہیں۔ بفضل خدا امسال بھی پہلے کی طرح ہر کام وقت پر پایۂ تکمیل کو پہنچ گیا۔

جلسہ سے ایک روز قبل مکرم بلال ایٹکنسن صاحب آف یوکے (نمائندہ مرکزی) نے نیشنل صدر اور افسر جلسہ سالانہ کے ہمراہ تمام نظامتوں کا معائنہ کیا۔

امسال احباب جماعت نہ صرف غیر ممالک، جیسے ساموا اور فجی، سے بلکہ نیوزی لینڈ کے مختلف شہروں سے بھی کثیر تعداد میں تشریف لائے جس سے جلسے کی رونق میں بیحد اضافہ ہوا۔ ماؤری قافلہ 6 گھنٹے کی ڈرائیو کر کے اس جلسہ میں شامل ہوا۔ اس جلسے کی رونق مزید بڑھانے کے لئے محترم بلال ایٹکنسن (Bilal Atkinson) صاحب بطور نمائندہ خصوصی حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برطانیہ سے تشریف لائے تھے۔ اس کا نومبایعین اور غیر مسلم مہمانوں نے بہت اچھا اثر لیا۔

جلسہ سالانہ کا افتتاحی اجلاس

26 جنوری کو نماز جمعہ کے بعد پُر جوش نعروں کی گونج میں مکرم بلال ایٹکنسن صاحب نے لوائے احمدیت اور مکرم بشیر احمد خان صاحب نیشنل صدر جماعت نیوزی لینڈ نے نیوزی لینڈ کا قومی پرچم لہرا کر اور دعا کروا کر باقاعدہ جلسہ کا افتتاح کیا۔

افتتاحی اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن پاک کے ساتھ ہوا جو خاکسار نے کی۔ اس کے بعد مکرم محمود احمد صاحب نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ مکرم نیشنل صدر صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ کا جلسہ کے لئے خصوصی پیغام احباب کو پڑھ کر سنایا۔ جس کا اردو مفہوم ذیل میں پیش ہے۔

... ...

خصوصی پیغام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

احمدیہ مسلم جماعت نیوزی لینڈ کے پیارے احباب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے بہت خوشی ہے کہ آپ اپنا 29 واں جلسہ سالانہ 26، 27 جنوری کو منعقد کر رہے ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو بہترین کامیابی عطا فرمائے اور شاملین جلسہ کو غیر معمولی روحانی برکات سے مستفید فرمائے۔ دنیا کے موجودہ حالات اس بات کے متقاضی ہیں کہ انسان اپنے پیدا کرنے والے مولیٰ حقیقی کی طرف لوٹے۔ تمام لوگ آپس میں امن اور سکون کے ساتھ محبت اور پیار سے رہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آنے کے دو مقاصد تھے۔ پہلا یہ کہ انسان اور خدا کے درمیان حقیقی تعلق پیدا ہو اور انسان کو یہ باور کرائیں کہ اس کا اللہ وحدہٗ لاشریک ہے۔ وہ ہر طاقت کا مالک اور سب جہانوں کا رب ہے۔ اس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی ساری زندگی اس بات پر زور دیا کہ انسان اپنے خدا کے سامنے جھکے اس کے سوا اس کائنات میں کوئی اور عبادت کے لائق نہیں ہے۔

آپ کے آنے کا دوسرا مقصد جس کے لئے آپ نے اپنی زندگی میں کافی زور دیا وہ یہ ہے کہ انسان ایک دوسرے کے حقوق کو پہچانے اور انہیں ادا کرنے کی پوری کوشش کرے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں انسانی حقوق کے اعلیٰ معیار سکھائے ہیں۔ اگر انسان ان کی قدر کرے تو وہ ایک بہترین معاشرہ پیدا کر سکتا ہے۔ اور اس طرح انسان باقی انسانوں پر ظلم کرنے سے باز رہے گا۔ آپ کی تعلیم پر صحیح طور پر عمل کرنے سے آج کی دنیا میں امن اور سماجی ہم آہنگی حاصل کی جا سکتی ہے۔

اس اعلیٰ مقصد کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ نے جماعت کو نظام خلافت عطا کیا ہے۔ اس لئے ہمیشہ یاد رکھیں کہ جماعتی ترقی اور دنیاوی امن خلافت سے وابستہ ہے۔ مَیں ممبران جماعت احمدیہ نیوزی لینڈ کو تلقین کرتا ہوں کہ وہ ہمیشہ خلافت احمدیہ کے وفادار رہیں۔

مجھے یہ جان کر دلی خوشی ہوتی ہے کہ دنیا بھر کے احمدی احباب اپنی اپنی حکومتوں میں ایک مثالی امن پسند شہری ہیں اور مقامی شہریوں کے ساتھ مل جل کر باہمی تعاون کے ساتھ رہتے ہیں۔ یہ حضرت رسول اکرم ﷺ کی دی ہوئی بنیادی تعلیم پر عمل کرنے کی وجہ سے ہے جیسا کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ "اپنے ملک سے محبت ایمان کا حصہ ہے" اس لئے نیوزی لینڈ کے احمدی یہ یاد رکھیں کہ ان کی اپنے ملک کے ساتھ وفاداری اور جذبے کا اظہار ان کی ذات کا حصہ ہونا چاہیے جس سے وہ ہمیشہ ملک میں امن اور ہم آہنگی پیدا کرتے رہیں گے۔

مَیں آپ کو ایم ٹی اے دیکھنے اور خصوصاً میرے خطبات کو غور سے سننے کی تلقین کرتا ہوں۔ آپ ان نصائح کو سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کرتے رہیں۔ اس سے آپ کا ایمان پختہ ہوگا اور خلافت سے تعلق مضبوط ہوگا۔ اپنی نمازیں باجماعت ادا کریں اور خدا تعالیٰ سے اپنا تعلق مضبوط کریں۔

خدا تعالیٰ آپ کے جلسہ کو اعلیٰ کامیابی عطا فرمائے اور آپ کو تقویٰ کا اعلیٰ معیار اور روحانی ترقی عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کی زندگیوں میں بہترین روحانی تبدیلی پیدا فرمائے۔ آپ اپنے ملک اور قوم کی بہترین خدمت کرنے والے بن جائیں۔ اللہ آپ سب پر اپنا فضل رحمت فرمائے۔ والسلام

مرزا مسرور احمد
(خلیفۃ المسیح الخامس)

... ...

حضور انور ایدہ اللہ کا پیغام پڑھنے کے بعد نیشنل صدر جماعت نیوزی لینڈ مکرم بشیر احمد خان صاحب نے کہا کہ ہماری جماعت معاشرے میں امن کے قیام کو خاص اہمیت دیتی ہے۔ احمدیہ کمیونٹی کے عالمی سربراہ نے ذاتی طور پر کئی سربراہان ریاست سے ملاقات کی اور سماجی انصاف کی اہمیت پر زور دیا اور عالمی امن قائم کرنے کے لئے سُپر پاورز کو اپنی عملی کوششوں کو تیز کرنے پر زور دیا۔ ہم ہر طرح کوشش کر رہے ہیں کہ یہ پیغام نیوزی لینڈ میں ہر جگہ پہنچ جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خصوصی نمائندہ محترم بلال ایٹکنسن (Bilal Atkinson) صاحب نے جو افتتاحی اجلاس کی صدارت کر رہے تھے اپنے خطاب میں فرمایا کہ جلسہ کے انعقاد کا مقصد خدا تعالیٰ کی رحمت کا حصول ہے تاکہ ہماری دنیاوی زندگی اور اخروی زندگی بہتر بن سکے۔ انہوں نے تقویٰ کے اعلیٰ معیار کے حصول پر زور دیا۔ نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ سے بتایا کہ آپ علیہ السلام چاہتے تھے کہ جلسہ پر آنے والا ہر شخص تقویٰ کے اعلیٰ معیار کو حاصل کرے اور ایسے لوگوں سے ناراضگی کا اظہار کیا جو اس معیار کو حاصل کرنے کے لئے کوشش نہیں کرتے۔ آپ نے کہا کہ ہم نے بیعت کر کے ہدایت کی طرف پہلا قدم اٹھایا ہے۔ اب ہمارے پاس کوئی بہانہ نہیں کہ ہم کہیں کہ ہمیں نیکی میں مزید ترقی کرنے کے راستوں کا علم نہیں تھا۔ ہمیں اپنی زندگی کا خود روزانہ حساب رکھنا چاہئے اور شیطانی راستوں سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ آپ نے کہا کہ ہر شخص اس جلسہ کی تقاریر کو غور سے سنے اور اس کے مطابق زندگی کو سنوارے۔ آپ نے کہا کہ جلسہ کا ایک اور مقصد باہمی بھائی چارہ کو فروغ دینا ہے اس لئے ہر شخص ایک دوسرے کو سلام کرے اور اپنے تعلقات کو مزید بہتر بنائے۔

اس کے بعد مبلغ سلسلہ امام مستنصر احمد قمر صاحب نے اپنی تقریر میں اللہ تعالیٰ کی پیاری صفت ''رب'' پر روشنی ڈالی۔ آپ نے کہا کہ رب کا ایک معنی یہ بھی ہے کہ وہ ضرورت مند کو کھلاتا ہے۔ اس حوالہ سے آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ اور صحابہ اور بزرگان کے کئی ایمان افروز واقعات بیان کئے جن میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے رزق میں برکت کے نشان ظاہر ہوئے۔ آپ نے رب کے ایک پہلو "حسن اور احسان" کی تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا کہ اللہ کو اپنی مخلوق سے بیحد پیار ہے اور وہ ان کو بھی اپنی نعمتیں دیتا ہے جو اس پر ایمان نہیں رکھتے۔ آپ نے کہا کہ اللہ اپنے بندوں پر ظلم کو پسند نہیں کرتا۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ بندہ اپنے خدا سے تو محبت کا دعویٰ کرے یا اس کے رسول ﷺ سے محبت کا اظہار کرے لیکن اس کے بندوں کو قتل کرتا پھرے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم معاشرہ میں اپنے رب کی رضا کی خاطر امن، محبت اور انصاف کے تمام تقاضوں کے مطابق زندگیاں گزاریں۔

اس کے بعد مکرم محمد یونس حنیف صاحب افسر جلسہ سالانہ نے 'حضرت رسول اکرم ﷺ کی مثالی سماجی زندگی' پر ایمان افروز تقریر کی۔

جلسہ سالانہ کا دوسرا اجلاس

جلسہ سالانہ کا دوسرا اجلاس مکرم چوہدری محمد یٰسین صاحب کی زیر صدارت ہوا۔ اس اجلاس میں پہلی تقریر مکرم شکیل احمد خان صاحب نے 'مالی قربانیوں کی اہمیت اور اس سے ہونے والے روحانی فوائد' پر کی۔ آپ نے مالی قربانی کے سلسلہ میں کئی ایمان افروز واقعات بیان کئے۔

اس اجلاس کی دوسری تقریر میں مکرم اعجاز احمد خاں صاحب نے کہا کہ اگرچہ روپیہ پیسہ انسان کی بنیادی ضرورت ہے لیکن جب انسان لالچ میں حد سے بڑھ جاتا ہے تو معاشرتی توازن بگڑ جاتا ہے۔ انسان خدا سے تو دور ہونے ہی لگتا ہے لیکن ساتھ ساتھ انسان اپنی انسانی اقدار کو بھی کھو دیتا ہے۔ آپ نے حضرت رسول اکرم ﷺ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کی مثالیں دیں کہ کس طرح انہوں نے متوازن زندگی گزاری۔ آپ نے کہا کہ مادہ پرستی شرک کی طرف لے جاتی ہے اس سے بچنا ضروری ہے۔

جلسے کا دوسرا دن

27 جنوری جلسے کا دوسرا دن تھا۔ جس کا آغاز نماز تہجد، نماز فجر اور درس القرآن سے ہوا۔ جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کا پہلا اجلاس صبح 10 بجے تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا جو تسلیم احمد صاحب نے کی۔ اجلاس کی پہلی تقریر مکرم محمد یٰسین صاحب نے کی۔ آپ نے قرآن کریم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کے حوالوں سے بتایا کہ نماز روحانی تکمیل کا ذریعہ ہے اور باجماعت مسجد میں ادا کرنا ذہنی تسکین اور روحانی ترقی کا ذریعہ ہے۔ آپ کی تقریر کے بعد مکرم طاہر ظفر اللہ صاحب نے ایمان اور سماجی ذمہ داریوں کے موضوع پر انگلش میں تقریر کی۔

دوسرا اجلاس

ہمارے جلسے کے دوسرے دن کا یہ اجلاس خاص اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ اس میں ملک کی نامور سیاسی شخصیات کے علاوہ مختلف سماجی حلقوں کی کمیونیٹیز کے نمایاں افراد کو مدعو کیا جاتا ہے۔ امسال خدا کے فضل سے 78 غیر از جماعت مہمان اس جلسہ میں تشریف لائے۔

اس اجلاس کی صدارت مکرم بشیر احمد خان صاحب نیشنل صدر جماعت احمدیہ نیوزی لینڈ نے کی۔ اس اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو مکرم عظیم احمد ظفر اللہ صاحب، صدر مجلس خدام الاحمدیہ نیوزی لینڈ نے کی و راس کا انگلش اور ماؤری ترجمہ مکرم میتھیو ابوبکر ہاؤل (Mathew Abubakr Howall) نے کیا۔

اپنے استقبالیہ ایڈریس میں مکرم نیشنل صدر صاحب جماعت نے نیوزی لینڈ جماعت کی مختلف سماجی سرگرمیوں کی شارٹ ڈاکومنٹری پیش کی جس میں دکھایا گیا تھا کہ کس طرح جماعت احمدیہ مقامی ضرورتمند لوگوں کی مدد کرتی ہے اور حکومتی اداروں کے ساتھ مل کر رفاہِ عامہ کے کاموں میں مدد کر رہی ہے۔ اس ڈاکومنٹری کو بہت شوق اور توجہ سے دیکھا گیا۔

اس اجلاس کی خصوصی تقریر محترم بلال ایٹکنسن (Bilal Atkinson) صاحب نے 'سماجی امن اور انصاف' پر کی۔ آپ نے کہا کہ حضرت مرزا غلام احمد، مسیح موعود علیہ السلام نے یہ جماعت 1889ء میں شروع کی تھی۔ آپ کے آنے کا مقصد مسلمانوں، یہودیوں، عیسائیوں، ہندوؤں اور سکھوں غرض ہر مذہب کے ماننے والوں کو ایک پلیٹ فارم پر یکجا کرنا تھا تا کہ وہ امن اور صلح کے ساتھ اکٹھے رہ سکیں۔ آپ نے کہا کہ ہمارا نعرہ "محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں" ہے۔

آپ نے کہا کہ بدقسمتی سے انسانی تاریخ جنونی جنگوں سے بھری پڑی ہے جس میں بیشمار عورتوں اور بچوں کا ناحق بیدردی سے قتل ہوا۔ حکومتیں اور طاقتور گروہ انسانی حقوق کو بڑی ناانصافی سے پامال کرتے جا رہے ہیں۔

آپ نے کہا کہ بدقسمتی سے کچھ نام نہاد مسلمان عالمی امن کے لئے خطرہ بن چکے ہیں۔ وہ اسلام اور اس کی تعلیم کو اپنے ذاتی سیاسی مقاصد کے لئے غلط طور پر استعمال کر رہے ہیں۔ جبکہ سچا اسلام کسی ملک کے شہری کو انسانیت کے خلاف خونریزی کرنے سے منع کرتا ہے۔ آجکل انسان مادہ پرستی اور اصل اسلام سے دوری اور ناسمجھی کے باعث دہشتگردی کی طرف بڑھتا جا رہا ہے۔ بعض طاقتور حکومتیں ان کمزور حکومتوں کو ناجائز طور پر استعمال کر رہی ہیں۔

آپ نے کہا کہ اقوام متحدہ اپنے امن، سلامتی اور انصاف کے حصول کے مقصد میں ناکام ہو چکی ہے۔ طاقتور حکومتیں اپنی ویٹو پاور کے ذریعہ سے کمزور حکومتوں سے سرعام ناانصافی اور ظلم کی سیاست کر رہی ہیں۔ ابھی پچھلے سال ہی ایک طاقتور حکومت نے سیکیورٹی کونسل میں وارننگ دی تھی کہ اگر کسی حکومت نے ہمارے حق میں ووٹ نہ دیا تو ہم اس کی مالی امداد بند کر دیں گے۔ بعض ممالک میں ڈکٹیٹر شپ اور ناجائز حکومتوں کو برداشت کیا جا رہا ہے کیونکہ وہ ان سپر پاورز کی ہاں میں ہاں ملاتی ہیں۔ جبکہ جو جمہوری حکومتیں ان کی مرضی پر نہیں چلتیں ان پر دہشتگردی کا الزام لگا کر ان کے خلاف فوجی کارروائی کر کے ان ممالک کو تباہ کر دیا جاتا ہے۔

آپ نے کہا کہ قرآن ہر انسان کو برابر کے حقوق دیتا ہے۔ آپ نے حضرت رسول اکرم ﷺ کے آخری خطبہ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ کوئی عرب غیر عرب سے بالا نہیں اور نہ کوئی غیر عرب کسی عرب سے بالا ہے۔ اسی طرح نہ کوئی سفید کسی کالے سے بالا ہے اور نہ ہی کوئی کالا کسی سفید سے بالا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہر انسان اور قوم کو مساوی حقوق حاصل ہیں۔ اور یہ علمی سطح پر امن اور انصاف قائم کرنے کا سنہری اصول ہے۔

آپ نے سامعین کو اسلام کی طرف دعوت دیتے ہوئے کہا کہ جب تک ہم خدائے حقیقی کو قبول نہیں کرتے تب تک اصلی امن قائم نہیں ہو سکتا۔ آپ مشاہدہ کریں کہ آج 210 ممالک میں احمدی آباد ہیں اور مختلف نسلوں اور قوموں کے ہونے کے باوجود بڑی محبت اور امن سے رہ رہے ہیں۔ وہ ایک خلیفہ کی آواز پر لبّیک کہتے ہیں اور بھائی چارہ کی بہترین مثال ہیں۔ آپ نے کہا کہ جس طرح مَیں نے اسلام قبول کیا وہ دروازہ آپ سب کے لئے کھلا ہے۔ خدا تعالیٰ سچائی کے کسی متلاشی کو ناامید نہیں کرتا۔ خدا تعالیٰ کرے کہ آپ امن اور سلامتی کی راہوں پر گامزن رہیں۔

آپ کے خطاب کے بعد مدعو خصوصی مہمان آنریبل جینی سلیسا (Jenny selesa) منسٹر آف ایتھنک کمیونیٹی (Minister (of Ethnic Communities نے کہا کہ میں اکثر جماعت کے فنکشنوں میں شرکت کرتی ہوں اور مجھے علم ہے کہ جماعت احمدیہ بہت امن پسند اور ملک کی وفادار کمیونٹی ہے۔ مجھے اس کی سماجی سرگرمیوں کے بارہ میں مزید جان کر خوشی ہوئی۔ میں جس حد تک ہو سکا جماعت کی ان کاوشوں میں مدد دوں گی۔ آپ نے کہا کہ سماجی انصاف معاشرے کے امن اور سلامتی کے لئے بہت ضروری ہے۔ اور میں جماعت احمدیہ کی اس سلسلہ میں کوششوں کو سراہتی ہوں۔

منسٹر کے خطاب کے بعد ڈیم سوزن ڈیوئے (Dam Suza Devoy) جو ریس ریلیشن کمشنر (Race Relation Commissioner) ہیں نے کہا کہ معاشرے میں اسلام کے بارہ میں غلط فہمیوں کو دور کرنے کے لئے مجھے آپ کی "حقیقی اسلام (The True Islam)" مہم اور طریقہ بہت پسند آیا ہے۔ یہ طریقہ یقیناً عوام میں محبت اور سلامتی پھیلانے کا اچھا طریقہ ہے۔

اس کے بعد کئی اور اہم شخصیات جیسے پارلیمنٹ ممبر پری آنکا رادھا کرشنا (Honrable Priyanca) اور ملیسا لی (Melissa Lee) نے حاضرین سے خطاب کیا اور جماعتی کاوشوں کو سراہتے ہوئے کہا کہ جماعت کی انسانی ہمدردی اور محبت یہاں پر ہر آنے والے کو بہت متاثر کرتی ہے۔ اسلام کے بارہ میں میڈیا کی وجہ سے پیدا کردہ ہماری غلط فہمیاں دور ہو جاتی ہیں۔

ایک معزز یہودی مذہبی لیڈر نے کہا کہ نوجوانوں کی بڑی تعداد اس جلسہ میں بہت ایکٹو رول ادا کر رہی ہے جس سے عام آدمی بھی سمجھ سکتا ہے کہ احمدیہ کمیونٹی اپنے نوجوانوں کی بہت اچھی تربیت کر رہی ہے اور ان کا مستقبل کافی روشن ہے۔

ایک مہمان خاتون نے کہا کہ چھوٹے چھوٹے بچے پانی پلاتے ہوئے بہت اچھے لگ رہے تھے۔ ابھی سے ہی ان کی ٹریننگ ایک ذمہ دار شہری کے طور پر ہو رہی ہے۔

آخر میں نیشنل صدر صاحب جماعت نیوزی لینڈ نے آنے والے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور ان کے اچھے خیالات کا شکریہ ادا کیا۔ آپ نے مہمانوں کو بتایا کہ جو صاحبان مسجد کا ٹُور کرنا چاہتے ہیں وہ لنچ کے بعد مسجد دیکھ سکتے ہیں۔ چنانچہ دو بجے کئی مہمان مولانا شفیق الرحمٰن صاحب کے ساتھ مسجد کے ٹور میں شامل ہوئے۔

ایک سکھ مہمان نے کہا کہ اس نے زندگی میں پہلی بار مسجد اندر جا کر دیکھی ہے۔ مجھے بڑا سکون آیا۔ ہمیں جو کہا جاتا تھا وہ سب غلط فہمیاں دور ہو گئی ہیں۔

ایک مسلمان خاتون نے کہا کہ فجی میں میرے گھر کے سامنے مسجد تھی لیکن ہمیں اس میں جانے کی اجازت نہیں تھی۔ مولانا صاحب نے بہت اچھی طرح سے ہمیں مسجد کے بارہ میں بتایا۔ آج میں بہت خوش ہوں۔

آخری اجلاس

جلسہ سالانہ کا آخری اجلاس شام 5 بجے تلاوت قرآن پاک کے ساتھ شروع ہوا جو جناب محمد انس رحیم صاحب نے کی۔ اس کے بعد اویس مجید صاحب نے خوش الحانی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کلام سنایا۔ مکرم نیشنل صدر صاحب نے اپنی سالانہ رپورٹ میں جماعت کو بتایا کہ ہم نے اس مسجد کے ساتھ گیسٹ ہاؤس کا نقشہ پاس کروا لیا ہے اور ہیملٹن (Hamilton) شہر میں نماز سینٹر کا انتظام مکمل ہو گیا ہے۔ صاموآ (Samoa) کے سلسلہ میں بتایا کہ وہاں پر معلم کا ویزہ مل گیا ہے اور ان کی رہائش کا بھی انتظام ہو گیا ہے۔ آپ نے مسٹر آلیکی سسٹر (Aleiki Sushter)، نائب صدر صاموآ، جو جلسہ میں صاموآ سے آئے ہوئے تھے، کا اس سلسلہ میں خصوصی مدد کا شکریہ ادا کیا۔ آپ نے احباب کو بتایا کہ ہم نے اب آکلینڈ سے باہر کے شہروں میں قرآن کریم کی نمائش شروع کر دی ہے جس کا بہت اچھا اثر ہو رہا ہے۔ حقیقی اسلام (TrueIslam) اور دوسری تبلیغی سکیموں اور ان کے مثبت اثرات کے بارہ میں بھی مختصر کوائف بیان کئے۔

آپ کے خطاب کے بعد خاکسار نے بطور نیشنل سیکرٹری تعلیم احباب کو بتایا کہ ہم ہر جلسہ سالانہ پر اعلیٰ کارکردگی والے طلباء کو ان کی حوصلہ افزائی کے طور پر میڈل اور انعامات دیتے ہیں۔ امسال بھی ہم 80% سے زیادہ کارکردگی دکھانے والے طلباء کو میڈل پیش کر رہے ہیں۔ خاکسار نے محترم بلال ایٹکنسن صاحب اور نیشنل صدر صاحب سے طلباء کو میڈل دینے کی درخواست کی۔ طالبات کو لجنہ ہال میں محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ نیوزی لینڈ نے میڈل دیئے۔ تعلیمی انعامات کے بعد مسرور اکیڈمی میں 80% سے زیادہ نمبر لینے والے طلباء کو سندات اور انعامات دیئے گئے۔

آخر میں محترم بلال ایٹکنسن صاحب، نمائندۂ خصوصی حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، نے احباب جماعت کو جلسہ کی کامیابی پر مبارکباد دی اور ان کو جماعتی ذمہ داریوں کو مزید بہتر رنگ میں ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے یُوکے جماعت کی بعض مثالیں دیں کہ کس طرح آپ مقامی غیر مسلموں کو اپنی طرف متوجہ کر سکتے ہیں۔

آخر میں آپ نے دعا کروائی اور اس طرح یہ جلسہ الٰہی تائید و نصرت اور اس کے فضلوں کو سمیٹے ہوئے شام چھ بجے اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

قارئین سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کی برکات سے تمام شاملین کو وافر حصہ عطا فرمائے اور سب کارکنان کو جزائے خیر سے نوازے اور جماعت احمدیہ نیوزی لینڈ کی تمام تبلیغی و تربیتی مساعی میں برکت دے اور ان کے شیریں ثمرات عطا فرمائے۔

☆...☆...☆

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا

سالانہ چندہ خریداری

برطانیہ : تیس (30) پاؤنڈز سٹرلنگ

یورپ: پینتالیس (45) پاؤنڈز سٹرلنگ

دیگر ممالک : پینسٹھ (65) پاؤنڈز سٹرلنگ

(مینیجر)

برطانیہ میں آغاز رمضان المبارک 2018ء، عیدالفطر اور عیدالاضحیہ 2018ء کی تاریخیں

آغاز رمضان المبارک بروز جمعرات 17 مئی 2018ء

عیدالفطر بروز ہفتہ 16 جون 2018ء

عیدالاضحیہ بروز بدھ 22/اگست 2018ء

قائم شدہ 1952ء

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

شریف جیولرز

میاں حنیف احمد کامران

ربوہ 0092 47 6212515

28 لندن روڈ، مورڈن SM4 5BQ

0044 203 609 4712

0044 740 592 9636

Morden Motor (UK)

Specialists in

Electrical & Mechanical

Repairs & Diagnostics,

Servicing, Tyres, Exhausts, Engines,

Gear Box, Breaks, MOT Failure

work, A-C

All Makes & Models

Rear 22-26 Morden Hall Road,

Unit 2 Morden SM4 5JF

Contact: Nusrat Rai@ 07809119621

E: mordenmotor@yahoo.com

جماعت احمدیہ آئیوری کوسٹ کے 33 ویں جلسہ سالانہ کا کامیاب و بابرکت انعقاد

مختلف موضوعات پر علماء سلسلہ کی تقاریر۔لوکل اتھارٹیز کے نمائندگان کا طرف سے جماعت کی خدمت انسانیت کے کاموں پر خراج تحسین۔جلسہ کے موقع پر نمائش اور بک سٹال کا اہتمام۔5300افراد کی جلسہ میں شمولیت۔وسیع پیمانہ پر پریس اور میڈیا کوریج

رپورٹ: عبدالقیوم پاشا۔امیر ومشنری انچارج آئیوری کوسٹ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ 33 واں جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ آئیوری کوسٹ مورخہ 22.23.24 دسمبر 2017ء کو مہدی آباد آبدجان میں نہایت کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔

جلسہ سالانہ کی تیاریاں تقریباً دو ماہ قبل ہی شروع کر دی گئیں۔امسال جلسہ کا مرکزی موضوع ”عدل، مستقل قیام امن کے لئے ناگزیر شرط“ تھا۔

مورخہ 22 دسمبر بروز جمعۃ المبارک جلسہ کا پہلا روز تھا جو کہ نماز تہجد باجماعت کی ادائیگی اور بعد نماز فجر درس قرآن کریم سے شروع ہوا۔

مکرم عبدالرحمن صاحب لوکل معلم نے ’اسلام میں سلام کے رواج‘ کے عنوان پہ درس دیا۔وفود کی آمد کا سلسلہ

جوق در جوق دوپہر تک جاری رہا۔دوپہر ایک بجے جلسہ گاہ میں M.T.A کی وساطت سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ live سنا گیا جو کہ فرنچ ترجمہ کے ساتھ تھا اور دوپہر 14:00 بجے مکرم ناصر احمد سدھو صاحب امیر جماعت احمدیہ سینیگال نے جمعہ کا خطبہ ارشاد فرمایا اور نماز جمعہ وعصر پڑھائی۔سہ پہر چار بجے جلسہ سالانہ کی افتتاحی تقریب لوائے احمدیت اور آئیوری کوسٹ کا قومی پرچم لہرانے اور دعا کے ساتھ شروع ہوئی۔

جلسہ سالانہ کے افتتاحی اجلاس کی صدارت خاکسار نے کی۔

تلاوت اور نظم کے بعد خاکسار نے اپنی تقریر میں جلسہ کے اغراض و مقاصد اور اس سے فائدہ اٹھانے کی طرف توجہ دلائی۔

جلسہ سالانہ کی دوسری تقریر مکرم شاکر مسلم صاحب امیر جماعت احمدیہ نائیجر نے کی جس کا عنوان ”خلافت اتحاد اور اسلام کی ترقی کی ضمانت“ تھا۔شام 6:00 بجے یہ اجلاس ختم ہوا۔نماز مغرب وعشاء کے بعد کھانا اور پھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ نشر مکرر سنایا گیا۔

مورخہ 23 دسمبر کے پروگرامز بھی حسب روایت جلسہ نماز تہجد با جماعت کی ادائیگی سے شروع ہوئے۔نماز فجر کے بعد مکرم صادق احمد لطیف صاحب مبلغ سلسلہ نے "اسلام میں عورت کا مقام" کے عنوان سے درس دیا۔

ناشتہ کے بعد بلڈ ڈونیشن کیمپ کا انعقاد ہوا۔سرکاری بلڈ بنک کا موبائل یُونٹ اس مقصد کے لیے موقع پر موجود تھا۔ہر سال کی طرح امسال بھی خدام، انصار اور لجنات نے عطیہ خون میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

ہر سال جلسہ سالانہ کا دوسرا اجلاس ایک خصوصی اجلاس ہوتا ہے جس میں اتھارٹیز کو بطور خاص جلسہ کے مرکزی موضوع پر تقریر سننے اور جماعت کا تعارف حاصل کرنے کے لیے مدعو کیا جاتا ہے۔مورخہ 23 دسمبر کو صبح ساڑھے نو بجے مکرم ناصر احمد سدھو صاحب امیر جماعت احمدیہ سینیگال کی صدارت میں دوسرے اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن کریم فرنچ ترجمہ اور نظم سے شروع ہوئی۔جس کے بعد مکرم سلطان احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے جلسہ سالانہ کے مرکزی موضوع "عدل، مستقل قیام امن کے لئے ناگزیر شرط" پر سیر حاصل، مدلّل اور جامع تقریر کی۔آپ نے اپنی تقریر میں عدل کی ضرورت پر قرآن کریم کی تعلیم اور آنحضرت ﷺ کی سیرت کی روشنی میں بتایا کہ عدل کے تقاضے پورے کئے بغیر پائیدار امن کا قیام ممکن نہیں۔اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے قیام امن کے متعلق ارشادات بیان کئے۔

اجلاس کی دوسری تقریر خاکسار نے کی جس میں سال 2017ء کے دوران جماعت احمدیہ کی مساعی پر روشنی ڈالی جس میں تعمیر مساجد، تعمیر سکولز اور ہیومینٹی فرسٹ کے تحت پمپس کی مرمت، میڈیکل کیمپس کے انعقاد کا خاص طور پر ذکر کیا۔دوسری تقریر کے بعد اجلاس میں شامل حسب ذیل اتھارٹیز نے مختصر خطابات کیے

1۔مکرم ڈاکٹر جارا صاحب (نمائندہ مرکزی وزیر صحت)
2۔بسم شہر کے میئر
3۔بونوا شہر کے میئر کا نمائندہ
4۔ٹیینکوا کرو (Tienkoikro) کے ڈپٹی گورنر

ان تمام نے اپنے خطابات میں مرکزی موضوع پر تقریر کو بہت سراہا۔جماعت احمدیہ کے پُرامن کردار کی بہت تعریف کی اور اپنے اپنے علاقہ میں ترقیاتی کاموں پر ہیومینٹی فرسٹ اور جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا۔

ان معززین کے علاوہ مکرم امیر صاحب سینیگال، مکرم امیر صاحب نائیجر، ابینگر وشہر کے بڑے امام صاحب، کروگو شہر کے ریڈیو اور نجی ٹی وی چینل کے ڈائریکٹر کے علاوہ دوسری کئی اہم گورنمنٹ اور سماجی شخصیات نے اجلاس میں شرکت کر کے اجلاس کو رونق بخشی۔

جلسہ سالانہ کے موقع پر سٹیج کے قریب عقبی جانب ایک خوبصورت نمائش کا بھی انتظام کیا گیا تھا جس میں تراجم، قرآن کریم جماعتی لٹریچر، کتب حضرت مسیح موعودؑ اور دیگر آڈیو وڈیو مواد کے علاوہ جماعتی ترقی اور خدمات کو تصویری زبان میں آویزاں کیا گیا تھا۔تمام مہمانوں نے نمائش کو بے حد سراہا۔نمائش کے وزٹ کے بعد اتھارٹیز اور معزز مہمانوں کی خدمت میں ریفریشمنٹ کے طور پر کچھ مشروبات اور کیک وغیرہ پیش کیے گئے۔ اس دوران جماعت احمدیہ کے بارہ میں سوالات کا ہلکا پھلکا سلسلہ بھی چلتا رہا۔تمام اتھارٹیز کو جماعتی لٹریچر پر مبنی تحائف کے پیکٹ بھی پیش کیے گئے جنہیں انہوں نے شکریہ کے ساتھ قبول کیا۔

جلسہ کے تیسرے اجلاس کی کارروائی زیر صدارت مکرم شاکر مسلم صاحب امیر جماعت نائیجر سہ پہر 3:30 بجے تلاوت قرآن کریم فرنچ ترجمہ اور قصیدہ کے ساتھ شروع ہوئی۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم بالو احمد صاحب لوکل معلم نے کی جس کا عنوان تھا "آنحضرت محمد ﷺ مجسم رحمت"۔۔اس اجلاس کی دوسری تقریر مکرم کونے کریم صاحب نے کی جس کا عنوان تھا۔"جماعت کی ترقی میں مالی قربانی کی اہمیت"۔نماز مغرب اور عشاء کے بعد مکرم ڈاکٹر قولی بالی احمد صاحب نے ایک پروجیکشن پیش کی جس میں صحت کے اصولوں کے بارہ میں گرانقدر دلچسپ اور مفید معلومات فراہم کیں اور حاضرین کے سوالات کے جوابات بھی دیئے۔یوں جلسہ کے دوسرے روز کے پروگرام اختتام پذیر ہوئے۔

جلسہ کے تیسرے روز کے پروگرامز بھی نماز تہجد باجماعت سے شروع ہوئے۔بعد نماز فجر مکرم صدیق جالو صاحب لوکل معلم نے درس بعنوان "احمدیت حقیقی اسلام یا نیا دین" دیا۔

جلسہ سالانہ کا چوتھا اجلاس خاکسار کی صدارت میں حسب روایت تلاوت قرآن کریم اور نظم سے شروع ہوا۔ اجلاس کی پہلی تقریر سیکرٹری جنرل سلہ ممدی صاحب نے کی۔جس کے بعد ذیلی تنظیموں کے صدر نے مختصر خطابات کیے۔مکرم سیکرٹری تعلیم جماعت آئیوری کوسٹ نے سٹیج پر آ کر دوران سال قرآن کریم کا دور مکمل کرنے والوں اور تعلیمی میدان میں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء کے ناموں کا اعلان کیا۔سندات کی تقسیم اور انعامات کے بعد خاکسار نے اختتامی تقریر کی۔

امسال جلسہ سالانہ میں 5300 افراد نے شرکت کی جن کا تعلق ملک کے تمام ریجنز سے تھا۔علاوہ ازیں سینیگال اور نائیجر سے بھی نمائندگی ہوئی۔

جلسہ سالانہ سے قبل اور بعد نیشنل ٹی وی R.T.I سے جلسہ کی خبر نشر ہوئی۔اخبارات میں جلسہ کی خبریں تصاویر کے ساتھ شائع ہوئیں۔آبی جان میں مقامی F.M ریڈیوز سے جلسہ سالانہ کے پروگرامز نشر ہوئے۔ 2 ریڈیوز نے جلسہ کی کارروائی Live نشر کی۔ اندرون ملک مختلف FM ریڈیوز سے جلسہ سالانہ کی کارروائی پر مشتمل پروگرام نشر ہوئے جن کا سلسلہ بعد میں جاری رہا۔ ان تمام کے ذریعے لاکھوں افراد تک جماعت احمدیہ کا پُرامن پیغام پہنچا۔

جلسہ گاہ میں ایک بک سٹال کا بھی اہتمام کیا گیا تھا جس میں جماعتی لٹریچر بزبان فرنچ وعربی برائے فروخت موجود تھا۔خدا کے فضل سے احباب جماعت اور مہمانوں نے اس بک سٹال سے فائدہ اٹھایا اور کافی لٹریچر فروخت ہوا۔

قارئین سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت آئیوری کوسٹ کی مساعی میں بہت برکت دے اور تمام شاملین جلسہ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کی دعاؤں کا وارث بنائے۔آمین۔

☆...☆...☆

MOT
CLASS IV: £48
CLASS VII: £56
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

جماعت احمدیہ نائیجیریا کے 65ویں جلسہ سالانہ (2017ء) کا کامیاب و بابرکت انعقاد

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ کے موقع پر خصوصی پیغام۔ 35ہزار سے زائد افراد کی جلسہ میں شمولیت۔ مختلف موضوعات پر تقاریر۔ اہم حکومتی اور سیاسی وسماجی شخصیات کی جلسہ میں شرکت۔ ریڈیو اور میڈیا کے ذریعہ جلسہ کی تشہیر

ناصر احمد محمود طاہر۔ مبلغ سلسلہ، نائیجیریا

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ نائیجیریا کو اپنا 65 واں جلسہ سالانہ نائیجیریا۔ 24-23-22 دسمبر 2017ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار۔ بمقام جامعہ احمدیہ، الارو۔ نائیجیریا منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

جلسہ سالانہ سے قریباً دو ماہ قبل ہی جلسہ سالانہ کی تیاری شروع کردی گئی تھی اس سلسلہ میں۔

1۔ جلسہ سے قبل پورے ملک میں جلسہ کے بارے میں مختلف طریق پر تشہیر کا انتظام کیا گیا۔ جس میں مختلف مقامات پر ریڈیو پر اعلانات، لیف لیٹس، پوسٹرز اور اشتہارات لگوائے گئے۔

2۔ جلسہ کی کامیابی کے لئے ملکی سطح پر صدقہ کے طور پر جانوروں کی قربانی کا پروگرام بنایا گیا۔ اس سلسلہ میں جماعتی ہیڈ کوارٹر کے علاوہ مختلف جماعتوں میں اور جلسہ گاہ۔ جامعہ احمدیہ، الارو میں صدقہ کے طور پر جانور ذبح کئے گئے اور ان کا گوشت غرباء میں تقسیم کیا گیا۔

3۔ جلسہ سالانہ کی تیاری کے سلسلہ میں میٹنگز گاہے بگاہے ہوتی رہیں۔ جس میں جلسہ گاہ کی تیاری، مہمانوں کے سفر اور قیام کا انتظام، ضیافت و آب رسانی، راستوں کی نگرانی اور حکومتی عہدیداران سے رابطہ اور انہیں جلسہ میں مدعو کرنے کے حوالوں سے تجاویز مرتب کی گئیں اور انہیں حتمی شکل دے کر ان پر عمل درآمد کیا گیا۔

4۔ جلسہ سے قبل مکرم امیر صاحب نائیجیریا نے جلسہ گاہ کا معائنہ فرمایا جہاں مکرم امیر صاحب نے کارکنان کو نصائح فرمائیں۔

جلسہ سالانہ کا پہلا دن

دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ بعد نماز فجر درس قرآن کریم ہوا۔

قبل از نماز جمعہ تقریب پرچم کشائی کا انعقاد کیا گیا۔ جس کے بعد نماز جمعہ اور نماز عصر مکرم الحاجی ڈاکٹر مشہود۔ اے۔ فشولا صاحب امیر جماعت احمدیہ نائیجیریا نے جمع کر کے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے معاً بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا Live خطبہ جمعہ سنوانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ جسے سب شاملین جلسہ نے براہ راست سننے کی توفیق پائی۔

شام 04:30 بجے جلسہ سالانہ کے پہلے دن کے اجلاس کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت مکرم الحاجی ڈاکٹر مشہود۔ اے۔ فشولا صاحب امیر جماعت احمدیہ نائیجیریا نے کی۔ بعد ازاں حضرت مسیح موعودؑ کا عربی قصیدہ اور اردو منظوم کلام پڑھا گیا۔

بعد ازاں جنرل سیکرٹری جماعت نائیجیریا مکرم عباس اروینی صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ جس کا مکمل ترجمہ ہاؤسا اور یوروبا زبانوں میں بھی کر کے حاضرین کو سنایا گیا۔

اس کے بعد صدر مجلس نے جلسہ سالانہ کی اغراض و مقاصد کی بابت حاضرین کو بتایا۔

اس اجلاس میں مکرم سعید تمیہیں صاحب نے بعنوان ''اخلاقیات کے متعلق اسلامی تعلیمات'' تقریر کی۔ اس تقریر کا خلاصہ دو مقامی زبانوں ہاؤسا اور یوروبا میں بھی کیا گیا۔

اس کے بعد مکرم ندیم احمد وسیم صاحب مبلغ سلسلہ و پرنسپل جامعہ احمدیہ نائیجریا نے ''غرور و تکبر، خود پسندی و نخوت ایک بھیانک برائی ہے'' کے عنوان پر تحریرات حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی روشنی میں درس پیش کیا۔

بعد ازاں صدر مجلس نے اختتامی کلمات کہے اور دعا کروائی جس کے ساتھ یہ اجلاس اپنے اختتام کو پہنچا۔

نماز مغرب وعشاء کے بعد مکرم مبارک احمد بیلو صاحب۔ مبلغ سلسلہ نے ''پاکیزگی قلب'' پر درس حدیث دیا۔

اس کے بعد کھانے کا وقفہ ہوا۔ بعد ازاں M.T.A Africa کی نشریات شاملین کے لئے لگائی گئیں۔ اور اس طرح آج کا دن جلسہ گاہ سے اپنے اختتام کو پہنچا۔

تبلیغ سیمینار

بعد نماز مغرب وعشاء جہاں عوام الناس M.T.A Africa کی نشریات سے مستفیض ہو رہے تھے وہیں نیشنل سیکرٹری تبلیغ کی طرف سے مبلغین کرام، معلمین کرام، داعیان الی اللہ و دیگر عہدیداران کے لئے تبلیغ سیمینار کا انعقاد کیا گیا جس کی صدارت مکرم عدنان احمد طاہر صاحب قائمقام مشنری انچارج نائیجیریا نے کی۔

اس پروگرام میں ایک تقریر ہوئی جس کے مقرر مکرم توحید اولاشیبو بیڈے صاحب تھے۔ جن کی تقریر کا عنوان ''تبلیغ کی راہ میں نت نئی حکمت عملیاں'' تھا۔

اس کے بعد مبلغین کرام نے میدان عمل میں اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے واقعات بیان کئے۔ نیز مختلف علاقوں میں اپنائی جانے والی حکمت عملیوں کو بیان کیا گیا۔

جلسہ سالانہ کا دوسرا دن

دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد ''حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 22/12/2017 کا خلاصہ'' درس میں سنایا گیا۔ حضور انور کا Live خطبہ جمعہ بعد نماز جمعہ سنوانے کا انتظام کیا گیا تھا اور اسی خطبہ کا خلاصہ ہفتہ کو درس میں سنایا گیا تا یاد دہانی ہو سکے۔

صبح 10:00 بجے جلسہ کی کارروائی کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت مکرم امیر جماعت احمدیہ نائیجیریا نے کی۔ مکرم امیر صاحب کی اجازت سے معزز مہمانان کرام کا تعارف کروایا گیا اور انہیں اسٹیج پر آنے کی دعوت دی گئی۔

تلاوت و نظم کے بعد معزز مہمانان نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ اس اجلاس میں اوگوں اسٹیٹ (Ogun State) کے سپیکر آف اسٹیٹ اسمبلی مکرم الحاج عبد الغفار صاحب، لیگوس اسٹیٹ (Lagos State) کے کمشنر آف ہیلتھ، کوارا اسٹیٹ (Kwara State) سے مکرم الحاجی ابوبکر ناڈا کو صاحب چیف آف کوارا اسٹیٹ اور شریعہ کورٹ آف کوارا اسٹیٹ کے فارمر گرینڈ قاضی کے علاوہ مختلف مسالک کے چیفس، آئمہ کرام اور حکومتی افسران نے شرکت کی۔

اس اجلاس میں دو تقاریر ہوئیں۔ پہلی تقریر مکرم الحاجی عبد العزیز الاتوئیے صاحب نائب امیر نائیجیریا نے کی۔ جس کا عنوان ''اخلاقی بلندی کے ذریعہ سوشل، پولیٹیکل اور اکنامیکل مسائل سے نجات'' تھا۔

اس تقریر کے بعد مکرم ریحان احمد ملک صاحب مبلغ سلسلہ نے حضرت مسیح موعودؑ کا اردو منظوم کلام بمعہ انگریزی ترجمہ ''ہمیں اس یار سے تقویٰ عطا ہے'' پڑھا۔

اس کے بعد دوسری تقریر مکرم خواجہ عبد العظیم صاحب۔ مبلغ سلسلہ و استاد جامعہ احمدیہ نائیجیریا نے کی جس کا عنوان ''نوجوان نسل اور ہماری ذمہ داریاں'' تھا۔

ہر دو تقاریر کا مقامی زبانوں ہاؤسا اور یوروبا میں ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔

ان تقاریر کے بعد دوران سال علمی میدان میں نمایاں کامیابیاں حاصل کرنے والوں میں اسناد و انعامات کی تقسیم کی تقریب جلسہ گاہ میں ہی منعقد ہوئی۔

اس کے بعد صدر مجلس نے اختتامی کلمات نیز جلسہ میں شامل ہونے والے سب معزز مہمانان کرام کا شکریہ ادا کیا۔ اور اختتامی دعا کروائی اور اجلاس اپنے اختتام کو پہنچا۔ کھانے کے وقفہ کے دوران معزز مہمانوں نے جماعت احمدیہ کی طرف سے لگائی گئی نمائش دیکھی۔

شام 04:00 بجے دوسرے دن کے دوسرے اجلاس کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ اس کی صدارت مکرم ڈاکٹر عبد الغنی اناہورو صاحب نائب امیر نائیجیریا نے کی۔ تلاوت و قصیدہ کے بعد مکرم معلم عبد الہادی بابا رینڈے صاحب نے ''شہدائے احمدیت'' کے موضوع پر تقریر کی۔ اس تقریر کا بھی مقامی زبانوں ہاؤسا اور یوروبا میں ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔

اس کے بعد صدر مجلس نے اپنے اختتامی کلمات میں کہا کہ ''میں معزز مہمانان کرام اور شاملین جلسہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اتنے انہاک سے اس جلسہ کی کارروائی کو سنا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس جلسہ سے بھرپور فائدہ اٹھانے والا بنائے۔ آمین''۔ اس کے بعد صدر مجلس نے اختتامی دعا کروائی اور اجلاس اپنے اختتام کو پہنچا۔

اس اجلاس کے بعد کچھ نکاحوں کے اعلانات کئے گئے۔

نماز مغرب وعشاء کے بعد کھانے کا وقفہ ہوا۔ بعد ازاں مجلس سوال و جواب ہوئی۔ جس میں خاکسار ناصر احمد محمود طاہر مبلغ سلسلہ، مکرم نور الدین اوکوبینا صاحب مبلغ سلسلہ، مکرم الحاجی دارا مولا صاحب معلم سلسلہ اور، مکرم معلم عبد الفتاح ایڈوں صاحب نے سوالات کے مدلّل اور تسلی بخش جوابات دیئے۔ اور اس طرح آج کا دن اپنے اختتام کو پہنچا۔

دوران مجلس سوال و جواب جو جلسہ گاہ میں عوام الناس کے لئے منعقد کی جا رہی تھی، ایک الگ مارکی میں مکرم امیر صاحب نائیجریا کی مبلغین کرام و معلمین کرام کے ساتھ میٹنگ کا انتظام تھا۔ اس میں قائمقام مبلغ انچارج مکرم عدنان طاہر صاحب نے نائیجریا میں جاری تبلیغی، تربیتی اور تعلیمی کاموں کے بارے میں حاضرین کو بتایا۔ جس پر امیر صاحب نے سب کی حوصلہ افزائی فرمائی نیز مکرم امیر صاحب نے تبلیغی میدان میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منشاء کے مطابق اور دلجمعی سے جماعتی کاموں میں مصروف رہنے پر معلمین کا شکریہ بھی ادا کیا اور تحریک جدید کی طرح وقف جدید میں بھی پہلے سے بہتر طور پر کام کرنے کی تلقین فرمائی۔ دعا کے ساتھ یہ میٹنگ اپنے اختتام کو پہنچی۔

جلسہ سالانہ کا تیسرا دن

حسب معمول دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد صبح 06:15 بجے جلسہ سالانہ کے آخری دن کے اجلاس کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ جس کی صدارت مکرم مشہود۔ اے۔ فشولا صاحب امیر جماعت احمدیہ نائیجیریا نے کی۔

تلاوت و عربی قصیدہ کے بعد اس اجلاس میں مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ نائیجیریا نے ''لو کان الایمان معلقا بالثریا لناله رجل او رجال من هؤلاء'' سے نظام خلافت کی پیشگوئی اور خلافت سے ملنے والی نصائح کی روشنی میں تربیت اولاد کے مضمون پر خطاب کیا اور اختتامی دعا کروائی جس کے ساتھ ہی جماعت احمدیہ نائیجیریا کا 65واں جلسہ سالانہ 2017ء اپنے اختتام کو پہنچا۔

اس جلسہ کی حاضری 35,131 رہی۔ جلسہ میں 5 ممالک گھانا، ریپبلک آف بینن، ایکٹوریل گنی، کیمرون اور چاڈ کے وفود نے بھی شرکت کی۔

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر لجنہ جلسہ گاہ میں بھی تمام پروگرام براہ راست دکھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ ان کے اپنے پروگرام بھی ان کی مارکی میں جاری رہے۔

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر نمائش اور بک اسٹال بھی لگایا گیا تھا جہاں سے احباب کرام نے کتب خریدیں اور اس کو پسند کیا۔ نیز مارکیٹیں بھی لگائی گئیں تھیں جہاں کھانے کی ضروری اشیاء موجود تھیں۔

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر کھانے کے لئے لجنہ اور مردانہ کچن کا الگ الگ انتظام کیا گیا تھا۔ جس کی وجہ سے کھانے کی پکوائی اور تقسیم کا کام نہایت تسلی بخش رہا۔ جبکہ شاملین کے لئے بھی ٹینٹ لگا کر کھانا کھلانے کا انتظام کیا گیا تھا۔

اسی طرح جلسہ سالانہ کے دوران میڈیکل کلینک کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔ جہاں سے احباب جماعت کو مفت علاج کی سہولت میسر رہی۔

اسی طرح جلسہ سالانہ کے دوران مجلس خدام الاحمدیہ نائیجیریا کی طرف سے ''جلسہ ریڈیو'' کا بھی انتظام کیا گیا تھا جس کے ذریعہ سے تمام جلسہ کی کارروائی براہ راست انگریزی، ہاؤسا اور یوروبا زبانوں میں نشر ہوتی رہی۔ جلسہ کی کارروائی کے بعد ان تین زبانوں کے علاوہ فرنچ اور عربی زبانوں میں بھی براہ راست پروگرام نشر کئے جاتے رہے۔ نیز اس ریڈیو کی رینج ''الارو، ٹاؤن'' تک تھی۔ اس ریڈیو کے ذریعہ بھی غیر از جماعت احباب کی ایک کثیر تعداد کو اس جلسہ کی کارروائی سے استفادہ کی توفیق ملی۔

آخر پر مولا کریم سے دعا ہے کہ وہ آئندہ بھی ہمیں اپنے فضل اور رحم سے ان امور کو بہتر طریق پر انجام دینے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین۔

☆...☆...☆

علم وحکمت اور صدق ومعرفت سے بھری ہوئی

کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تاثیرات اور عربوں کے قبول احمدیت کی ایمان افروز داستانیں

(عبدالسمیع خان ۔ استاد جامعہ احمدیہ گھانا ۔ مغربی افریقہ)

محترم برادرم محمد طاہر ندیم صاحب مربی سلسلہ عربی ڈیسک یُوکے نے ایک بہت ایمان افروز اور معلوماتی کتاب صلحاء العرب کے نام سے لکھی ہے جس میں انہوں نے عربوں کے احمدیت قبول کرنے کے واقعات تحریر کئے ہیں۔ اوران اسباب، واقعات، ایمانی سفر اور مشکلات کا تفصیل سے نقشہ کھینچا ہے جن سے یہ سب لوگ گزرے۔ ان کے اخلاص اور فدائیت کا تذکرہ بھی ہے۔ اور یہ جملہ امور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس الہام کی سچائی کا ثبوت ہیں جو ان الفاظ پر مشتمل ہے۔ يُصَلُّوْنَ عَلَيْكَ صُلَحَآءُ الْعَرَبِ وَاَبْدَالُ الشَّامِ (الحکم 31 اگست 1901ء) یعنی عرب کے صلحاء اور شام کے ابدال تجھ پر درود بھیجتے ہیں۔ خاکسار نے گزشتہ عرصہ میں اس کتاب کا مطالعہ کیا اور بہت کچھ پایا اور ارادہ کیا کہ دیگر احباب جو یہ کتاب نہیں پڑھ سکے ان کو اپنی لذّت میں شامل کروں۔

عربوں کا ایمانی سفر اور روحانی دولت کئی پہلوؤں پر مشتمل ہے۔ ان میں سے ایک حصہ یہ ہے کہ ان کی نظر سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی کتب یا ان کا عربی ترجمہ گزرا اور وہ اس کی تاثیرات قدسی کا شکار ہو گئے۔ گو ماضی میں حضورؑ کی زیادہ کتب کا ترجمہ شائع نہیں ہوا تھا اور نہ انہیں پہنچا مگر جو حصہ بھی انہیں ملا وہ اس سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ خاکسار نے اس مضمون میں صرف ایسے ہی واقعات بیان کرنے پر اکتفا کیا ہے۔ اور اس تسلسل میں حضور انور کا بیان کردہ واقعہ اور چند دیگر واقعات بھی شامل کر دیئے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی کتب

سعید درویش صاحب

مکرم سعید درویش صاحب مراکش کے ہیں۔ 1990ء میں ہجرت کر کے جرمنی آ گئے۔ ان کا احمدیت سے تعارف الجزائر کے غیر احمدی دوست سمیر بوخطہ صاحب اور پھر ان کے ذریعہ پاکستانی احمدی عبدالسمیع صاحب کے ذریعہ ہوا۔ عبدالسمیع صاحب نے انہیں کئی کتب دیں جن سے بہت متاثر ہوئے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ دلیل وحجت سے میرا دامن تہی ہو چکا تھا۔ ایسے میں خیال آیا کہ کیوں نہ استخارہ کر کے دیکھوں شاید اس طرح دل کی کیفیت کا کوئی علاج مل جائے۔ استخارہ کیا تو خواب میں دیکھا کہ مَیں ایک دروازے سے داخل ہوتا ہوں جہاں لوگوں کا ایک جمّ غفیر نماز باجماعت ادا کر رہا تھا۔ دروازے پر کھڑے دربان سے پوچھتا ہوں کہ یہ کون ہیں تو وہ ایک جھونپڑی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے کہ ان لوگوں کے بارہ میں جاننا چاہتے ہو تو اس جھونپڑی میں داخل ہو جاؤ جہاں ان کے بارہ میں ایک کتاب پڑی ہوئی ہے جسے پڑھو گے تو حقیقت معلوم ہو جائے گی۔ چنانچہ میں جا کر وہاں سے کتاب اٹھاتا ہوں تو میری آنکھ کھل جاتی ہے۔ اس رؤیا سے میں نے یہی سمجھا کہ مجھے جماعت کی کتب پڑھنی چاہئیں۔ چنانچہ میں عبدالسمیع صاحب کے پاس گیا اور ان سے عربی زبان میں کتب کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے مجھے روحانی خزائن میں مطبوعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی کتب دیں۔ میں نے یہ کتب پڑھنی شروع کیں تو حیرت واستعجاب کی تصویر بن کے رہ گیا۔ ایسی اعلیٰ پائے کی فصیح وبلیغ زبان اور ایسا دل موہ لینے والا انداز بیان پھر اس اسلوب پر ذکر معارف قرآن اور حقائق فرقان بلاشبہ عنایت خدائے رحمان اور عطائے ربّ دیّان ہے اور مؤلف کی صداقت پر بیّن برہان ہے۔

(صلحاء العرب وابدال الشام صفحہ 416- 417)

تمیم ابودقّہ صاحب

مکرم تمیم ابودقہ صاحب بیان کرتے ہیں۔ میں شام کے شہر حلب میں انجینئرنگ کالج میں پڑھتا تھا۔ میرے کمرے میں ایک اور طالب علم بھی تھا جو اسلام سے بالکل دور تھا۔ ایک دن میں نے چند کتب کمرے میں پڑی ہوئی دیکھیں تو پوچھا کس کی ہیں؟ اس نے کہا یہ ہمارے پڑوس میں رہنے والے کافروں کی ہیں۔ میرے ذہن میں پہلا خیال یہ آیا کہ یہ کوئی بہت بڑے کفّار ہوں گے جن کو یہ اسلام سے دُور شخص بھی کافر کہہ رہا ہے۔ بہر حال مَیں نے کتابیں دیکھنی شروع کیں۔ ان میں سے ایک کتاب پر جب میں نے مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلاۃ و السلام پڑھا تو سوچا کہ یہ بے چارے تو بہت ہی سادہ لوگ لگتے ہیں جنہیں اتنا بھی پتہ نہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی پر صلاۃ اور تسلیم بھیجنا زیبا نہیں۔ لیکن جب بعض کتب کی کچھ اور ورق گردانی کی تو میں نے ان لوگوں سے ملنے کا فیصلہ کیا۔ انہوں نے پہلی ملاقات میں میرے ساتھ دجّال کے بارہ میں بات کی۔ اور مجھے وہیں پر محسوس ہونا شروع ہو گیا کہ یہی درست مفہوم ہے۔ گھر میں بھی آ کے میں نے ان تمام احادیث پر جو مجھے دجّال کے بارہ میں یاد تھیں ان احمدی نوجوانوں کی منطق کے مطابق غور کرنا شروع کیا تو ایک ایک کر کے گتھیاں سلجھتی گئیں۔ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہاں میسر تمام کتب کا مطالعہ کر لیا۔ اس مطالعہ کے دوران میں خاص طور پر اس بات کی ٹوہ میں تھا کہ مسیح موعود علیہ السلام اپنے آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بالمقابل کس حیثیت سے پیش کرتے ہیں۔ اور یہ جان کر میرا دل اطمینان اور سکینت سے بھر گیا کہ حضور تو اپنے آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خادم لکھتے ہیں اور آپ ﷺ سے محبت کا ایک عجیب سمندر حضور علیہ السلام کے کلام میں موجزن ہے۔ اس ساری تحقیق کے بعد میرے سامنے سوائے بیعت کے کوئی چارہ نہ رہا۔ اور بیعت کے ساتھ ہی دل ایسے اطمینان اور سکون سے بھر گیا جس کی طبیعت متلاشی تھی۔ حلب سے واپسی پر میں وہاں پر میسر تمام کتب ساتھ لے آیا۔ اردن پہنچ کر میرا یہ معمول رہا کہ سارا دن ان کتب کو پڑھنے اور ان پر غور کرنے میں ہی گزارتا تھا۔ تین ماہ کے مطالعہ اور غور وخوض کے بعد مجھے ایسے محسوس ہوتا تھا کہ نئے معانی اور مفاہیم کا ایک خزانہ میرے دل ودماغ میں سما گیا ہے۔ اور میں ایک عجیب روحانی نشے کے عالم میں تھا۔ میں نے گھر آتے ہی بتا دیا تھا کہ میں نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو مسیح ومہدی مان کر ان کی بیعت کر لی ہے اور اب میں جماعت احمدیہ میں شامل ہو چکا ہوں۔ (صلحاء العرب وابدال الشام صفحہ 276)

حضرت ابوسعید عربؓ

ان کا تعلق عرب قوم سے نہ تھا لیکن کثرت سے عرب ممالک میں سفر کرنے اور عربی بولنے کی وجہ سے عرب کہلائے۔ حضرت ابو سعید عرب صاحبؓ بہت بڑے تاجر تھے اور رنگون برما کے علاقہ میں بغرض تجارت رہائش پذیر تھے۔ بڑے آزاد مشرب اور نیچریت کے رنگ میں رنگے ہوئے تھے۔ خدا کے وجود پر بھی ایمان نہ تھا۔ بس یہی خیال تھا کہ کھانا ہے اور کمانا ہے۔

آپ 1894ء میں لاہور آئے۔ خواجہ کمال الدین صاحب نے انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب آئینہ کمالات اسلام دی جبکہ ایک مولوی نے آپؑ کے خلاف لکھی ہوئی ایک کتاب انہیں دی۔ مگر یہ دونوں کتابیں وہیں کسی کو دے کر چل دیئے اور پرواہ نہ کی۔ انہیں کہا گیا کہ قادیان آئیں مگر یہ نہ آئے۔ لیکن خدا کی قدرت دیکھیں کہ پھر وہی کتاب آئینہ کمالات اسلام ان کی نظر سے گزری تو اس کے پڑھنے سے حقیقت اسلام ان پر منکشف ہو گئی۔ پھر کیا تھا کہ آپ اس قدر فاصلہ طے کر کے رنگون سے قادیان آئے اور دسمبر 1902ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ جب آپ حضورؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ نے ان کے حالات حضورؑ کی خدمت میں سنائے۔ پھر انہوں نے خود اپنے حالات جب حضور علیہ السلام کی خدمت میں عرض کئے اور کہا کہ آئینہ کمالات اسلام نے آخر اس غلطی سے نجات دے کر حضور کی محبت کا تخم دل میں جمایا۔ اس پر حضرت اقدسؑ نے جو نصیحت فرمائی اس کے پہلے جملے یہ ہیں: خدا ہی کی تلاش کرو۔ حقیقی لذت خدا ہی میں ہے۔

(صلحاء العرب وابدال الشام صفحہ 55:- 56)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ واقعہ بیان فرمایا کہ:

شام کے ایک دوست کینیڈا میں ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں ایک سیلز مین کے طور پر ملازمت کرتا تھا۔ میرے گاہکوں میں سے ایک شخص کے بیٹے سے میرا تعارف ہوا۔ وہ نوجوان احمدی تھا اس سے تعلق بڑھا تو اس نے مجھے جماعتِ احمدیہ کے بارہ میں بتایا اور پھر مجھے اسلامی اصول کی فلاسفی کا عربی ترجمہ دیا۔ جس سے میں بہت متاثر ہوا اور اس کی معقول باتیں مجھے بہت پسند آئیں۔ پھر میں ایک سال تک جماعت کی کتب پڑھتا رہا۔ ایم ٹی اے العربیہ بھی دیکھتا رہا اور پھر ایک استخارہ کے بعد مبشر خواب دیکھ کر بیعت کر لی۔ (خطبہ جمعہ 24 نومبر 2017)

احمد آفندی حلمی صاحب

احمد حلمی صاحب کی ولادت 1908ء میں ہوئی۔ وہ اپنی ماں کے بہت لاڈلے تھے شاید اس کی وجہ یہ تھی کہ ان کے والد اور بڑے بھائی یکے بعد دیگرے وفات پا گئے تھے۔ اور وہ اپنی ماں کا واحد سہارا رہ گئے تھے۔ لہذا وہ ان کی ہر فرمائش پوری کرتی تھیں۔ یوں یہ نہایت ناز ونعم میں پل کر جوان ہوئے۔ جوانی میں آپ اپنے ایک دوست کے گھر گئے جن کا نام محمود ذہنی صاحب تھا۔ وہاں انہوں نے میز پر 'اسلامی اصول کی فلاسفی' کا عربی ترجمہ پڑا ہوا دیکھا۔ آپ نے وہ کتاب اٹھا کر ورق گردانی کرنی شروع کر دی۔ پہلی نظر میں ہی یہ کتاب آپ کے دل میں اتر گئی لہٰذا آپ نے اپنے دوست سے یہ کتاب عاریۃً مانگ لی۔ اور اس وقت تک کتاب کو رکھ نہ سکے جب تک کہ اس کو پہلے صفحہ سے لے کر آخر تک مکمل پڑھ نہ لیا۔ اور اس کتاب کے پڑھنے کے ساتھ ہی آپ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی بیعت کا فیصلہ کر لیا۔

احمد آفندی حلمی صاحب جماعت احمدیہ مصر کے ابتدائی مخلص ارکان میں سے تھے اور احمدیت میں داخل ہونے کے بعد خلیفہ وقت کی زیارت کے لئے 5/ اگست 1939ء کو قاہرہ سے قادیان تشریف لائے۔ یوں قادیان تشریف لانے والے آپ دوسرے مصری احمدی بن گئے۔ آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اور دوسرے بزرگان سلسلہ سے ملاقات کرنے اور مرکز احمدیت کے فیوض سے متمتع ہونے کے بعد 26/ اگست 1939ء کو عازم مصر ہو گئے۔ (صلحاء العرب وابدال الشام صفحہ 104)

فتحی عبدالسلام مبارک صاحب

مصر کے جامعہ الازہر کے فارغ التحصیل ہیں۔ 1997ء میں احمدی عالم مصطفیٰ ثابت صاحب کینیڈا سے مصر آئے تو ان سے اچھا تعارف ہو گیا۔ دجال کے متعلق گفتگو سے عبدالسلام صاحب پر بہت اچھا اثر ہوا۔ وہ بیان کرتے ہیں جب میں نے مکرم مصطفی ثابت صاحب سے اس فہم اور نئے طرز فکر کے مصدر کے بارہ میں پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ اگر ان احادیث کی شرح کے مطابق دجال ظاہر ہو گیا ہے تو اس کو قتل کرنے والے مسیح موعود اور امام مہدی علیہ السلام کا آنا بھی ضروری ہے۔ لہٰذا یہ مفاہیم حضرت امام مہدیؑ لے کر آئے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے یہ تمام تجدیدی مفاہیم بذریعہ وحی ان پر کھولے ہیں، وغیرہ وغیرہ۔ یہ باتیں کرنے کے بعد یہ ملاقات ختم ہو گئی اور مصطفی ثابت صاحب بھی واپس چلے گئے۔ لیکن وحی اور خدا تعالیٰ کے کلام کرنے کے موضوع نے مجھے پریشان کئے رکھا۔ کیونکہ میں معروف اعتقاد کے مطابق یہی عقیدہ رکھتا تھا کہ اب وحی کا دروازہ بند ہو چکا ہے۔ ان تمام خیالات کے باوجود میری توجہ بار بار مصطفی ثابت صاحب کے اخلاق اور ان کی تواضع اور چہرہ پر نمایاں ہونے والی خشیت الٰہی کی طرف جاتی اور سوچتا کہ کیا یہ اس تعلیم کا نتیجہ ہے جو ان کے بقول امام مہدی لے کر آئے ہیں؟ اگر نہیں تو کیا باطل بھی یہ سب کچھ پیدا کر سکتا ہے؟

1999ء میں مصطفی ثابت صاحب دوبارہ مصر تشریف لائے تو ہماری بات چیت دوبارہ شروع ہوئی۔ انہوں نے مجھے 'اسلامی اصول کی فلاسفی' کا عربی ترجمہ دیا جس نے میرے اندر ایک عجیب انقلاب برپا کر دیا۔ اس کے بعد میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی کتب کا مطالعہ کیا اور مصطفیٰ ثابت صاحب اور ڈاکٹر حاتم صاحب سے ملاقاتوں اور کئی کتب پڑھنے کے بعد بیعت کر لی۔ (صلحاء العرب وابدال الشام صفحہ 553)

حضرت محمد حلمی الشافعی صاحب

آپ 21 مارچ 1929ء کو قاہرہ میں ایک علمی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد اور چچا اور دادا جامعۃ الازہر کے علماء میں سے تھے۔ 1965ء میں آپ کا رابطہ مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب سے ہوا۔ اور دو سال کے بحث مباحثہ کے بعد آپ کو قبول احمدیت کی توفیق ملی۔ آپ بیان کرتے ہیں کہ مصطفیٰ ثابت صاحب سے عام علمی موضوعات پر گفتگو ہوتی رہتی تھی۔ اسی دوران ان کا تبادلہ ہو گیا تو انہوں نے اپنی بعض کتب ایک ڈبے میں ڈال کر میرے پاس اماناً رکھوا دیں۔ میں نے ان سے کتب پڑھنے کی اجازت بھی لے لی۔ اس طرح پہلی دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جماعتی کتب سے تعارف ہوا۔ انہی دنوں میں نے 'اسلامی اصول کی فلاسفی' کا عربی ترجمہ پڑھا اور یہ کتاب مجھے بہت پسند آئی۔ ایک دن میں یہ کتاب لے کر اپنے والد صاحب کے پاس چلا گیا۔ میں نے ابھی چند صفحات ہی بلند آواز میں پڑھے تھے کہ میرے والد صاحب بار بار کہنے لگے کہ اس کتاب کا مؤلف بڑا عالم آدمی ہے۔ پھر ہر صفحہ سننے کے بعد ان کے منہ سے ماشاءاللہ کے الفاظ نکلتے رہے۔ میرے والد صاحب کا تعلق جماعت انصار السنۃ المحمدیۃ سے تھا اور یہ تصوف کو پسند نہیں کرتے

کیونکہ بعض اوقات تصوف کے نام پر بڑی مبالغہ آرائی کی جاتی ہے۔اس کتاب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مختلف احکام کی حکمت کو فلسفیانہ رنگ میں بیان کرتے ہوئے کسی قدر تصوف کا رنگ بھی دیا ہے۔لیکن آپ علیہ السلام کے بیان فرمودہ اس تصوف میں نہایت اعلیٰ مضامین بیان ہوئے تھے اور اس میں عام صوفیوں کے کلام کا شائبہ تک نہ تھا۔اس لئے میرے والد صاحب کو یہ طریق بھی بہت پسند آیا۔

میں نے پوچھا: آپ کے خیال میں یہ شخص ایک نیک اور صالح انسان ہوسکتا ہے؟

انہوں نے جواب دیا: یہ اولیاء اللہ اور صالحین میں سے ہے۔

میں نے کہا: اس شخص کا دعویٰ ہے کہ وہ امام مہدی اور مسیح موعود ہے۔

انہوں نے کہا: نہیں، یہ نہیں ہوسکتا۔

میں نے پوچھا: پھر کیا یہ شخص جھوٹا ہے؟

انہوں نے جواب دیا: میں یہ نہیں کہتا کہ یہ شخص جھوٹا ہے لیکن یہ بات عقلاً محال ہے۔یہ امام مہدی اور مسیح موعود کیسے ہوسکتے ہیں؟

بہر حال میرے اصرار پر والد صاحب نے کہا کہ میری عمر اس وقت ستّر سال کے قریب ہے، اور تمام عمر میں نے انہی باتوں کو پڑھایا اور ان پر تقریریں کی ہیں۔میرا اتنی جلدی متاثر ہونا اور بدل جانا تقریباً ناممکن ہے۔میں نے بھی انہیں معذور سمجھ کر مزید بحث سے پرہیز کیا۔اس کے بعد میں یہی کتاب لے کر ایک مولوی کے پاس گیا جو دینی علوم کے ساتھ ساتھ عربی زبان کا استاد بھی تھا۔میں نے اس سے کہا کہ یہ کتاب ایک معیّن فرقہ کی ہے اور چونکہ آپ ایک عالم دین ہیں اس لئے میں اس کے بارہ میں آپ کی رائے جاننا چاہتا ہوں۔ ابھی میں نے بمشکل دو یا تین صفحات ہی پڑھے تھے کہ اس مولوی نے جھٹ سامنے والی الماری سے دو تین تفسیر کی کتب نکالیں اور کہا کہ ہمارے پاس سب کچھ موجود ہے۔ یہ کتب جلیل القدر علماء کی تصانیف ہیں جنہوں نے تمام عمر کی عرق ریزی کے بعد قرآن وحدیث کی شرح وتفسیر لکھ دی ہے اور ہر قسم کے مسئلہ کو کھول کر بیان کر دیا ہے اب ہمیں اس کے بعد کسی اور کتاب کی کیا ضرورت ہے۔ اس چیز نے مجھے ہلا کر رکھ دیا اور میری تحقیق کے رخ کو یکسر بدل دیا۔مَیں قبل ازیں ان کتب کا مطالعہ غلطیاں نکالنے اور اعتراض کرنے کے لئے کرتا تھا۔لیکن اس واقعہ کے بعد میرے مطالعہ کا ہدف حق وحقیقت تک رسائی بن گیا۔

اس واقعہ کے بعد میں نے 'اسلامی اصول کی فلاسفی' اور 'احمدیت کا پیغام' کو دوبارہ پڑھنا شروع کر دیا۔ ان کے بعد میں نے کہا دیکھتے ہیں جماعت احمدیہ کا قرآن کریم کے بارہ میں کیا مؤقف ہے۔ یہ جاننے کے لئے میں نے فائیو والیم کمنٹری کی پہلی جلد میں سورۃ فاتحہ کی تفسیر پڑھنی شروع کر دی۔اور پھر میں نے بیعت کر لی۔

(صلحاء العرب وابدال الشام صفحہ 199 تا 207)

محمد منیر ادلبی صاحب

محمد منیر ادلبی صاحب کا تعلق شام سے ہے وہ بیان کرتے ہیں۔1982ء کی بات ہے کہ میری ملاقات برادرم وسیم الجابی سے ہوئی جو میرے والدین کی ہمسائیگی میں رہتے تھے اور میرے بھائی کے کلاس فیلو تھے۔ برادرم وسیم صاحب نے ایک دن مجھ سے کہا کہ میرے پاس اسلامی اصول کی فلاسفی کے نام سے ایک ایسی کتاب ہے جس میں اسلامی تعلیمات کا بالکل منفرد اور نہایت حسین انداز میں نقشہ کھینچا گیا ہے۔اس کتاب کو پڑھنے کے بعد میری توجہ جماعتی تعلیمات اور افکار اور موضوعات کی طرف ہوئی۔مکرم وسیم صاحب سے گفتگو جاری رہی اور انہوں نے حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کے دلائل بھی دیئے۔ اس تحقیق کے دوران جب میرا رابطہ مکرم منیر الحصنی صاحب سے ہوا تو میں نے بیعت کے کاغذات پیش کر دیئے۔ بعد میں مکرم منیر ادلبی صاحب کو 'اسلامی اصول کی فلاسفی' کا ترجمہ شائع کرنے کی توفیق بھی ملی۔

(صلحاء العرب وابدال الشام صفحہ 311)

مکرم عصام الخامسی صاحب

مراکش سے تعلق رکھنے والے عصام الخامسی کی داستان بھی عجیب ہے۔ان کی اہلیہ نے ان سے پہلے 1995ء میں بیعت کی مگر یہ بیوی سے تمسخر کرتے رہے۔ خود بیان کرتے ہیں۔

میری بیوی سپین میں احمدیوں کے ساتھ رابطہ میں تھی وہ جب بھی میرے بارے میں پوچھتے تو میری بیوی بتاتی کہ وہ تو تمسخر کرتا ہے اور دینی امور سے بے رغبت ہے۔ احمدی اسے یہی نصیحت کرتے کہ تم دعا اور حسن اخلاق کے ساتھ اپنی کوششیں جاری رکھو۔شاید یہ میری بیوی کی دعا کا ہی اثر تھا کہ ایک روز میرے دل میں آیا کہ دیکھوں تو سہی کہ احمدی اپنی کتب میں کیا لکھتے ہیں۔ چنانچہ میں نے اپنی بیوی سے چھپ کر ایک کتاب 'القول الصریح فی ظہور المہدی والمسیح' پڑھنی شروع کی۔ اس کتاب میں امام مہدی اور دجال کے بارہ میں ایسی معلومات تھیں جن کو پڑھ کر میں حیرت ودہشت کی تصویر بن کے رہ گیا۔ مجھے یہ احساس ہوگیا کہ یہ جماعت کوئی عام جماعت نہیں ہے بلکہ ایک نئی طرز فکر لے کر اٹھی ہے۔ مجھے اپنی بیوی کے حق پر ہونے کا خیال آنے لگا تھا لیکن تکبر اور انا کی وجہ سے میری طبیعت یہ بات ماننے کے لئے تیار نہ تھی کہ اپنی بیوی کے سامنے اپنی غلطی کا اعتراف کروں۔عقل و منطق پر مبنی درست اسلامی مفاہیم نے میری پیاس بڑھا دی تھی۔لیکن کیا میں اپنی بیوی سے کہوں کہ مجھے پڑھنے کے لئے کوئی کتاب دے؟ ہرگز نہیں، اس سے تو میری ساری عزت خاک میں مل جائے گی۔ میں اس طریق پر سوچنے لگا تھا۔ پھر اندر کی پیاس سے مجبور ہو کر میں نے اپنی بیوی سے چھپ کر ایک اور کتاب پڑھنی شروع کی۔ میں نے دیکھا تھا کہ یہ کتاب میری بیوی نے متعدد بار پڑھی تھی اور اس کو بڑا سنبھال کر رکھتی تھی۔ یہ کتاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تالیف منیف 'اسلامی اصول کی فلاسفی' کا عربی ترجمہ تھا۔کتاب کے شروع میں اس کی تعریف وتوصیف کے ساتھ مختلف اخبارات وجرائد کے حوالے درج تھے جن کو پڑھ کر میرے اندر طعن وتشنیع اور انکار واعتراض کی عادت پھر عود کر آئی اور میں نے پھر سوچا کہ اب مجھے اس کتاب میں ضرور ایسے پوائنٹ مل جائیں گے جن سے میں اپنی بیوی کی جہالت کو ثابت کرسکوں گا۔ کیونکہ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ یہ کتاب اس قسم کی تعریف کی مستحق ہو جس کا ذکر پیش لفظ میں کیا گیا ہے۔لیکن جوں جوں میں یہ کتاب پڑھتا گیا میری زبان احمدیت اور اپنی بیوی کے خلاف گنگ ہوتی گئی۔اس کتاب میں مذکور مفاہیم اور معارف عام آدمی کی سوچ وفکر کا نتیجہ نہیں ہوسکتے۔ ایک دفعہ پھر مجھے ضمیر نے جھنجھوڑا لیکن اس بار بھی میرے تکبر نے یہی جواب دیا کہ اگر تم اپنی غلطی کا اعتراف کرو گے تو اس کا یہ مطلب ہوگا کہ تمہاری بیوی تم سے زیادہ متقی اور زیادہ عقلمند ہے اور وہ سچ کو پہچاننے میں تم پر سبقت لے گئی ہے۔ پھر میں دل سے احمدی ہوگیا مگر اعلان کرنے میں انقباض تھا۔1998ء میں مجھے شوگر کی بیماری ہوگئی اور میرے کبر کا بت بھی پاش پاش ہوگیا اور میں نے بیوی کے ذریعہ بیعت فارم پر کر دیا۔

(صلحاء العرب وابدال الشام صفحہ 373– 374)

مکرم لقمان ابراہیم صاحب

شام کے لقمان ابراہیم صاحب کہتے ہیں کہ: میں نے 27 سال تک مختلف سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کر کے انجینئرنگ میں ڈگری حاصل کی تھی۔ میری تعلیمی زندگی حساب کتاب اور خشک منطق سے عبارت تھی لیکن میں نے جماعتی کتب اور اسلامی اصول کی فلاسفی کا مطالعہ کیا تو اس کے سامنے میری 27 سالہ تعلیم بالکل صفر تھی۔حضرت مسیح موعودؑ کے دلائل کا کوئی اندھا ہی انکار کرسکتا ہے اور اسی کیفیت کے زیرِ اثر میں نے بیعت کر لی۔(بدر 04 جنوری 2018)

الحاج محمد بن منصور صاحب

الحاج محمد بن منصور ریاقات المغربی المعروف محمد بن محمد المغربی الطرابلسی مراکش کے تھے۔انہوں نے 17 حج کئے تھے۔حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس ان سے 1928ء میں کبابیر فلسطین میں ملے تو معلوم ہوا کہ یہ بزرگ 23 سال سے حضرت مسیح موعودؑ پر ایمان لاچکے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ میں یمن میں امام محمد بن ادریس امامِ یمن کے پاس تھا تو کابل سے امام محمد بن ادریس کے پاس چند کتابیں اس مدّعی کی پہنچیں۔آپ نے دو کتابیں پڑھ کے علماء کے سپرد کر دیں اور کہا کہ یہ کام آپ کا ہے اس کے بارہ میں رائے ظاہر کریں، اور آپ نے خود اس کے متعلق کچھ نہ کہا۔ پھر علماء میں اس کے متعلق اختلاف ہوا۔بعض کہیں کہ جو کچھ اس نے لکھا سچ ہے۔بعض کہیں کہ ایسی باتیں کہنے والا کافر ہے۔مگر میں استخارہ کر کے اور بعض خوابیں دیکھ کر آپ پر ایمان لے آیا۔ چنانچہ میں اس وقت سے آپ کو امام الوقت مسیح موعود مانتا ہوں۔شمس صاحب فرماتے ہیں میں نے پوچھا کون سی کتابیں وہاں پہنچی تھیں؟ انہوں نے کہا ہم نے اس وقت چند عبارات حفظ کی تھیں۔ جب انہوں نے عبارات سنائیں تو وہ الاستفتاء کی تھیں۔ پھر انہوں نے قصیدۃ اعجازیۃ کے شعر سنائے۔ وہ میرے مکان پر جمعہ کی نماز کے لئے تشریف لائے تو نماز ادا کرنے کے بعد کہنے لگے اگرچہ میں پہلے سے ایمان لایا ہوا ہوں مگر پھر آپ کے ہاتھ پر تجدید عہد کرتا ہوں۔ تب وہ اور دو شخص اَور ان کے ساتھ سلسلہ میں داخل ہوئے۔(صلحاء العرب وابدال الشام صفحہ 60)

اہلیہ تمیم ابودقّہ صاحب

مکرم تمیم ابودقہ صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کی کتب پڑھ کر بیعت کی تھی۔ان کی اہلیہ فجر عطایا صاحبہ اپنی بیعت کا واقعہ یُوں بیان کرتی ہیں کہ میں لبنان کے میڈیکل کالج میں تھی۔ مَیں نے حصول ہدایت کے لئے بہت دعا کی تو خواب دیکھا کہ سبز رنگ کے کپڑے پر امام مہدی کا تحریر کردہ خط پڑا ہے اس میں امام مہدی نے مجھے بلایا تھا۔مگر کافی عرصہ تک جماعت سے رابطہ نہ ہوا۔ پھر میں نے ایک اور خواب دیکھا کہ میں ایک تاریک رات میں سمندر کے کنارے پانی میں چل رہی ہوں۔ جب میں نے آسمان کی طرف دیکھا تو اس کے ستارے ہماری دنیا کے آسمان کے ستاروں کی طرح نہ تھے بلکہ ان کی ترتیب اور تصویر بالکل مختلف تھی۔ میں نے اس آسمان میں ایک بڑا سا دروازہ بھی دیکھا جس میں سے نور ہی نور نکل رہا تھا اس میں کچھ عربی زبان میں لکھے ہوئے کلمات بھی نظر آئے لیکن میں انہیں سمجھنے سے قاصر رہی۔ میں سمندر کے پانی سے نکل کر خشکی پر آئی تو دیکھا کہ وہاں پر امام مہدی علیہ السلام کا میرے نام ایک خط پڑا ہوا ہے جس میں صرف یہ دو لفظ لکھے ہوئے تھے: اعجاز المسیح۔ مجھے اس کا نہ کوئی مطلب سمجھ آیا نہ ہی اس کے امام مہدی کے ساتھ تعلق کی تفہیم ہوئی۔اگلے دن جبکہ مَیں اپنے ماموں ڈاکٹر حاتم صاحب ابن حلمی شافعی صاحب مرحوم کے گھر میں تھی تو اتفاقاً ان کی لائبریری دیکھنے لگ گئی، اور یونہی ہاتھ بڑھا کے جو ایک کتاب اٹھائی تو ایک لمحے کے لئے میری سانس رک گئی۔ مجھے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آرہا تھا کہ جو کچھ میں دیکھ رہی ہوں وہ حقیقت ہے یا میرا کوئی خیال۔ کیونکہ اس کتاب کی جلد پر جلی حروف میں جو نام لکھا تھا وہ اعجاز المسیح تھا۔ مجھے اسی وقت خواب کی تعبیر مل گئی۔ چنانچہ میں ایک ایک کر کے اس لائبریری کی کتابیں پڑھنے لگی۔ دو سال تک مسلسل مطالعہ کرنے کے بعد مجھے محسوس ہوا کہ جیسے میں وقت ضائع کر رہی ہوں، اور اب مجھے بغیر مزید کسی تاخیر کے بیعت کر کے اس سفینۂ نجات میں سوار ہو جانا چاہئے۔ چنانچہ میں نے 11/ اپریل 1999ء کو بیعت کرلی۔(صلحاء العرب وابدال الشام صفحہ 284)

محمد ابراہیم اخلف صاحب

مکرم محمد ابراہیم اخلف صاحب کے والدین کا تعلق مراکش سے ہے اور وہ بعد میں ہالینڈ شفٹ ہوگئے۔انہیں شروع ہی سے اپنے دینی معاملات سے دلچسپی تھی۔ کہتے ہیں کہ انہی دنوں کی بات ہے کہ ایک دفعہ میں کتابوں کی ایک بڑی دکان پر تھا جہاں ایک کتاب خصوصی طور پر میری توجہ کا مرکز بنی جو جرمن محقق Holger Kersten کی تالیف Jesus Lived In India تھی۔ میں نے یہ کتاب خرید لی۔ چونکہ عیسیٰ علیہ السلام کے رفع اور حیات ووفات کا معاملہ مجھے شروع سے ہی بہت پریشان کرتا تھا اس لئے میں نے یہ کتاب بہت جلد پڑھ لی۔اس کتاب کے مؤلف نے علمی طور پر ثابت کیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام وفات پا گئے ہیں۔ میں کتاب پڑھتا گیا اور دل سے اس کے مضمون کو قبول کرتا گیا۔اب میرے لئے صرف یہ سوال باقی تھا کہ اگر عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ہوگئی ہے تو پھر قرآن کریم میں مذکور عیسیٰ علیہ السلام کی صلیب سے کیا مراد ہے۔ اس کا حل بھی اس کتاب میں موجود تھا کیونکہ مؤلف نے ذکر کیا تھا کہ ہندوستان کے ایک شخص مرزا غلام احمد نے قرآن کریم میں عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق صلیب کے الفاظ کا یہ معنی کیا ہے کہ وہ صلیب پر لٹکائے تو گئے لیکن اس پر فوت نہیں ہوئے تھے۔اس بات نے مجھے مجبور کیا کہ میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کی شخصیت اور آپ کے افکار وخیالات کے بارہ میں کچھ تحقیق کروں (حضورؑ کی یہ کتاب غالباً مسیح ہندوستان میں تھی)۔ اس کے بعد اِخلف صاحب کو ہالینڈ میں لاہوری جماعت کی لائبریری میں بھی کتب دیکھنے کا موقع ملا۔تحقیق کا سلسلہ بڑھتا رہا۔دیباچہ تفسیر القرآن بھی پڑھی۔ایم ٹی اے پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے خطبات بھی سنے۔آگے بیان کرتے ہیں۔

انہی ایام میں میری ملاقات اپنے گاؤں درونین کے رہائشی کچھ صومالیوں سے ہوئی جنہوں نے مجھے بتایا کہ آج وہ ایک بنگالی کافر سے ملے ہیں جس کا کلمہ لا اِلٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی بجائے احمد رسول اللہ ہے اور اس نے انہیں اپنے عقائد کی تبلیغ کی ہے۔ یہ شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نئے نبی پر ایمان لاتا ہے اور اس کا تعلق جماعت احمدیہ سے ہے۔ میں نے کہا کہ میں نے جماعت احمدیہ کی بعض کتب پڑھی ہیں مجھے تو ان کی تفاسیر اور خیالات سے اتفاق ہے۔ ہاں البتہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد میں کسی نبی کو تسلیم نہیں کرسکتا جب تک کہ اس کا ثبوت قرآن کریم سے نہ دیا جائے۔ یہی سوچ کر

باقی صفحہ نمبر 20 پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ: آزاد کشمیر اسمبلی کی جماعت احمدیہ کے خلاف حالیہ قرارداد پر تبصرہ...

از صفحہ نمبر4

ہے''۔(ارشادات فریدی حصہ سوم صفحہ69-70 مطبوعہ اگرہ1320ھ بحوالہ حنفیت اور مرزائیت از عبدالغفور اثری صفحہ48-49)

دوسرے مشہور دیوبندی عالم دین اور مرکزی راہنما تحفظ ختم نبوت موومنٹ جناب مولانا یوسف بنوری ایڈیٹر البینات احمدی جرائم کو یوں یاد کرتا ہے۔

''قادیانی نہ صرف یہ کہ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں اور کلمہ گو ہیں بلکہ انہوں نے اپنے نقطہ نظر کے مطابق ایک صدی سے بھی زیادہ مدت سے اپنے طریقے پر اسلام کی تبلیغ واشاعت کا جو کام خاص کر یورپ اور افریقی ممالک میں کیا اس سے باخبر حضرات واقف ہیں۔ اور خود ہندوستان میں جو تقریباً نصف صدی تک اپنے آپ کو مسلمان اور اسلام کا وکیل ثابت کرنے کے لیے عیسائیوں آریہ سماجیوں کا انہوں نے جس طرح مقابلہ کیا تحریری اور تقریری مناظرے کئے وہ بہت پرانی بات نہیں... پھر ان کا کلمہ... ان کی اذان اور نماز وہی ہے جو عام امّت مسلمہ کی ہے۔ زندگی کے مختلف شعبوں کے بارے میں ان کے فقہی مسائل قریب قریب وہی پیش ہیں جو عام مسلمانوں کے ہیں۔ لیکن اثنا عشریہ (شیعہ) کا یہ حال ہے کہ ان کا کلمہ الگ ہے۔ ان کا وضوا لگ ہے۔ ان کی نماز اور اذان الگ ہے۔ زکوۃ کے مسائل بھی الگ ہیں۔ نکاح اور طلاق وغیرہ کے مسائل بھی الگ ہیں حتیٰ کہ موت کے بعد کفن دفن اور وراثت کے مسائل بھی الگ ہیں''۔

(ماہنامہ البینات کراچی جنوری فروری 1988ء صفحہ 96)

... ...

ایک شیعہ ذاکر اور عالم دین عرفان حیدری صاحب احمدی جرائم کی روداد پر یُوں سیخ پا ہے:

''صرف قادیانیوں کے نام مسلمانوں جیسے نہیں ہوتے۔ ان کا کلمہ بھی مسلمانوں جیسا ہوتا ہے ☆ان کی آذان بھی مسلمانوں جیسی ہوتی ہے ☆ان کا فقہ بھی وہی جو سارے مسلمانوں کا اعظم فقہ ہے ☆ان کا طریق نماز بھی وہی ہے جو سارے مسلمانوں کا ہے ☆ان کا روزہ کھولنے کا وقت بھی وہی ہے ☆ان کی نماز بھی ویسی جو سارے مسلمانوں کا طریقہ نماز ہے ☆ان کے قرآن پڑھنے کا انداز بھی وہی جو سارے مسلمانوں کا انداز قراءت ☆ان کا روزے کھولنے کا وقت بھی ویسا۔ جو سارے مسلمانوں کا وقت ہے ☆ان کے ارکان حج بھی وہی جو سارے مسلمانوں کے ہیں ☆ان کا نصاب زکوٰۃ بھی وہی جو سارے مسلمانوں کا ہے ☆ان کی توحید بھی وہی۔ ان کا لاالہ الا اللہ بھی وہی جو سارے مسلمانوں کا ☆ان کا خدا بھی تخت پر بیٹھتا ہے ☆ان کا خدا بھی مسکراتا ہے ان کا خدا بھی روتا ہے تو جب مسئلہ یہ ہے کہ مرزا غلام احمد نے کوئی نئی فقہ نہیں دیا اسی فقہ پر چل رہا ہے وہ بھی مقلد ہے۔ وہی شریعت دے رہا ہے کوئی نئی شریعت نہیں لایا۔ وہی طریقہ نماز دے رہا ہے کوئی نیا طریقہ نماز نہیں لایا۔ وہی قرآن پڑھ رہا ہے کوئی نیا قرآن لے کر نہیں آیا۔ اسی آیت سے استدلال کر رہا ہے جس سے تمام مسلمان خاتم النبیین کا استدلال کرتے ہیں۔ اسی سورۃ سے استدلال کرتا ہے مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنۡ رِّجَالِكُمۡ وَلٰكِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ (الاحزاب:41)۔ مرزا غلام احمد یہی کہتا ہے کہ میں کب خاتم النبیین کا انکار کر رہا ہوں۔ میں تو تمہارے ہی بتائے ہوئے طریقوں سے استدلال کر رہا ہوں۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء اگر انگوٹھی ہیں اس انگوٹھی کا نگین، خاتم میرا رسول ہے وہ میں بھی مانتا ہوں''

(مولانا عرفان حیدری صاحب کی یہ ویڈیو تقریر بر موضوع ''شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ ضروری ہے'' یُوٹیوب (youtube) پر Qadiyani And Non Qadiyani with Allama Irfan Haider presented by Abidi part1,2,3 shiamajlis موجود ہے۔ اس تقریر کو شبیر کیسٹ ہاؤس نے ریکارڈ کیا ہے)

... ...

احمدیوں کو کافر کہنے والوں سے پھر سے کہتا ہوں کہ واقعتاً تمہیں احمدیوں کو اپنے سے ایسے ہی الگ کرنا چاہئے تھا کیونکہ عشق رسول ﷺ کے مخموروں اور قصور کے نعت خوانوں کی دنیا بھی اور ہے اور ان کے گناہ بھی اور۔ کرگس کا جہاں اور ہوتا ہے اور شاہین کا اور۔ جنگل میں ناچتے ہوئے مور اپنے پاؤں کو دیکھ کر کیوں روتا ہے وہ عطاء اللہ شاہ بخاری صاحب کی زبانی بھی سنئے

''یہ اسلام جو تم نے اختیار کر رکھا ہے کیا یہی اسلام ہے جو نبی نے سکھلایا تھا؟ کیا ہماری رفتار و گفتار کردار میں وہی دین ہے جو خدا نے نازل کیا تھا؟ یہ روزے اور نمازیں جو ہم میں سے بعض پڑھتے ہیں اس کے پڑھنے میں کتنا وقت صرف کرتے ہیں۔ جو مصلے پر کھڑا ہے وہ قرآن سنانا نہیں جانتا اور جو سنتے ہیں وہ نہیں جانتے کہ کیا سن رہے ہیں اور باقی 23 گھنٹے ہم کیا کرتے ہیں؟ میں کہتا ہوں کہ گورنری سے لے کر گداگری تک مجھے ایک ہی بات بتلاؤ جو قرآن اور اسلام کے مطابق ہو۔ پھر میں کمیونزم سے کیوں لڑوں؟ ہمارا نظام کفر ہے۔ قرآن کے مقابلے میں ہم نے ابلیس کے دامن میں پناہ لے رکھی ہے۔ قرآن صرف تعویذ اور قسم کھانے کے لیے ہے''۔(احراری اخبار آزاد 9 دسمبر 1949ء)

... ...

مسجد الحرام کے خطیب الشیخ محمد بن سبیل جن کے آقاؤں نے جماعت احمدیہ کی عصمت و ایمان سے نمرودی خونی ہولی کھیلنے کے لئے دراہم و دینار میں ادائیگیاں کی تھیں وہ آج دامن پر لگے خونی دھبے دیکھ کر بیت اللہ شریف کے سایہ میں کھڑے ہو کر کہہ رہے ہیں۔

''آج اکثر بلاد اسلامیہ کے مسلمانوں کی کیفیت سخت الم انگیز ہے۔ مسلمان آنحضرتؐ اور صحابہؓ کی روش کا مخالف ہو چکا ہے۔ کیا اکثر مسلمان ممالک میں ہمیں ایسے لوگ نظر نہیں آتے جو اسلام کی طرف منسوب ہوتے ہیں اور اپنے تئیں مسلم کہتے ہیں اور بایں ہمہ ان کا اسلام انہیں بڑے بڑے جرائم سے نہیں روکتا۔ ان کا اسلام انہیں سُود اور لوگوں کے اموال کھانے اور فجور سے نہیں روکتا۔ ان کا اسلام انہیں کذب بیانی اور جھوٹی گواہی سے نہیں روکتا اور نہ ہی رقص گاہوں اور شراب خانوں سے منع کرتا ہے۔ نہ اُن کا اسلام انہیں مسلمانوں کے معاملات میں دھوکا، چالبازی اور فریب دہی سے باز رکھتا ہے۔ نہ ان کا اسلام انہیں نماز وروزہ کے چھوڑنے سے روکتا ہے۔ وہ حق کو نفرت انگیز القاب کے ذریعہ بعض سادہ لوح لوگوں کے سامنے بدنما بتاتے ہیں۔ اُن کا اسلام قرآن اور احادیث نبویہ کو پس پشت ڈال کر خود ساختہ قوانین کے فیصلہ سے بھی انہیں نہیں روکتا۔ اور ان کا اسلام انہیں اس بات سے بھی نہیں روکتا کہ شریعت اسلامیہ کو عیوب اور نقائص کا تختہ مشق بنائیں۔ وہ اشتراکی مذہب رکھتے ہیں۔ وہ دہریوں کی مدد کرتے ہیں۔ اور خدا کے دین اور خدا کے مومن بندوں سے بیگانگی اختیار کئے ہوئے ہیں''۔

(اخبار العالم الاسلامی 15 شعبان 1394ھ مطابق 3 ستمبر 1974ء صفحہ 13 تا 16)

... ...

آج کی تاریخ میں مولوی مخبوط الحواس نہ ہو تو کیا کرے۔ وہ مولوی جس کی برادری، جس کی اولاد اور جس کی قوم سب ہی بقول مودودی صاحب مسلمان شرابی، مسلمان زانی، مسلمان جواری، مسلمان نمرود، مسلمان فرعون، مسلمان سودی، مسلمان ڈاکو، مسلمان سوشلسٹ اور مسلمان مشرک بن چکی ہے۔

ایسے میں وہ شخص جو ''تمام اوقات خدا کی عبادت، نماز یا تلاوت قرآن شریف میں گزارنے والا''۔ ''دین کی حمایت میں کمر باندھے ہوئے''۔ ''جس کی تمام محنت و کوشش یہی ہے کہ تثلیث اور صلیب کا عقیدہ مٹائے جو سراسر کفر ہے اور اللہ تعالیٰ کی توحید کو قائم کرے''۔ ''بڑا نیک مرد اور اہل سنت و جماعت سے ہے اور صراط مستقیم پر ہے اور ہدایت کی تلقین کرتا ہے''۔

ایسا شخص اور اس کی جماعت ان نام نہاد سرکاری مسلمانوں، شر پسند اور فتنہ انگیز مُلّانوں اور ان کے ہمنوا اور ہم قماش سیاستدانوں اور حکمرانوں کو زہر نہ لگے تو اور کیا لگے۔

اور اگر مذکورہ بالا صفات کے حامل عام مسلمان، اور ان کے مُلّاں و سیاستدان اور حکمران حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کو کافر قرار دیتے ہیں تو ان کے اس فتویٰ اور قانون کی اس دنیا میں بھی کسی صاحب عقل اور انصاف پسند کی نظر میں اخلاقی اور قانونی کسی پہلو سے بھی ایک کوڑی کی بھی حیثیت نہیں؟ اور عالم الغیب والشہادہ خدا کے ہاں تو اس کی بالکل کوئی بھی حیثیت نہیں۔ واقعةً کون مومن ہے اور کون کافر؟ اس کا فیصلہ تو اس احکم الحاکمین نے کرنا ہے جس کے حضور سب نے حاضر ہونا ہے اور جس کی ہر انسان کے پاتال تک نظر ہے اور وہ ہر ایک کی نیّتوں اور اعمال سے بخوبی واقف ہے۔

بات کو اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور مولانا جلال الدین رومی کے اقوال سے سمیٹتا ہوں۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا تھا ''حق کا پرستار کبھی ذلیل نہیں ہوتا چاہے سارا زمانہ اس کے خلاف ہو جائے اور باطل کا پیروکار کبھی عزت نہیں پاتا چاہے چانداس کی پیشانی پر نکل آئے''۔ اور حضرت مولانا جلال الدین رومیؒ کا قول ہے کہ ''جس کے افعال شیطان اور درندوں جیسے ہوتے ہیں کریم لوگوں کے متعلق اسی کو بدگمانی ہوتی ہے''۔

☆...☆...☆

نظم

دل کی پاتال سے اٹھائی ہے
ہم نے جب بھی صدا لگائی ہے
زندگی اپنی کرکے اس کے نام
زندگی زندگی بنائی ہے
روحِ بیمار کا شفا پانا
پیرِ کامل کا دَم ، دوائی ہے
اک نظر ڈال کر ولی کرنا
اس کی ہی معجزہ نمائی ہے
منزلیں جو بھی ہم نے ماری ہیں
رہبرا ! تیری راہنمائی ہے
جو ادا کی تھی اوّلوں نے کبھی
رسم ہم نے بھی وہ نبھائی ہے
نام اپنا ہے باوفاؤں میں
عمر بھر کی یہی کمائی ہے
یہ مہک آسماں کا تحفہ ہے
جو مری روح میں سمائی ہے
ہم جو ٹھہرے ہیں وارثِ انعام
کھوئی میراث ہم نے پائی ہے
ہم نے جو مشعلیں جلائی ہیں
روشنی وہ حرا سے آئی ہے
آ چکا ہے جو ، ماننے میں اُسے
خیر ہے سب ، ہر اِک بھلائی ہے
کل جو گمنام و بے ہنر تھا آج
اس کی شہرت جہاں پہ چھائی ہے
کہہ رہا ہے جو ''ایک مردِ خدا''
وہ تو نقارۂ خدائی ہے
ہم عجب ہیں ظفؔر کہ خود ہم نے
ہر خودی خاک میں ملائی ہے

(مبارک احمد ظفؔر)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

محترم لطف الرحمٰن شاکر صاحب اور محترم عبدالجبار صاحب

قادیان کے زمانہ سے جماعت کے ہسپتال کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے نام نامی پر نور ہسپتال رکھا گیا تھا۔ ہجرت کے بعد ربوہ میں بھی یہ ہسپتال اسی نام سے موسوم رہا تا آنکہ نئی عمارت بننے کے بعد جماعت کی انتظامیہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ سے درخواست کی کہ جماعت کے نئے مرکزی ہسپتال کا نیا نام رکھا جائے تو مناسب ہوگا۔ حضرت صاحب نے صدر انجمن احمدیہ کے تجویز کردہ نام فضل عمر ہسپتال پر صاد فرمادیا۔ خلافت رابعہ میں اسی ہسپتال کی توسیع ہوئی اور نیا حصہ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کے نام سے خدمت خلق میں مصروف ہے۔

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 18 اپریل 2012ء میں مکرم ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب کے قلم سے دو ایسے خدمت گزار احباب کا ذکرخیر شامل اشاعت ہے جنہیں فضل عمر ہسپتال ربوہ میں لمبا عرصہ غیرمعمولی خدمت کی سعادت عطا ہوئی۔ یعنی محترم لطف الرحمٰن شاکر صاحب اور محترم عبدالجبار صاحب۔

مضمون نگار رقمطراز ہیں کہ ایک زمانہ تھا کہ ہسپتال کو سوائے صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کے کوئی M.B.B.S. ڈاکٹر میسر نہیں تھا۔ ہسپتال کے انچارج حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خاں صاحب L.S.M.F. یعنی لائسنس یافتہ ڈاکٹر تھے۔ اسی طرح لیڈی ڈاکٹر غلام فاطمہ مرحومہ بھی لائسنس یافتہ ڈاکٹر تھیں۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا کرم ہے اسی ہسپتال میں مکرم ڈاکٹر لطیف احمد قریشی صاحب جیسے F.R.C.P ہارٹ سپیشلسٹ، محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب جیسے F.R.C.S. سرجیکل سپیشلسٹ یا مکرمہ ڈاکٹر نصرت جہاں صاحبہ F.R.C.S. گائنی سپیشلسٹ آئے اور خدمت کے لئے دھونی رما کر بیٹھ گئے اور اب محترم جنرل مسعود الحسن نوری صاحب جیسے ہارٹ سپیشلسٹ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کا چراغ روشن کئے بیٹھے ہیں۔ ہسپتال میں پہلی ایم بی بی ایس لیڈی ڈاکٹر مکرمہ ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ تھیں۔ اور اب ہر شعبہ کے سپیشلسٹ موجود ہیں۔ لیبارٹری سارے ملک میں جانی پہچانی ہے مگر اس جان پہچان سے ہی مکرم لطف الرحمن شاکر صاحب کا ذکر شروع ہونا چاہئے کہ لطفی ہسپتال کا واحد لیبارٹری ٹیکنیشن تھا وہی پیتھالوجسٹ تھا جس کی رپورٹ پر سارے ڈاکٹر انحصار کرکے تشخیص کرتے تھے۔

لطف الرحمن شاکر بڑا تجربہ کار لیبارٹری ٹیکنیشن تھا ساتھ میں اس کا ہاتھ ہلکا تھا یعنی ٹیکہ لگاتے وقت مریض کو اذیت سے دوچار نہیں کرتا تھا۔ پھر اس کی خصوصیت یہ تھی کہ حضرت خلیفۃ المسیح کو بھی ٹیکہ وغیرہ لگانے کا کام اسی کے سپرد تھا بلکہ حضرت صاحب یورپ کے دورہ پر گئے تو بھی لطفی کو خاص اپنے ساتھ لے کر گئے کہ اپنے اعتبار کا پیرامیڈک میسر ہونا چاہئے۔ ربوہ میں بھی اس کی بہت مانگ تھی۔ جماعت کے اکابر بیمار ہوتے تو گھروں پر ٹیکہ لگانے یا بلڈ پریشر چیک کرنے کو لطفی ہی بھیجا جاتا۔ کیونکہ ہسپتال میں داخلے کا رواج بہت بعد کو ہوا۔ ہسپتال بنتے بنتے بنا ہے۔ بستی بسنا کھیل نہیں ہے بستے بستے بستی ہے۔ عمارتیں تو بن جاتی ہیں روایتیں بننے میں وقت لگتا ہے۔

عبدالجبار صاحب وقت کے لحاظ سے بہت بعد کو آئے مگر اپنی دھیمی طبیعت اور ہمدردانہ لب و لہجے کی وجہ سے اہل ربوہ کے دل میں گھر کر لیا۔ سرجری کے ساتھ وابستہ تھے اس لئے مریضوں کے آپریشن روم کے ہمدرد ساتھی تھے۔ ہر مریض کے ساتھ ہمدردی اور محبت سے پیش آتے تھے۔ بیماری کے بعد گھر پر تیمارداری اور مناسب علاج کے لئے تواتر سے آتے رہنا بھی ان کی شخصیت کا حصہ تھا اور وہ مریضوں کے گھر جانے کی کوئی فیس وغیرہ نہیں لیتے تھے۔ اگر دن میں چار بار کسی کو ٹیکہ لگانے کی ضرورت ہے تو عبدالجبار عین وقت پر اپنی سائیکل پر آموجود ہوں گے۔ سردی ہو یا گرمی کوئی چیز ان کی راہ میں رکاوٹ نہیں بنتی تھی۔ سلسلہ کے بزرگوں کی خدمت گزاری کا انہیں خاص شوق تھا۔ ان کی خدمت بڑی تندہی اور محنت سے کرتے تھے۔ وہ زمانہ ڈسپوزایبل سرنجوں سوئیوں کا زمانہ نہیں تھا اس لئے ہربار سرنجوں کو ابالنا اور جراثیم سے پاک کرنا پڑتا تھا۔ ان کے تھیلے میں کئی کئی تیارشدہ سرنجیں اور سوئیاں موجود رہتی تھیں کیونکہ وقت بے وقت مریض انہیں آگھیرتے تھے۔ ایک بار عزیز نسیم مہدی کو جامعہ کی طالب علمی کے زمانہ میں دمہ کا شدید دورہ پڑا۔ اس کے دوست نے رات کے ایک بجے عبدالجبار صاحب کا دروازہ جا کھٹکھٹایا اور انہیں ساتھ لے آیا۔ مریض کی حالت ہسپتال لے جانے کی بھی نہیں تھی۔ عبدالجبار نے اللہ کا نام لے کر امائینوفائلین یا کسی ایسی ہی دوا کا ٹیکہ دھیرے دھیرے کوئی آدھ پون گھنٹے میں لگایا۔ جب نسیم مہدی کی طبیعت بحال ہوئی تو عبدالجبار نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہوگیا ہے ورنہ جب میں نے ٹیکہ لگانا شروع کیا تھا مجھے سخت تشویش تھی کہ اتنی بگڑی ہوئی حالت میں دوا اثر کرتی ہے یا نہیں۔

عبدالجبار کی یہی خصوصیت انہیں ہردلعزیز بنائے رکھتی تھی کہ وہ ہر وقت خدمت کے لئے حاضر تھے۔ کسی نے کبھی ان کو انکار کرتے نہیں دیکھا یا سنا اور اس خدمت گزاری کا دائرہ صرف خوش حالوں تک محدود نہیں تھا۔ ہر کوئی ان کی خدمت گزاری کا مورد تھا غریب مریضوں کے گھروں میں بھی اسی پابندی اور خدمت گزاری کے جذبہ سے جاتے تھے۔

اُس زمانہ میں کسی کو اچانک کوئی شدید تکلیف آگھیرتی تو وہ بجائے ہسپتال کا رُخ کرنے کے ڈاکٹروں یا پیرامیڈکس کی تلاش میں نکلتا۔ ایسے وقتوں میں ڈاکٹر تھے ہی کتنے جو کام آتے۔ یہی لطفی یا جبار صاحب جیسے پیرامیڈکس ہی کام آتے اور اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ لوگوں کو شفا بھی دے دیتا۔ لطفی تو رہتا بھی ہسپتال میں تھا اس لئے بیماروں کا زیادہ تر ہدف بھی وہی تھا۔ ایک بات دونوں میں مشترک تھی وہ تھی ان کی خوش خلقی اور چہروں پر ہمہ وقت کھیلتی ہوئی مسکراہٹ۔ پھر بزرگوں کی خدمت کر کے انہوں نے ایک بات سیکھی تھی کہ علاج اپنی جگہ، دعا اپنی جگہ۔ چنانچہ دونوں ٹیکہ لگاتے وقت زیرلب دعائیں پڑھتے رہتے تھے۔ دونوں ٹیکہ لگانے سے پہلے بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم تو آواز کے ساتھ پڑھتے تھے اس کے بعد زیرلب دعائیں۔

اُس زمانہ میں ربوہ کا کوئی ہی گھرانہ ایسا ہوگا جس کی انہوں نے خدمت نہ کی ہو۔ طبی مشورے دینا، مناسب علاج کی طرف توجہ دلاتے رہنا، خود خدمت کے لئے حاضر رہنا، بات کرتے ہوئے مسکرانا اور مریض کی جلی کٹی سننا پڑے تو وہ بھی خندہ پیشانی سے سن لینا ان لوگوں کا شیوہ تھا۔ ہمارے فضل عمر ہسپتال کی شہرت کی ایک وجہ اس کا پیرامیڈیکل سٹاف بھی تھا۔ برسوں پہلے کی بات ہے سرگودھا کے ایک نامی گرامی وکیل سڑک کے ایک حادثہ میں زخمی ہوگئے۔ پنڈی بھٹیاں روڈ پر حادثہ ہوا مگر انہوں نے کہا کہ مجھے چنیوٹ ہسپتال میں نہ لے جانا ربوہ لے چلو۔ ربوہ لائے گئے اور لمبے عرصہ تک زیرعلاج رہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے شفایاب ہوکر واپس گئے تو ہمارے ایک دوست سے کہا کہ ربوہ کے ہسپتال کا سٹاف فرشتوں پر مشتمل ہے۔ دیگر ہسپتالوں میں ہر روز کا کام کرنے والے لوگ بھی ہر روز انعام و کرام کے طالب رہتے ہیں اور ان کے منہ میں لقمہ نہ ڈالیں تو بات ہی نہیں سنتے مگر ربوہ ہسپتال میں مَیں مہینوں قیام کرکے آیا ہوں۔ کسی کو انعام دینے کی کوشش بھی کی ہے تو اس نے نہیں لیا اور یہی کہا ہے کہ جو خدمت وہ کررہے ہیں وہ ان کا فرض ہے اس کا معاوضہ کیسا؟ یہ ساری تربیت اس جماعتی نظام کی دین ہے جس سے یہ سب لوگ منسلک تھے۔ اور تو اور پنجاب کے ایک وزیر جو چنیوٹ کے رہنے والے تھے عارضۂ قلب کا شکار ہوئے تو آپ نے بھی خود کہہ کر ربوہ ہسپتال میں آکر علاج کروایا اور الحمدللہ شفا پائی۔

...۞...۞...۞...

مکرم چوہدری محمد یعقوب کُلّا صاحب

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 18 اپریل 2012ء میں مکرم انجینئر محمد ایوب صاحب نے ایک مضمون میں اپنے والد محترم چوہدری محمد یعقوب کُلّا صاحب کا ذکرخیر کیا ہے۔

محترم چوہدری صاحب 1931ء میں اپنے آبائی گاؤں مونگ (سابقہ ضلع گجرات) میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم چوہدری خوشی محمد کُلا صاحب کو جون 1916ء میں حضرت مصلح موعودؓ کے دست مبارک پر بیعت کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ وہ اپنے علاقہ کے بااثر زمیندار تھے۔ جنگ عظیم اوّل میں بصرہ، عراق میں زخمی ہونے پر جلد گھر آگئے تھے۔ اُن کو اپنے علاقہ میں آباد اپنی برادری میں سب سے پہلے احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی تھی۔ قبل ازیں اُن کی والدہ محترمہ شرفاں بی بی صاحبہ نے ایک مبشر خواب دیکھا تھا کہ ''مرزا صاحب مونگ ہمارے محلہ میں آئے ہیں۔ آپ اَنّ تقسیم کررہے ہیں، میری ہتھیلی پر بھی رکھ دیا اور میں نے اس نعمت کو چاروں بیٹوں میں تقسیم کردیا، زیادہ خوشی محمد کو دیا اور آخر پر خود بھی ہتھیلی چاٹ لی''۔ چنانچہ بفضلِ اللہ تعالیٰ سب احمدیت کی نعمت سے نوازے گئے۔

محترم چوہدری محمد یعقوب کُلّا صاحب اوائل عمر میں ہی فوج میں بھرتی ہو گئے تھے۔ ستمبر 1965ء اور 1971ء کی پاک بھارت ہردو جنگوں میں شرکت کا موقع ملا۔ ستمبر 1953ء میں آپ کی شادی محترمہ زینب اختر صاحبہ بنت مولوی نور احمد صاحب مولوی فاضل موضع کالووالی سے ہوئی۔ شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤالدین میں کئی سال تک ملازمت کی۔ آپ کی دیانت اور وفاداری کے سب ہی معترف تھے۔ اپنے تین بیٹوں اور تین بیٹیوں کو اعلیٰ تعلیم سے آراستہ کیا۔ نہایت محنتی اور ایماندار انسان تھے۔ سانحہ مونگ ضلع منڈی بہاؤالدین 7/ اکتوبر 2005ء کے موقع پر غایت درجہ صبر وحوصلہ دکھایا۔ اس موقع پر فجر کی نماز کے دوران میں آٹھ نمازیوں کو شہید کردیا گیا تھا جن میں آپ کے چھوٹے بھائی چوہدری محمد اسلم کُلّا اور ان کا جواں سال بیٹا یاسر احمد (پہلا واقف نو شہید) بھی شامل تھے جبکہ بڑا بیٹا (مضمون نگار) زخمی ہوکر مستقل طور پر معذور ٹھہرا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اکثر سچے خواب آتے۔ کئی بار بچوں کے حالات کا خواب کے ذریعہ علم ہوتا تو خط لکھ کر یا بذریعہ فون، یا خود وہاں پہنچ کر حوصلہ دیتے۔

باریش خوبصورت چہرہ کے مالک تھے۔ پابندیٔ وقت کا بہت خیال رکھنے والے، دعاگو اور نہایت شفیق تھے۔ فجر کی نماز کے بعد روزانہ لمبی تلاوت کرتے اور پھر ٹیلی ویژن پر التزام سے پورا ایک گھنٹہ تلاوت سننا معمول تھا۔ بڑے اہتمام سے خلیفۃ المسیح کا خطبہ ایم ٹی اے پر سنتے اور اس مائدہ کے جاری ہونے پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے لئے دعاگو ہوجاتے۔ پابند صوم وصلوٰۃ تھے۔ امام الزمان اور خلافت سے محبت کو اپنی اولاد تک نہایت احسن رنگ میں پہنچانا ہمیشہ اپنا فرض جانا۔ ایک نمایاں خلق شکرگزار رہنا بھی تھا۔ لوگوں کے احسانات کو بھی یاد رکھتے اور اپنی اولاد کو بھی وہ احسان بتاکر اس کو یاد رکھنے کی نصیحت کرتے۔ بحرین کے بعد سعودی عرب میں دورانِ ملازمت حج نصیب ہوا۔ کچھ وقت سوئٹزرلینڈ میں بھی گزارا۔ اسلام کے لئے غیرت اور شجاعت کا اظہار کرنے والے تھے۔

آپ کی وفات 21/ اکتوبر 2011ء بروز جمعۃالمبارک بعمر 80 سال ہوئی اور آبائی قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ نماز جنازہ میں غیرازجماعت بھی کافی تعداد میں شامل ہوئے۔ موضع مونگ میں مذہبی رواداری اور باہمی احترام کا اظہار تھا۔ سانحہ مونگ کے موقع پر بھی اہالیانِ مونگ نے اسی خلق کا برملا اظہار کیا تھا۔

...۞...۞...۞...

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 7 مئی 2012ء میں مکرم ڈاکٹر مہدی علی چودھری کی ایک نظم بعنوان ''ہمارا عزم'' شامل اشاعت ہے۔ اس نظم میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

اے رات! ستاروں سے کہہ دے، گلشن کی بہاروں سے کہہ دے
ہم ڈرتے نہیں طوفانوں سے، موجوں کے اشاروں سے کہہ دے
آزاد کریں ہر حلقۂ شب سے ، سورج کو سچائی کے
ضامن ہیں تمہاری ہستی کے، کرنوں کے اجالوں سے کہہ دے
تھامے ہیں محبت کا پرچم ، ہم اہلِ صفا ، ہم اہلِ حرم
ہر بازی تم کو مات کریں، نفرت کے ماروں سے کہہ دے
لڑ کر سب طوفانوں سے ، چیر کے سب منجدھاروں کو
پہنچیں گے تم تک وعدہ ہے، ساحل سے، کناروں سے کہہ دے
سب کوہ و دمن، سب دشت وچمن ، گونجیں گے ''اللہ اکبر'' سے
حق آئے گا، تم بھاگو گے ، باطل کے یاروں سے کہہ دے
توحید کے پھولوں سے دیکھو دھرتی کا آنگن مہکا ہے
تم سب سے حسیں ہے یہ منظر، ان مست نظاروں سے کہہ دے

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

March 30, 2018 – April 05, 2018

Please note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 3875 6040

Friday March 30, 2018

00:00 World News
00:20 Tilawat: Surah An-Naml, verses 1-60.
00:35 Dars-e-Hadith
01:00 Yassarnal Qur'an: Lesson no. 59.
01:30 Huzoor's Reception In Stockholm: Recorded on May 17, 2016.
02:30 In His Own Words
03:00 Spanish Service
03:30 Khazain-ul-Mahdi
04:00 Tarjamatul Qur'an Class: Recorded on May 7, 1996.
05:10 Masjid-e-Aqsa Rabwah
05:30 Spotlight
06:00 Tilawat: Surah Al-An'aam, verses 148-155.
06:15 Dars-e-Hadith
06:35 Yassarnal Qur'an: Lesson no. 60.
07:00 Beacon Of Truth: Recorded on December 25, 2016.
07:50 Pakistan National Assembly 1974
09:05 A Mosque In Pfungstadt: Recorded on August 28, 2016 from Germany.
10:00 In His Own Words
10:30 Aadab-e-Zindagi
11:00 Deeni-o-Fiqahi Masail
11:30 History Of Cordoba
12:00 Tilawat [R]
12:15 Rishta Nata Ke Masa'il
12:30 Live Proceedings From Baitul Futuh Mosque
13:00 Live Friday Sermon
14:00 Live Proceedings From Baitul Futuh Mosque
14:30 Live Shotter Shondhane
16:30 Friday Sermon [R]
17:40 Noor-e-Mustafwi [R]
18:00 World News
18:20 Tilawat
18:35 Beacon Of Truth: Recorded on December 25, 2016.
19:30 A Mosque In Pfungstadt [R]
20:30 Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il [R]
21:00 In His Own Words [R]
21:30 Friday Sermon [R]
22:45 Pakistan National Assembly 1974

Saturday March 31, 2018

00:00 World News
00:20 Tilawat
00:40 Dars-e-Hadith
01:00 Yassarnal Qur'an
01:30 A Mosque In Pfungstadt
02:30 Noor-e-Mustafwi
02:50 Friday Sermon
04:00 Shotter Shondhane
06:00 Tilawat: Surah An-Nisaa, verses 88-93.
06:15 Dars-e-Hadith
06:35 Al-Tarteel: Lesson no. 16.
07:05 MTA Travel
07:30 Open Forum
08:00 International Jama'at News
08:50 Masjid Yadgar Rabwah
09:00 Friday Sermon: Recorded on March 30, 2018.
10:10 In His Own Words
10:40 Dua-e-Mustaja'ab
11:15 Indonesian Service
12:15 Tilawat [R]
12:30 Al-Tarteel [R]
13:00 Live Intikhab-e-Sukhan
14:05 Bangla Shomprochar
15:30 Khazain-ul-Mahdi
16:00 Live Rah-e-Huda
17:35 Al-Tarteel [R]
18:00 World News
18:15 Tilawat: Surah An-Najm, verses 27-63 and Surah Al-Qamar, verses 1-56.
18:30 MTA Travel [R]
19:00 Open Forum [R]
19:30 Dua-e-Mustaja'ab [R]
20:05 Huzoor's Jalsa Salana Address Holland: Recorded on May 19, 2012.
21:00 International Jama'at News [R]
21:50 Masjid Yadgar Rabwah [R]
22:00 Friday Sermon [R]
23:20 Khazain-ul-Mahdi [R]

Sunday April 01, 2018

00:00 World News
00:20 Tilawat
00:35 Dars-e-Hadith
01:00 Al-Tarteel
01:30 Huzoor's Jalsa Salana Address Holland 2012
02:15 Masjid Yadgar Rabwah
02:25 In His Own Words
03:00 MTA Travel
03:25 Open Forum
04:00 Friday Sermon
05:15 Masjid Yadgar Rabwah
05:30 Khazain-ul-Mahdi
06:00 Tilawat: Surah Al-A'raaf, verses 1-14.
06:10 Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
06:35 Yassarnal Qur'an: Lesson no. 60.
07:00 Rah-e-Huda: Recorded on March 31, 2018.
08:35 One Minute Challenge
09:15 Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna: Recorded on November 24, 2013.
10:30 Aadab-e-Zindagi
11:00 Indonesian Service
12:05 Tilawat [R]
12:20 Yassarnal Qur'an [R]
12:45 Friday Sermon: Recorded on March 30, 2018.
14:00 Live Shotter Shondhane
16:05 In His Own Words
16:35 Qisas-ul-Ambiyaa
17:30 Yassarnal Qur'an [R]
18:00 World News
18:20 Tilawat
18:35 Story Time
19:00 Live Beacon Of Truth
19:55 Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna [R]
21:10 In His Own Words [R]
21:45 Ghazwat-e-Nabi [R]
22:35 Friday Sermon [R]
23:45 One Minute Challenge [R]

Monday April 02, 2018

00:25 World News
00:45 Tilawat
01:05 Yassarnal Qur'an
01:30 Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna
02:45 In His Own Words
03:15 Ghazwat-e-Nabi
04:05 Friday Sermon
05:20 One Minute Challenge
06:00 Tilawat: Surah Al-A'raaf, verses 15-27.
06:15 Dars-e-Hadith
06:30 Al-Tarteel: Lesson no. 22.
07:00 Rencontre Avec Les Francophones: Recorded on December 1, 1997.
08:00 Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
08:25 MTA Travel
09:00 Inauguration Of Salaam Mosque: Recorded on September 6, 2016 in Iserlohn, Germany.
09:55 In His Own Words
10:30 Kids Time
11:00 Friday Sermon: Recorded on October 20, 2017.
12:00 Tilawat [R]
12:15 Dars-e-Hadith [R]
12:30 Al-Tarteel [R]
13:00 Friday Sermon [R]
14:05 Bangla Shomprochar
15:10 Inauguration Of Salaam Mosque [R]
16:10 Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood [R]
16:30 International Jama'at News
17:25 Al-Tarteel [R]
18:00 World News
18:15 Tilawat
18:30 Swedish Service
19:05 MTA Travel [R]
19:40 Rishta Nata Ke Masa'il
20:00 Inauguration Of Salaam Mosque [R]
21:00 Pakistan National Assembly 1974
21:50 Hamara Aaqa
22:30 Rencontre Avec Les Francophones [R]
23:35 Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood [R]

Tuesday April 03, 2018

00:00 World News
00:20 Tilawat
00:40 Dars-e-Hadith
00:55 Al-Tarteel
01:30 Inauguration Of Salaam Mosque
02:30 Hamara Aaqa
03:00 International Jama'at News
03:50 Rencontre Avec Les Francophones
04:50 Kasre Saleeb
05:25 MTA Travel
06:00 Tilawat: Surah Al-A'raaf, verses 28-36.
06:15 Dars-e-Hadith
06:30 Yassarnal Qur'an: Lesson no. 61.
06:55 Liqa Ma'al Arab: Recorded on July 30, 1996.
08:00 Story Time
08:30 Ken Harris Oil Painting
09:00 Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam: Recorded on December 1, 2013.
10:05 In His Own Words
10:35 Maidane Amal Ki Kahani
11:10 Indonesian Service
12:10 Tilawat [R]
12:25 Dars-e-Hadith [R]
12:40 Yassarnal Qur'an [R]
13:00 Friday Sermon: Recorded on March 30, 2018.
14:00 Bangla Shomprochar
15:10 Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam [R]
16:15 Beacon Of Truth: Recorded on March 11, 2018.
17:00 Qisas-ul-Ambiyaa
18:00 World News
18:20 Rah-e-Huda: Recorded on March 31, 2018.
19:55 Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam [R]
21:00 In His Own Words [R]
21:30 MTA Travel
22:05 Liqa Ma'al Arab [R]
23:20 Maidane Amal Ki Kahani [R]

Wednesday April 04, 2018

00:00 World News
00:20 Tilawat
00:30 Yassarnal Qur'an
00:50 Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam
01:55 MTA Travel
02:30 Beacon Of Truth
03:30 Liqa Ma'al Arab
04:40 Ken Harris Oil Painting
05:15 Qisas-ul-Ambiyaa
06:00 Tilawat: Surah Al-A'raaf, verses 37-44.
06:25 Al-Tarteel: Lesson no. 22.
07:00 Question And Answer Session: Recorded on December 8, 1996.
08:00 Inter-School Quiz
09:00 Huzoor's Jalsa Salana Address Canada: Recorded on May 19, 2013.
10:00 In His Own Words
10:30 Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il
11:00 Indonesian Service
12:00 Tilawat [R]
12:25 Al-Tarteel [R]
13:00 Friday Sermon: Recorded on March 30, 2018.
14:00 Bangla Shomprochar
15:05 Huzoor's Jalsa Salana Address Canada 2013 [R]
16:05 In His Own Words [R]
16:35 Mosha'airah
17:30 Al-Tarteel [R]
18:00 World News
18:20 Tilawat
18:35 French Service: Horizons d'Islam
19:40 Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il [R]
20:10 Huzoor's Jalsa Salana Address Canada 2013 [R]
21:05 In His Own Words [R]
21:40 Mosha'airah [R]
22:30 Question And Answer Session [R]
23:25 InfoMate

Thursday April 05, 2018

00:00 World News
00:20 Tilawat
00:40 Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
01:00 Al-Tarteel
01:30 Huzoor's Jalsa Salana Address Canada 2013
02:30 In His Own Words
03:00 Inter-School Quiz
04:00 Question And Answer Session
04:55 Masjid Mubarak Rabwah
05:10 Mosha'airah
06:00 Tilawat: Surah Al-A'raaf, verses 45-54.
06:15 Dars-e-Hadith
06:35 Yassarnal Qur'an: Lesson no. 61.
07:00 Tarjamatul Qur'an Class: Recorded on May 13, 1996.
08:10 Beacon Of Truth: Recorded on March 11, 2018
09:00 Inauguration Of Subhan Mosque: Recorded on September 7, 2016.
09:55 In His Own Words
10:30 Hijrat
11:05 Japanese Service
11:20 Pushto Muzakarah
12:00 Tilawat [R]
12:15 Dars-e-Hadith [R]
12:30 Yassarnal Qur'an [R]
13:00 Friday Sermon: Recorded on March 30, 2018.
14:05 Beacon Of Truth [R]
15:00 In His Own Words
15:30 Persian Service
16:00 Friday Sermon [R]
17:05 Seerat-e-Ahmad
17:35 Yassarnal Qur'an [R]
18:00 Live Arabic Service: Al-Hiwar-ul-Mubashir
20:05 World News
20:25 Friday Sermon [R]
21:25 In His Own Words [R]
22:00 Seerat-e-Ahmad [R]
22:25 Tarjamatul Qur'an Class [R]
23:30 Ottawa Winter Festival

Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).

Translations for Huzoor's Programmes are available.
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London
TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:info@alfazlintl.org

Vol 25 | Friday 30 March 2018 | Issue No. 13

بقیہ: کتب حضرت مسیح موعودؑ کی تاثیرات اور عربوں کے قبول احمدیت کی ایمان افروز داستانیں ...از صفحہ 16

میں اس بنگالی شخص کے گھر جا پہنچا اور مجھے پکا یقین تھا کہ وہ قرآن کریم سے یہ بات ثابت نہیں کر سکے گا۔ بہر حال جب میں نے دروازہ کھٹکھٹایا اور جونہی یہ شخص باہر نکلا مجھے اس کے چہرہ میں ایک غیر معمولی نور نظر آیا جسے دیکھتے ہی میرا دل بیٹھ گیا اور اپنے سارے مطالبے بھول کر میں نے اس سے بڑے احترام کے ساتھ عرض کیا کہ مجھے اپنے مسلک کی کچھ کتب پڑھنے کے لئے دیں۔ نہ جانے انہوں نے اس وقت مجھ میں کیا دیکھ کر کہا کہ میں یہاں اس بستی میں اکیلا احمدی ہوں اور میں ہمیشہ یہی دعا کرتا ہوں کہ اے اللہ مجھے کچھ پھل عطا فرما۔ اس وقت مجھے ان کی بات سمجھ نہ آئی۔ لیکن جب میں احمدی ہو گیا تو سمجھا کہ پھلوں کی دعا سے مراد بیعتیں اور نئے لوگوں کا جماعت میں شامل ہونا ہے۔ بہر حال انہوں نے مجھے گھر میں بٹھایا۔ میری ان کے ساتھ مختصر سی گفتگو میں انہوں نے بتایا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری شرعی نبی ہی سمجھتے ہیں۔ اور میرے اصرار پر انہوں نے مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک کتاب ایک غلطی کا ازالہ کا ترجمہ دیا جس کو پڑھ کر میں سوچ میں پڑ گیا کہ یہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری شرعی نبی مانتے ہیں۔ اور کتاب کا مؤلف جس بات کا دعویدار ہے وہ اسلام کے مخالف نہیں بلکہ وہ خود کہتا ہے کہ میں اسلام کی ترقی اور اسی کو پھیلانے کے لئے آیا ہوں۔ لہٰذا مجھے اس معاملہ کے بارہ میں سنجیدگی سے غور کرنا چاہئے کیونکہ اگر اس کتاب کا مؤلف اسلام کا بول بالا کرنے کے لئے آیا ہے اور وہ نبی ہے تو پھر مجھے ساری زندگی اس کے قدموں میں رکھ دینی چاہئے۔ دعا اور چند خوابیں دیکھنے کے بعد میں نے بیعت کر لی۔

(صلحاء العرب وابدال الشام صفحہ 393، 394)

مکرم عمرو نبیل صاحب

مکرم فتحی عبدالسلام مبارک صاحب تحریر فرماتے ہیں:

2002ء میں میرے ساتھ تجرباتی طور پر کام کرنے والے انجینئرنگ کے ایک طالبعلم عمرو نبیل صاحب نے بعض مفاہیم اور تفاسیر کے بارہ میں میرے ساتھ بات کی۔ میں نے احمدیت کی دل موہ لینے والی تشریحات بیان کیں تو اس نے پوچھا کہ کیا یہ مفاہیم وتفاسیر آپ کی سوچ وفکر کا نتیجہ ہیں؟ کیونکہ اگر یہ آپ کے اپنے خیالات ہیں تو آپ عالم اسلام کے سب سے بڑے عالم ہیں۔ میں نے کہا نہیں بلکہ میرا ایک ہندوستانی مرشد ہے اور یہ سب اس کی فہم وسوچ کا نتیجہ ہے۔

ایک دن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب 'نجم الہدیٰ' پڑھ رہا تھا کہ یہ دوست آگئے اور پوچھا کہ یہ کونسی کتاب ہے اور کیا وہ اسے پڑھ سکتا ہے؟ میں نے اسے کتاب دے دی۔ کچھ دیر کتاب کی ورق گردانی کے بعد یہ دوست مجھ سے پوچھنے لگے کہ کیا اس کتاب کا مؤلف ہی آپ کا ہندوستانی مرشد ہے؟ میں نے کہا ہاں۔ اس پر اس نے کہا کہ کیا ان کے بارہ میں میری رائے بھی آپ سننا چاہیں گے؟ میں نے کہا کیوں نہیں۔ اس نے کہا: یہ شخص سچا ہے اور میں بیعت کرنا چاہتا ہوں۔

مکرم عمرو نبیل صاحب نے بیعت کے بعد غیر معمولی تبدیلی پیدا کی اور ان کے کردار وگفتار میں واضح طور پر ایک فرق نظر آنے لگ گیا۔ جب یہ صورتحال ان کے والد مکرم نبیل حسین صاحب نے دیکھی تو اپنے بیٹے سے ان نئی طرز کے افکار وتفاسیر کے بارہ میں پوچھا کہ یہ تمہیں کون سکھاتا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ یہ سب مجھے فتحی عبد السلام نے سکھایا ہے۔ چنانچہ انہوں نے مجھے اپنے گھر دعوت پر بلایا اور مختلف آیات کی تفسیر اور دینی مسائل کے فہم کے بارہ میں بات ہوئی۔ اس کے بعد مکرم نبیل صاحب نے جماعت کی کتب کا مطالعہ شروع کیا اور جماعت کے عقائد کے بارہ میں تحقیق کی اور بالآخر 2006ء میں ایک روز جمعہ کے دن بیعت کر لی۔ (صلحاء العرب۔ ص 551)

حضرت عبداللہ العرب رضی اللہ عنہ صاحب

حضرت مسیح موعودؑ کے صحابی حضرت عبداللہ العرب رضی اللہ عنہ صاحب نے 1893ء کے لگ بھگ بیعت کی۔ آپ سندھ کے تھے۔ آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کے ایما پر 'کشتی نوح' کے چند اوراق کا عربی ترجمہ کیا اور حضور کو سنایا تو حضور نے فرمایا اگر یہ مشق کر لیں کہ اردو سے عربی اور عربی سے اردو ترجمہ کر لیا کریں تو ہم ایک عربی پرچہ یہاں سے جاری کر دیں۔

(ملفوظات جلد 4 ص 166)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عبد اللہ العرب صاحب کو کشتی نوح سے بہت دلچسپی تھی اور یہ بھی کہ مسیح موعودؑ عربی میں اخبار یا رسالہ بھی شائع کرنا چاہتے تھے یہ مقصود آج رسالہ التقویٰ کے ذریعہ پورا ہو رہا ہے۔

مکرم جمال اغزول صاحب

مکرم جمال اغزول صاحب مراکش کے صالح نوجوان ہیں۔ ان کا احمدیت سے پہلا تعارف ایک منفی مضمون سے ہوا۔ تاہم انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ایم ٹی اے پر خطبات سننے شروع کر دیئے۔ تفسیر کبیر کی پہلی جلد بھی پڑھی اور دل میں اتر گئی۔ پھر فرماتے ہیں:

1995ء کے آخر کی بات ہے کہ میں نے دینی معاملہ میں کوئی قدم اٹھانے سے قبل استخارہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ ایک روز بعد ہی جمعہ کی صبح جب میں بیدار ہوا تو میری زبان پر کچھ دعائیہ کلمات تھے۔ میں نے اس سے یہی سمجھا کہ مجھے خدا تعالیٰ سے دعا کرنے کی ضرورت ہے تا کہ وہ خود میری صحیح راستہ کی طرف راہنمائی کرے۔ چنانچہ میں نے بڑے تضرع اور ابتہال کے ساتھ دعا شروع کر دی۔ اسی روز جمعہ کی نماز پڑھنے گیا تو ہماری مرکزی مسجد کے مولوی شیخ قاسمی نے خطبہ جمعہ کے آخر پر ایک شخص کے رؤیا کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ یہ شخص رؤیا کی تعبیر کرنے پر اصرار کر رہا ہے۔ اس کا بیان ہے کہ اس نے یہ رؤیا بار بار دیکھا ہے اور جاننا چاہتا ہے کہ اس کا مطلب کیا ہے۔ اس شخص نے رؤیا میں دیکھا کہ طوفان نوح برپا ہے اور کشتی نوح پر لوگ جوق در جوق سوار ہو رہے ہیں۔ اس کشتی پر کلمہ طیبہ لکھا ہوا ہے اور ایک شخص لوگوں کو اس میں سوار ہونے کے لئے بلا رہا ہے۔ بعد میں پتہ چلتا ہے کہ یہ شخص مسیح ابن مریم علیہ السلام ہے۔

شیخ قاسمی نے اس رؤیا کو بیان کرنے کے بعد کہا کہ یہ ناممکن ہے کہ اس کشتی پر کھڑے ہو کر بلانے والا شخص مسیح ابن مریم ہو کیونکہ یہ زمانہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ ہے۔ لہٰذا نوح علیہ السلام کی کشتی نجات مسیح علیہ السلام کی ملکیت نہیں ہو سکتی۔ پھر اس نے کہا کہ یہ درست ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانہ میں عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کی بشارت دی ہے لیکن ان کے نزول سے پہلے تو دجال اور یاجوج وماجوج نے آنا ہے اور ان باتوں کے ظہور میں ابھی بہت وقت پڑا ہے۔ مجھے وہیں بیٹھے ہی یہ احساس ہو گیا کہ شیخ قاسمی کو اس رؤیا کی تعبیر سمجھ نہیں آئی جبکہ مجھے سمجھ آ گئی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ اَلْمُؤْمِنُ یَرٰی اَوْیُرٰی لَہٗ یعنی مومن کبھی خود رؤیا دیکھتا ہے اور کبھی اس کے بارہ میں کسی اور کو دکھایا جاتا ہے۔ چونکہ میں نے دو روز قبل ہی استخارہ کیا تھا اس لئے مجھے یقین ہو گیا کہ اس رؤیا میں میرے لئے واضح پیغام تھا۔ نماز جمعہ کے بعد میں واپس آتے ہوئے یہی سوچتا رہا کہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کے دعویٰ کا انکار نہیں کیا جا سکتا اور مولویوں کے اقوال کی بنا پر ان کی تکذیب کرنا سراسر انصاف سے دور بات ہے۔ ان خیالات اور سوچوں نے مجھے بیعت کا مرحلہ طے کرنے پر آمادہ کر دیا۔ نومبر 1995ء میری روحانی ولادت کا مہینہ تھا جب میں یکسر بدل گیا تھا اور میں نے بیعت کا خط حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی خدمت میں ارسال کر دیا۔

(صلحاء العرب وابدال الشام صفحہ 362 - 363)

اس واقعہ میں جمال اغزول صاحب نے کشتی نوح کا مطالعہ تو نہیں کیا تھا مگر انہیں خواب میں وہی منظر دکھایا گیا جو حضورؑ کی کتاب کشتی نوح کے ٹائیٹل پیج پر ہے اور اندر تعلیمات میں درج ہے۔

مکرمہ جہان ام نور صاحبہ

ایسا ہی ایک نظارہ مکرمہ جہان اُمّ نور صاحبہ نے دیکھا۔ آپ اپنے بھائی مکرم ابراہیم الجبان صاحب کے ذریعہ احمدی ہوئیں۔ آپ دمشق کے بعض سکولوں میں ایجوکیشنل کنسلٹنٹ کے طور پر کام کرتی تھیں۔ آپ کی بیعت کا قصہ بھی عجیب ہے۔ آپ کا بھائی آپ کو بیعت کے لئے کہتا تھا لیکن آپ کہتی تھیں کہ اگر آپ غلطی پر ہوئے تو میں اپنے آپ کو اس جھنجھٹ میں کیوں ڈالوں۔ چنانچہ آپ کے بھائی نے کہا کہ تم استخارہ کر لو کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ استخارہ کرنے والا کبھی ٹھوکر نہیں کھاتا۔ اس کے بعد انہوں نے آپ کو دعائے استخارہ سکھائی۔ آپ نے استخارہ کے دوران اپنے رب سے یہ دعا کی کہ اے اللہ تُو مجھے ایسے واضح طریق پر اس جماعت کے بارہ میں راہنمائی فرما جس میں کوئی شک وشبہ کی بات نہ ہو اور جسے میں خود ہی سمجھ سکوں۔ یہ نہ ہو کہ مجھے اس کے سمجھنے کے لئے کسی اور کے پاس جانا پڑے۔ چنانچہ آپ نے خواب میں دیکھا کہ آپ ایک پہاڑ پر کھڑی ہیں جس کے ایک جانب لوگوں کا ایک گروہ اس پہاڑ پر جانے کے لئے سڑک بنا رہا ہے۔ ان میں ان کا بھائی بھی ہے۔ آپ ان کو پوچھتی ہیں کہ تم کیا کر رہے ہو؟ تو وہ جواب دینے کی بجائے اس سے سوال پوچھتے ہیں کہ کیا تم ابھی تک جماعت احمدیہ اور اس کے بانی پر ایمان نہیں لائی ہو؟ کیونکہ ابھی یہاں پر ایک تند وتیز سیلاب آنے والا ہے لہٰذا اگر تم ہمارے ساتھ نہ آئی تو وہ سیلاب اپنے رستہ میں آنے والی ہر چیز کو بہا کر لے جائے گا۔ پھر آپ کے بھائی نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا اور آپ کو کہا کہ تم ابھی تک ایمان نہیں لائی؟ یہ کہہ کر آپ کا ہاتھ تھام لیا۔ جب آپ کی آنکھ کھلی تو وہ فجر سے پہلے کا وقت تھا۔ آپ نے اپنے بھائی کو جگایا اور بیعت کر لی۔ (صلحاء العرب ص 83)

مکرم اویس نصیر صاحب مربی سلسلہ ربوہ بیان کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کے ساتھ حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کی صداقت کے بارے میں غیر احمدی بھی اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ آپؑ کی کتب ایک اعجازی رنگ رکھتی ہیں اور ایک معجزہ سے کم نہیں۔ خاکسار کا ایک غیر احمدی مصری دوست مکرم ابراھیم المسلمی صاحب سے رابطہ ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کی بعض کتب اور قصائد کا انہوں نے بغور مطالعہ کیا ہے۔ مورخہ 15 فروری 2014ء کو مکرم ابراھیم مسلمی صاحب کی طرف سے ای میل موصول ہوئی، جس میں انہوں نے حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کی شان بیان کی ہے۔ ابراھیم المسلمی صاحب لکھتے ہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ کی عربی کتب میں جو منفرد اور دل پر اثر کرنے والے کلمات ہیں وہ اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ کس طرح حضرت مسیح موعودؑ کی تمام زندگی قرآنی علوم کے حصول میں گزری۔ آپؑ نے جس خوبصورت انداز سے قرآن کریم میں موجود خدائی صفات کو بیان کیا ہے وہ دراصل ایک تحفہ ہے۔ اور جہاں تک آپ کے قصائد کا تعلق ہے تو وہ گہرے مضامین کے حامل ہیں اور انسان کو روحانی ترقی کی طرف لے جاتے ہیں۔ اور خدا کی قسم میں نے آپ ﷺ کی مدح میں حضرت مسیح موعودؑ کے قصائد سے اعلیٰ قصائد نہیں پڑھے۔ اور اگر ان کے علاوہ تمام شعراء کے قصائد پڑھ بھی لوں تو حضرت مسیح موعودؑ کے اشعار سے افضل اشعار میں نہیں دیکھتا۔ اور حضرت مسیح موعودؑ کا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی شان میں یہ ایک شعر ہی کافی ہے۔

تَمَّتْ عَلَیْہِ صِفَاتُ کُلِّ مَزِیَّۃٍ خُتِمَتْ بِہٖ نُعَمَاءُ کُلِّ زَمَانٖ

ترجمہ: رسول کریم ﷺ پر ہر قسم کی (اعلیٰ) صفات تمام ہو گئیں اور آپ ﷺ پر ہر زمانے کی نعمتوں کا خاتمہ ہو گیا ہے۔

خاکسار نے ایک دن مکرم ابراھیم المسلمی صاحب کو دوران گفتگو فون پر روحانی خزائن کی ایک جلد دکھائی تو وہ رو پڑے اور کہنے لگے (لاتجعلنی احزن) کہ مجھے غمگین مت کرو۔ اس کے بعد خاکسار کو کہتے کہ یَا لَیْتَنِیْ اَمْسَکْتُہٗ (کاش میں اسے پکڑ لیتا) اس کے بعد گفتگو جاری رہی اور آپ بہت مغموم رہے۔

جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل غانا میں درجہ ثالثہ کے ایک طالبعلم اردن کے عماد الدین حسین المصری ہیں۔ انہوں نے کچھ دن قبل خاکسار (عبد السمیع خان) کو بتایا کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی اور اردو میں 40 کتب پڑھ چکا ہوں اور میرا دل کرتا ہے کہ میں نصاب کی باقی کتابیں چھوڑ دوں صرف یہی پڑھتا رہوں۔ یہ تاثیرات صرف عربوں تک محدود نہیں۔ جوں جوں کتب کا ترجمہ ہو رہا ہے۔ اور نئی نئی زبانوں کو یہ سعادت نصیب ہو رہی ہے۔ نئی نئی قومیں ان روحانی خزائن کو بدل وجان قبول کر رہی ہیں اور ان کی تاثیرات کے نتیجہ میں اعلیٰ ایمان پر قائم ہو رہی ہیں۔

[جو احباب اردو دان ہیں ان کا تو اوّلین فریضہ ہے کہ وہ بالخصوص حضور علیہ السلام کی تمام اردو کتب کا اور ملفوظات کا مطالعہ کریں۔ یہ عظیم روحانی خزائن ہیں۔ ان سے استفادہ کرنا اور خدا کا شکر ادا کرنا ہر احمدی کا فرض ہے۔]

☆...☆...☆